مکہ مکرمہ کے عجمی علماء

تالیف: عبدالحق انصاری

بہاء الدین زکریا لائبریری
چھونبی ضلع چکوال پاکستان

مکہ مکرمہ کے عجمی علماء تالیف: عبدالحق انصاری

بہاء الدین زکریا لائبریری
چھونبی ضلع چکوال پاکستان

مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء

تالیف

عبدالحق انصاری

ناشر

بہاءالدین زکریا لائبریری چھونبی (Chhunbi)

ضلع چکوال، اسلامی جمہوریہ پاکستان

- سلسلۂ اشاعت نمبر ۵
- مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء
- عبدالحق انصاری
- طبع اول ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
- نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف (اوکاڑا)
- بہاء الدین زکریا لائبریری

بمقام چھونبی (Chhunbi) تحصیل ونزد چوآسیدن شاہ
ضلع چکوال، صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان
پوسٹ کوڈ نمبر ۴۸۳۲۱

پرنٹرز : شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے سائے میں جو خاندان نسل در نسل گزشتہ پانچ صدیوں میں اسلامی علوم کے ذریعے امت مسلمہ کی بھرپور رہنمائی کرتے رہے، ان میں سنبسی، ابن ظہیرہ، ابن عبدالشکور، ابن فہد، زمزمی، سقاف، سنبل، شیبی، طبری، عجیمی، مرداد، مرشدی، میرغنی اور نوری خاندان نمایاں ہیں۔ عجیمی خاندان جو مسلسل تین صدیوں تک علم کی خدمت کرتا رہا اور اس دوران خطۂ ہند کے مشہور علماء کرام ومشائخ عظام، شیخ بدرالدین محمد دمامینی مدفون گلبرگہ، ملا احمد جیون امیٹھوی لاہوری، خواجہ سید محمد شفیع لاہوری دہلوی چشتی، مولانا محمد حیات سندھی مدنی، مولانا ابوطیب محمد سندھی مدنی، مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی، علامہ سید مرتضیٰ بلگرامی زبیدی، مولانا محمد حیدر لکھنوی، شاہ اسحٰق دہلوی مکی، مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی مکی اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ساتھ اس کا گہرا تعلق بلاواسطہ قائم ہوا، آئندہ سطور میں اسی خاندان کی علمی شخصیات کا ذکر مقصود ہے۔

عجیمی کہلانے کی وجہ

اس خاندان کے ایک بزرگ کی زبان میں لکنت تھی، جسے عربی میں عجمہ کہتے ہیں، لہٰذا

آپ اسی مناسبت سے ''عُجیمی'' کہلائے، پھران کی نسل اسی نام سے جانی گئی۔[۱]

آبائی وطن

بعض نے لکھا ہے کہ یہ خاندان یمن سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچا[۲] لیکن یہ درست نہیں، اس کے ایک فرد شیخ حسن بن عبدالرحمٰن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''نشر النور'' کے مصنف کو خود بتایا کہ ان کے اجداد مصر سے یہاں آئے اور یہ کہ ان کے جدِاعلیٰ جو مصر کے مشہور عالم تھے، ان کے حالات ''الضوء اللامع'' میں درج ہیں۔[۳]

1 ...... شیخ محمد بن عبدالماجد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۲۲ھ)

مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے عالم جلیل محدث کبیر علامہ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے قاہرہ کے ہی معاصر عالم اور اس خاندان کے جداعلیٰ شیخ محمد بن عبدالماجد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات اپنی تصنیف ''انباء الغمر بابناء العمر'' میں اور پھر علامہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی قاہری مدنی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۰۲ھ) اور حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) نیز شیخ عبدالحی بن احمد عکری ابن حماد حنبلی دمشقی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۹ھ) نے اپنی تصنیفات میں درج کیے۔

شیخ محمد بن عبدالماجد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی، جن کا نام بعض نے عبدالاحد لکھا ہے، جسے ڈاکٹر یحییٰ محمود ساعاتی مکی (پ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۶ء) نے تحقیق کے بعد عبدالماجد درست قرار دیا ہے، ان کی شادی علم نحو کے امام، صاحب مغنی اللبیب، شیخ جمال الدین بن یوسف ابن ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۷۶۱ھ) کی بیٹی سے ہوئی، جن سے شیخ محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی۔

شیخ محمد عجیمی کے سب سے اہم استاد آپ کے ماموں شیخ محبّ الدین بن جمال الدین ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ علاوہ ازیں اسکندریہ کے عالم شیخ بدر الدین محمد بن ابوبکر دمامینی

مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۲۷ھ) مدفون گلبرگہ، ہندوستان[۴] نیز ایران کے شیخ علاء الدین محمد بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۴۱ھ) مدفون دمشق، جب قاہرہ تشریف لائے تو ان سے بھی اخذ کیا۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ عجیمی نے مختلف علوم، بالخصوص فقہ، اصول فقہ، لغت، ادب میں نام پایا اور علم نحو میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ پُر وقار شخصیت کے مالک، قناعت پسند اور بکثرت عبادت کرنے والے تھے۔ آپ نے ۲۰ شعبان المعظم ۸۲۲ھ/ ۱۴۱۹ء کو قاہرہ میں وفات پائی اور جم غفیر نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی، پھر صوفیاء کرام کے قبرستان میں سپرد خاک کیے گئے۔

آپ کے شاگردوں میں شیخ تقی الدین احمد بن محمد شمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۷۲ھ) جیسے محدث، مفسر، فقیہ اور نحوی شخصیات شامل ہیں، جن سے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعلیم پائی۔[۵]

ہجرت

اس خاندان کے اہم فرد شیخ حسن بن علی عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۳ھ) کے بقول ان کے دور تک ان کے گھرانہ کی ساتویں نسل مکہ مکرمہ میں آباد تھی۔ اس قول سے ڈاکٹر ساعاتی نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شیخ احمد بن محمد بن عبدالماجد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ پہلے فرد ہیں جو قاہرہ سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ آ بسے۔[۶]

2 ...... شیخ احمد بن محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اوائل دسویں صدی ہجری)

شیخ احمد بن محمد بن عبدالماجد عجیمی کے حالات دست یاب نہیں، البتہ آپ کے شاگرد علامہ سید ابراہیم خرد بن علی تریمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۰۱ھ-۹۳۸ھ) کے حالات کے ضمن میں آپ کا ذکر ملتا ہے، جنھوں نے مکہ مکرمہ میں آپ سے تعلیم پائی[۷] جس سے عیاں ہوتا ہے کہ شیخ احمد عجیمی نے سو برس سے زائد عمر پائی۔

مذہب

احمد سباعی مکی (متوفی ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء) لکھتے ہیں کہ اس خاندان کے علماء شافعی المذہب تھے، پھر انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۵۰ھ) کی تقلید اختیار کی[۸] تاہم اس پر اتفاق ہے کہ مکہ مکرمہ میں اس کے تمام اکابر علماء کرام حنفی المذہب تھے۔ مؤرخین نے اس کے تعارف میں لکھا ہے کہ یہ مکہ مکرمہ میں احناف کے ایسے گھرانوں میں سے ہے، جو علم، تصنیف وتالیف، دینی مناصب، امامت وخطابت میں قدیم اور ممتاز ہے اور اس میں یہ اوصاف طویل عرصہ سے ہیں[۹] اور یہ پہلے پہل محلّہ شعب علی میں آباد تھا، پھر محلّہ شامیہ منتقل ہوا، جہاں سے دیگر مقامات تک پھیل گیا۔[۱۰]

3...... شیخ علی بن یحییٰ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۵۰ھ)

شیخ احمد عجیمی کے بعد مکہ مکرمہ میں اس خاندان کے جس فرد نے شہرت پائی، وہ شیخ علی بن یحییٰ بن عمر بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالماجد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، جو مسجد حرام میں احناف کے مؤذن تعینات تھے اور ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۱ء میں وفات پائی۔[۱۱]

4...... ابوالاسرار شیخ حسن بن علی عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۳ھ)

دسویں صدی ہجری کے آغاز سے آج تک یعنی پانچ سو برس کے عرصہ میں مکہ مکرمہ کے جن علماء کرام ومشائخ عظام نے اہم اسلامی علوم، تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف وغیرہ کی تبلیغ و اشاعت اور عبادت وتقویٰ میں اعلیٰ مقام پایا، ان میں شیخ حسن بن علی عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے متاخرین میں اہم محدث، مسند، عظیم فقیہ وصوفی کامل کے طور پر جانے گئے اور اس خاندان کی پہچان آپ کی شخصیت کے طفیل عروج پر پہنچی۔

ولادت وتربیت

ابوالاسرار شیخ حسن بن علی بن یحییٰ بن عمر بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن عبدالماجد عجیمی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۰ ربیع الاول کی رات ۱۰۴۹ھ/۱۶۳۹ء اور بقول دیگر ۱۰۵۰ھ کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ تذکرہ نگاروں نے اول الذکر سن ولادت کو درست قرار دیا ہے۔

آپ کی عمر کا پہلا سال مکمل نہیں ہوا تھا کہ والد گرامی نے وفات پائی، لہٰذا تعلیم وتربیت کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ ماجدہ کے کندھوں پر آپڑی، لیکن آپ کی عمر نو برس ہوئی اور آپ قرآن مجید حفظ کر پائے تھے کہ والدہ کے سائے سے بھی محروم ہوگئے اور آپ کے سر پر بڑے بھائی کا ہاتھ باقی رہ گیا۔[۱۲]

اساتذہ وتعلیم

جب آپ سن بلوغ کے قریب پہنچے تو اعلیٰ تعلیم کا باقاعدہ آغاز کیا اور پھر اپنی وفات تک حصول علم کے لیے دامن کشادہ رکھا اور مکہ مکرمہ نیز پوری اسلامی دنیا کے لاتعداد علماء کرام و صوفیاء عظام سے مختلف علوم وفنون میں استفادہ اٹھایا۔ شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درس و تدریس کے میدان کی غیر معمولی شخصیت تھے، لہٰذا آپ کے اساتذہ نیز ان سے آپ نے جو علوم اخذ کیے، ان کے بارے میں جو معلومات راقم کو دستیاب ہوسکیں، وہ یہاں پیش ہیں:

- شیخ محمد علی بن محمد ولی بخاری قربی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۰ھ/۱۶۵۹ء)، مدرس مسجد حرم وعالم باعمل سے قرأت سیکھی۔[۱۳]
- شیخ مہنا بن عوض بامزروع حضرمی مکی مدنی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۸ء)، صوفیاء کے متعدد سلاسل کے مرشد، جو ہندوستان آئے اور شیخ اسحاق بن موسیٰ سندھی نقشبندی وشیخ حسن کشمیری دہلوی نقشبندی سے مختلف علوم اخذ کیے۔ آپ سے ابتدائی تعلیم پائی۔[۱۴]
- شیخ احمد بن عبداللہ واعظ مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء) صوفیاء کے متعدد سلاسل کے مرشد، شاعر وادیب۔ آپ سے ابتدائی تعلیم پائی۔[۱۵]
- شیخ ابراہیم بن حسین بیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۹ھ/۱۶۸۸ء)

فقیہ حنفی، مفتی مکہ مکرمہ، تقریباً سو تصنیفات جن میں شرح المؤطا روایة محمد بن الحسن، شرح المنسک الصغیر للسندھی، رسالة فی حکم الاشارة فی التشھد، اللمعة فی حکم الصلاة الاربع بعد الجمعة، رسالة فی حکم اسقاط الصلاة، رسالة فی ایصال الثواب للاموات، رسالة فی حکم تعاطی التنباک، القول الازھر فی فیما یفتی فیه بقول زفر، شرح المسایرة لابن الھمام، رسالة فی حکم التقلید وغیرہ کتب ہیں۔ آپ سے فقہ پڑھی۔[۱۶]

۞ شیخ عیسیٰ بن محمد ثعالبی الجزائری مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۰ھ/ ۱۶۶۹ء) فقیہ، محدث، مرشد، صاحب تصانیف، مدرس حرم مکی، آپ کے سب سے اہم استاد و مربی جن سے آپ نے حدیث، تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، تصوف، فرائض، توحید، نحو، معانی، بیان، عروض، حرف منطق، جدل، حساب، سیر وغیرہ علوم کی اہم کتب بار بار پڑھیں۔ ان کی مجالس میں بالعموم حدیث کی قرأت و سماعت کا سلسلہ جاری رہتا، جس میں آپ نے اعلیٰ کمال حاصل کیا۔[۱۷]

۞ شیخ احمد مخزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فقہ پڑھی۔

۞ علامہ سید محمد بن ابو بکر شِلّی حسینی تریمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۳ھ/۱۶۸۲ء) فقیہ، محدث، مرشد، صاحب تصانیف عدیدہ، جن میں ذیل النور السافر، عقد الجواھر، المشرع الروی اور رسائل فی المیقات وغیرہ کتب شامل ہیں، ہندوستان آئے اور بیجاپور میں چار سال مقیم رہے۔ شیخ عجیمی نے مکہ مکرمہ میں آپ سے میقات وغیرہ علوم اخذ کیے۔[۱۸]

۞ شیخ محمد بن سلیمان رودانی مراکشی مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) جامع المعقول والمنقول، ظاہری و باطنی علوم کے ماہر، گورنر مکہ مکرمہ سید برکات بن محمد جو ۱۰۸۳ھ سے اپنی وفات ۱۰۹۴ھ تک اس عہدہ پر متمکن رہے،

ان کے دور میں حجاز مقدس کے تمام انتظامی امور شیخ رودانی کے ہاتھ میں تھے۔ دمشق میں شہادت پائی۔ آپ سے میقات وغیرہ علوم اخذ کیے۔[۱۹]

۞ علامہ سید ابو بکر بن سالم شیخان حسینی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۵ھ/ ۱۶۷۴ء) شاعر، مصنف، مرشد، آپ سے تصوف کی کتب ''احیاء علوم الدین'' کا ابتدائی حصہ نیز ''الجواھر الغوثیة'' وغیرہ پڑھیں۔[۲۰]

۞ شیخ سعید بن عبد اللہ باقشیر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء) مدرس مسجد حرم، ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ۔ آپ سے علم نحو وغیرہ حاصل کیا۔[۲۱]

۞ شیخ عبد اللہ بن سعید باقشیر حضرمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۶ھ/ ۱۶۶۵ء) مدرس مسجد حرم، حکم عطاء اللہ کے ناظم و شارح، فقیہ۔ آپ سے علم فرائض سیکھا۔[۲۲]

۞ شیخ علی بن احمد عمری انصاری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۶ء) شیخ القراء، صوفی، مدرس مسجد حرم۔ آپ سے متعدد علوم میں اجازت حاصل کی۔[۲۳]

۞ شیخ حنیف الدین بن عبد الرحمٰن مرشدی عمری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء) خطیب و مدرس مسجد حرم، مفتی احناف، شاعر، صاحب تصانیف۔ آپ کی مجالس میں حاضر ہوئے اور استفادہ اٹھایا۔[۲۴]

۞ شیخہ سیدہ قریش بنت عبد القادر طبری حسینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا (متوفیہ ۱۱۰۷ھ/ ۱۶۹۵ء) مکہ مکرمہ کے مشہور علمی خاندان کی عالمہ، فاضلہ، عارفہ، مسندہ۔ آپ سے قرآن مجید اور حدیث کے بعض اجزاء پڑھ کر اجازت حاصل کی۔[۲۵]

۞ شیخ ابراھیم بن حسن کورانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء) مدینہ منورہ کے فقیہ شافعی، محدث، صوفی، مجدد، صاحب الامم لایقاظ الھمم۔ آپ کے

دروس سماعت کیے، نیز علم حکمت و میقات سیکھے اور ان کی تمام مرویات و مؤلفات میں اجازت حاصل کی۔[۲۶]

۞ شیخ علی بن محمد بن عبدالرحمٰن دیبع زَبیدی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، یمن کے عالم جلیل، مدرس مسجد نبوی، شیخ القراء والحدیث، صاحب تیسیر الوصول کے پوتا۔ آپ سے کتب احادیث صحاح ستہ، مسانید، معاجم، سنن، نیز جلالین اور ان کے دادا کی مذکورہ بالا کتاب کے ابتدائی اجزاء پڑھ کر جمیع مرویات میں اجازت حاصل کی۔

۞ شیخ علی بن احمد بن عبد القوی بن عبد اللہ یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے العهود المحمدية وغیرہ کتب پڑھیں۔

۞ شیخ مبارک بن سلیمان یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم مناسخات حاصل کیا۔

۞ شیخ احمد محمد بن احمد بن عبدالغنی البناء دمیاطی مصری مدنی شافعی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۷ھ/۱۷۰۵ء) سے علم میقات اخذ کیا۔

۞ شیخ علی بن ابوبکر جمال مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۲ھ/۱۶۶۱ء)، مؤذن، مدرس، صاحب تصانیف کثیرہ، تقلید کی ضرورت پر اہم تصنیف، فقیہ، فرضی۔ آپ سے فقہ حنبلی، حدیث، نحو اور فرائض وغیرہ علوم مکہ مکرمہ اور طائف میں پڑھے۔[۲۷]

۞ علامہ سید محمد صادق بن احمد میر بادشاہ حسینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء)، شیخ الاسلام، استاذ الاساتذہ، مدرس مسجد حرم، قاضی مکہ مکرمہ، مفتی احناف، صاحب تصانیف۔ آپ سے صحیح مسلم دونوں اطراف سے نیز "عشاریات السیوطی" وغیرہ کتب پڑھیں، نیز ان کی جمیع مرویات و مؤلفات میں اجازت پائی۔[۲۸]

۞ شیخ علی بن محمد ایوبی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۶ھ/۱۶۷۵ء) حافظ و قاری، صوفی، ادیب و انشاء پرداز، مسجد حرم مکی میں مدرس و نماز استسقاء کے خطیب۔ آپ سے

تصوف کی اہم کتب "الاحیاء" کے بعض مقامات، نیز "العهود المحمدية" پڑھیں۔[۲۹]

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مذکورہ بالا علماء و مشائخ کے علاوہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، شام، مصر، مراکش، یمن اور ہندوستان کے اکابرین سے بھی اخذ کیا اور ان سے علوم حدیث و تصوف وغیرہ میں سند روایت و اجازت حاصل کیں۔ ان میں سے جن کے اسماء گرامی و حالات دست یاب ہو سکے، وہ یہاں پیش ہیں:

۞ علامہ سید علی بن عبد القادر طبری حسینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) مسجد حرم مکی کے امام و خطیب، محدث، مسند، حافظ، شاعر، مؤرخ مکہ مکرمہ، صاحب تصانیف، قصیدہ بردہ کے شارح، تقلید کے موضوع پر اہم تصنیف۔[۳۰]

۞ علامہ سید زین العابدین بن عبدالقادر طبری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۸ھ/۱۶۶۷ء)، امام و خطیب مسجد حرم، صوفیاء کے سلسلہ احمدیہ رفاعیہ کے مرشد۔[۳۱]

۞ شیخہ سیدہ مبارکہ بنت عبدالقادر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا (متوفیہ ۱۰۷۵ھ/۱۶۶۴ء) عالمہ، فاضلہ، عارفہ، کاملہ۔[۳۲]

۞ شیخہ سیدہ زین شرف بنت عبد القادر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا (متوفیہ ۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ھ) عالمہ، فاضلہ، عارفہ، کاملہ۔[۳۳]

۞ علامہ سید عبد الرحمٰن بن احمد محجوب شہید مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۵ء) مراکش کے شہر مکناس میں پیدا ہوئے، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کر آئے، عالم جلیل و مرشد کبیر، گورنر مکہ مکرمہ سید زید بن محسن (متوفی ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء) کے مقرب و معتمد خاص۔[۳۴]

۞ شیخ محمد علی بن محمد علان صدیقی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۵۷ھ/۱۶۴۷ء) فخر علماء مکہ مکرمہ، محدث، مفسر، فقیہ، صوفی، چار سو سے زائد تصنیفات، سیوطی زماں،

نعت گو شاعر، تفسیر قرآن مجید چار جلد، دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین چار جلد مطبوع، مقام مصطفیٰ ﷺ پر اتحاف اهل الاسلام و الایمان ببیان ان المصطفی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و سلم لا یخلو عنه زمان و لا مکان، جشن میلاد النبی ﷺ پر مورد الصفاء فی مولد المصطفیٰ، رسول اللہ ﷺ کی زیارت پر روضة الصفاء فی آداب زیارت المصطفیٰ، نعتیہ دیوان نفحات العنبریة فی مدح خیر البریة، تصوف پر التلطف فی الاصول الی التعرف اور الفتح المستجاد فی فضل بغداد وغیرہ کتب کے مصنف۔ آپ نے صحیح بخاری شریف بتمام و کمال خانہ کعبہ کے اندر ختم فرمائی۔[۳۵]

۞ شیخ محمد عاشور مغربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۶۰ء) عربی علوم کے ماہر، سیبویہ زماں، صاحب تصانیف، نزیل و وفات مکہ مکرمہ۔[۳۶]

۞ شیخ عبدالرحمٰن بن حسن شہرانی کردی کورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، عراق، مصر شام نیز جامعہ الازہر میں تعلیم پائی، غیر معمولی ذہانت، زاہد و عابد، مکہ مکرمہ آئے، وہیں پر شادی کی اور وفات پائی۔ شیخ ابراہیم کورانی کے بھائی اور شاگرد۔[۳۷]

۞ شیخ عبدالعزیز بن محمد زمزمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۲ھ/ ۱۶۶۱ء) مدرس حرم مکی، فقیہ، شاعر، صاحب تصانیف، علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ/ ۱۵۶۷ء) کے نواسہ۔[۳۸]

۞ علامہ سید محمد بن سہل تریمی حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۷ء) علوم فقہ و تصوف کے خصوصی ماہر، مدرس، ہندوستان آئے اور یہاں شیخ عمر بن عبداللہ حضرمی باگامی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۶ھ/ ۱۶۵۶ء) سے اخذ کیا اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔[۳۹]

۞ شیخ احمد بن محمد قشاشی مالکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۱ھ/

۱۶۶۱ء) مدینہ منورہ کے عالم جلیل و مرشد کبیر، ستر سے زائد تصنیفات، الشفاء نیز المواهب اللدنیة کے محشی، الحکم العطائیة کے شارح، وحدت الوجود کے علاوہ زیارت روضہ رسول ﷺ پر کتب کے مصنف۔[۴۰]

۞ علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۰۳ھ/ ۱۶۹۱ء) مدینہ منورہ میں مفتی شافعیہ کے منصب پر تعینات، مفسر، ادیب، صوفی، مجدد، عقائد و معمولات اہل سنت پر نوے سے زائد تصنیفات۔[۴۱]

۞ شیخ عبدالقادر بن مصطفیٰ صفوری دمشقی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۱ھ/ ۱۶۷۰ء) محدث، محقق، نحوی، مسند، شام کے مفتی اعظم۔[۴۲]

۞ شیخ محمد بن کمال الدین حمزاوی حسینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، نقیب الاشراف دمشق۔

۞ شیخ صالح محمد شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، آپ صوفیاء کے سلسلہ عدویہ کے سرخیل شیخ عدی بن مسافر قریشی عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۵۵۷ھ/ ۱۱۶۲ء) کی نسل میں سے ہیں۔ واضح رہے کہ آج کے عراق میں ایک فرقہ حضرت عدی سے گہرا اعتقاد رکھتا ہے[۴۳] لیکن ان کے معتقدات کا صوفیاء کرام یا خود حضرت عدی بن مسافر سے کوئی تعلق نہیں۔

۞ شیخ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی حنفی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۳ھ/ ۱۷۳۱ء) محدث، مفسر، فقیہ، صوفیاء کے سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کے مرشد، ادیب، سیاح، کلام ابن عربی کے شارح، تقریباً تین سو تصنیفات، مجدد، آپ کی ایک تصنیف ''کشف النور عن اصحاب القبور'' کا اردو ترجمہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (پ ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء) نے کیا، جسے مکتبہ قادریہ لاہور نے شائع کیا۔[۴۴]

۞ شیخ عبدالقادر بن احمد غصین غزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، آپ ۱۱۰۵ھ/ ۱۶۹۳ء سے قبل وفات پا چکے تھے، مذکورہ سال شیخ عبدالغنی نابلسی، غزہ، فلسطین گئے اور آپ کے مزار

پر حاضری دی۔[۴۵]

۞ شیخ نجم الدین محمد بن بدر الدین غزی دمشقی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۱ھ/ ۱۶۵۱ء) مؤرخ، محقق، ادیب، عالم جلیل، مسند الدنیا فی عصرہ، محدث، ۱۰۵۹ھ میں آخری حج ادا کیا، الکواکب السائرة فی تراجم اعیان المئة العاشرة، مطبوع، نیز لطف السمر و قطف الثمر من تراجم اعیان الطبقة الاول من القرن الحادی عشر، مطبوع کے مصنف۔[۴۶]

۞ شیخ محمد بن محمد عیساوی دمشقی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ شعبان فیومی مصری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ علی بن علی شبراملسی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۶ء) جامعۃ الازہر کے استاد، فقیہ، المواهب اللدنية کے محشی، مصر کے مشہور عالم۔[۴۷]

۞ شیخ محمد بن علاء الدین بابلی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۷ھ/ ۱۶۶۶ء) مصر کے اہم فقیہ و محدث۔[۴۸]

۞ شیخ عبداللہ بن دیری دمیاطی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ منصور بن عبدالرزاق طوخی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۰ھ/ ۱۶۷۹ء) جامعۃ الازہر قاہرہ کے امام و مدرس، فقیہ، صاحب تصانیف۔[۴۹]

۞ علامہ سید احمد بن محمد مکی حَموی حسینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۸ھ/ ۱۶۸۷ء) مدرسہ سلیمانیہ قاہرہ کے مدرس، مفتی احناف، صاحب تصانیف کثیرہ، ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی الاشباہ و النظائر کے شارح، رسالة فی عصمة الانبیاء، الدر الفرید فی بیان حکم التقلید، فضائل سلاطین آل عثمان کے مصنف۔[۵۰]

۞ شیخ محمد بن احمد شوبری شافعی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۹ھ/ ۱۶۵۹ء) مصر کے عالم کبیر، جو شافعیِ زماں کے لقب سے جانے گئے، المواهب اللدنية

کے محشی، کرامات اولیاء پر ایک تصنیف۔[۵۱]

۞ شیخ شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۹ھ/ ۱۶۵۹ء) مصر کے قاضی القضاۃ، صاحب تصانیف کثیرہ، مفسر، فقیہ، ادیب، مقام مصطفیٰ ﷺ کے بیان پر قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی الشفاء کی شرح نسیم الریاض لکھی، جو ۱۲۶۷ھ میں استنبول سے چار جلدوں میں شائع ہوئی۔[۵۲]

۞ شیخ ابراہیم بن محمد میمونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۹ھ/ ۱۶۶۹ء) مصر کے عالم، محدث، مفسر، تفسیر بیضاوی نیز مواهب اللدنية کے محشی۔[۵۳]

۞ شیخ نور الدین علی بن محمد اجہوری مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۶ھ/ ۱۶۵۶ء) مصر کے محدث، فقیہ، مسند الدنیا، معمر، عرب دنیا کے مشرقی ممالک میں اپنے دور کے سب سے بڑے فقیہ مالکی، شادی نہیں کی اور سو برس کے قریب عمر پائی، جس دوران علم کی خدمت میں مستغرق رہے، معجزۂ معراج نیز شمائل پر تصنیفات۔[۵۴]

۞ شیخ عبد السلام بن ابراہیم اللَّقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۸ھ/ ۱۶۶۸ء) قاہرہ میں مالکیہ کے سرخیل، معجزۂ معراج وغیرہ موضوعات پر چند تصنیفات۔[۵۵]

۞ شیخ محمد بن محمد ابو سُرور زین العابدین بکری صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۶ء) قاہرہ میں آباد مشہور علمی و صوفی گھرانہ کے سربراہ، مفسر، محقق، مؤرخ، احیاء علوم الدین کے شارح۔[۵۶]

۞ شیخ محمد مرابط بن محمد بن ابو بکر دلائی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء) مراکش کے عالم، ادیب، صاحب تصانیف، خانقاہ دلائیہ کے سجادہ نشین۔[۵۷]

۞ شیخ عبد القادر بن محمد فاسی مراکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ ابو سالم عبد اللہ بن محمد عیاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۰ھ/

۱۶۷۹ء) مراکش کے شہر فاس کے عالم وصوفی، سیاح، صاحب تصانیف۔[۵۸]

- شیخ عفیف الدین مراکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ ابو سالم کے ساتھی۔
- شیخ محمد بن سعید مرغتی سوسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء) مراکش کے عالم ومرشد، محدث، فقیہ، ادیب وشاعر، علم میقات کے ماہر، طبیب، صاحب تصانیف، تصوف پر ایک منظوم تصنیف۔[۵۹]
- شیخ محمد بن محمد سودہ مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ عبدالوہاب بن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۹ھ/ ۱۶۶۸ء) مراکش کے شہر فاس کے عالم جلیل، شاعر، صاحب تصانیف، ناظم محکمہ اوقاف قرویین، قاضی تطوان۔[۶۰]
- شیخ محمد بن احمد فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۶ء میں زندہ) شیخ عبدالوہاب بن عربی کے چچازاد بھائی، قاضی مکناس۔[۶۱]
- شیخ احمد بن عجل زَبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۴ھ/۱۶۶۴ء) شمالی یمن کے معمر عالم، مسند، مولانا حمید الدین بن عبداللہ سندھی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔[۶۲]
- شیخ موسیٰ بن احمد بن محمد عجل زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ علی بن احمد باحاج یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ابو سالم عیاشی نے اپنے سفر نامہ میں آپ سے ملاقات کا ذکر کیا ہے۔
- شیخ عبداللہ بن صلاح الدین یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ عبدالرحیم بن صدیق خاص زبیدی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ ابراہیم بن عبداللہ جعمان زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۳ھ/ ۱۶۷۲ء) یمن کے فقیہ، شاعر، بکثرت فتاویٰ جاری کیے۔[۶۳]

- شیخ عبدالفتاح خاص یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ احمد بن علی مُطیَر حکمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء)، یمن کے معمر عالم، علم فرائض کے ماہر، شاعر۔[۶۴]
- مولانا احمد بن ابی سعید المعروف بہ ملا جیون امیٹھوی لاہوری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۰ھ/ ۱۷۱۸ء) ہندوستان کے عالم جلیل وصوفی، صاحب تفسیر احمدیہ ونورالانوار۔[۶۵]
- مولانا عبدالملک بن عبداللطیف بن عبدالملک عباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ہندوستان کے صوبہ گجرات کے شہر احمد آباد کے معمر عالم، محدث۔[۶۶]
- شیخ یحییٰ بن شاوی ملیانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۵ء) الجزائر کے اہم عالم، مفسر، فقیہ، حافظ، غیر معمولی ذہانت کے مالک، جامعہ ازہر قاہرہ کے استاد، صاحب تصانیف۔[۶۷]
- شیخ ملا محمد حسین بن محمد خافی نقشبندی کبرَوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۷ء) وسط ایشیا کے مقام خافہ میں پیدا ہوئے، پھر ہندوستان آئے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) سے تعلیم پائی، اس کے بعد حجاز مقدس پہنچے، جہاں خواجہ تاج الدین نقشبندی ہندی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۵۰ھ/ ۱۶۴۰ء) کی شاگردی اختیار کی۔ عالم جلیل وفخر المرشدین، الطریقة المحمدیة فی بیان الطریقة النقشبندیة کے مصنف۔ شیخ حسن عجیمی نے آپ سے سلسلہ نقشبندیہ میں خلافت پائی۔[۶۸]
- شیخ عبدالرحمٰن بن حسن کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ عبدالوہاب بن عبدالرحمٰن استنبولی المعروف بہ عرب زادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ احمد مالکی قریشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالم اسلام کے دیگر اکابر علماء ومشائخ سے بھی اخذ کیا، لیکن ان کے اسماء گرامی تک راقم کی رسائی نہیں ہوسکی۔

عملی زندگی

اس دور کی مسجد حرم کو ایک اسلامی یونی ورسٹی کی حیثیت بھی حاصل تھی اور وہاں لاتعداد علماء کرام سرکاری طور پر مدرس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مروجہ تعلیم مکمل کر لی تو آپ کو تدریس کی اجازت مل گئی، لیکن مسجد حرم کے اکثر مدرسین سے آپ نے تعلیم حاصل کی تھی اور ان سے استفادہ کا سلسلہ ابھی جاری رکھے ہوئے تھے، لہٰذا آپ نے اپنے اساتذہ ومشائخ کے ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسجد حرم میں ان کے روبرو حلقہ درس منعقد کرنا گوارانہ کیا اور اپنے گھر میں ہی پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا اور اسی کے ساتھ تصنیف وتالیف کا آغاز کیا۔

۱۰۸۰ھ میں آپ کے سب سے اہم استاد ومربی شیخ عیسیٰ ثعالبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی تو علماء مکہ مکرمہ بالخصوص آپ کے دوسرے استاد شیخ محمد بن سلیمان رودانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو مسجد حرم میں ان کی نشست سنبھالنے کا حکم دیا۔ لہٰذا اکابرین کی اس خواہش کی تکمیل کے لیے آپ نے آمادگی ظاہر کردی۔ یوں شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد حرم میں باب الوداع اور باب ام ہانی کے قریب، رکن یمانی کی جانب اپنے استاد گرامی کی جگہ سنبھال کر ان کے سلسلہ تدریس کو آگے بڑھایا، جہاں آپ نحو، معانی، بیان، بدیع، حساب، فرائض، حدیث، سیر، فقہ، مصطلح وغیرہ علوم کی تعلیم دیا کرتے اور اہل مکہ ہی نہیں عالم اسلام سے وارد ہونے والے لاتعداد طلباء وعلماء نے آپ سے تعلیم پائی، نیز سند روایت واجازت حاصل کی۔

علاوہ ازیں آپ مسجد نبوی مدینہ منورہ اور مسجد سیدنا عبد اللہ بن عباس طائف میں بھی

حلقہ درس منعقد کرتے اور ان تینوں مقامات پر آپ نے تدریس کا سلسلہ اپنی آخری سانس تک جاری رکھا۔ ان مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ دعوت وارشاد اور تقویٰ وکثرت عبادت میں بھی ممتاز تھے۔ [۶۹]

مُسند حجاز

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بطور خاص تین اوصاف، مسند، فقیہ اور صوفی میں اعلیٰ کمال حاصل کیا اور ان میں شہرت پائی۔ اہل علم وبصیرت کے ہاں جمیع اسلامی علوم اور بالخصوص حدیث وتصوف میں علم روایت واسناد کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے، کیوں کہ یہی وہ علم ہے جس کے ذریعے خلف کا سلف سے اتصال ممکن ہے، جو دینی علوم کی حفاظت میں انتہائی اہم کڑی ہے۔ شیخ حسن عجیمی علم کی اس صنف سے گہرا لگاؤ رکھنے والے اہم علماء میں سے ایک تھے۔ آپ عمر بھر حصول روایت واجازت کے لئے حریص، نیز اس موضوع پر تصنیف وتالیف میں مشغول رہے اور اسانید ومرویات کی چھان پھٹک نیز ان کے تنقیدی جائزہ کے اہم ترین ماہرین میں سے ہوئے۔

پاکستان کے عالم وفاضل ہفت روزہ سراج الاخبار، جہلم کے بانی اور سیکڑوں علماء احناف کے سوانح نگار مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء) لکھتے ہیں کہ شیخ عجیمی نے ایک رسالہ میں حدیث ''نظر اللّٰہ عبداً'' کی اسانید کو ایسی خوبی سے ضبط کیا ہے، جس سے آپ کی بڑی وسعت علم ظاہر ہوتی ہے۔ [۷۰]

اس دور کی پوری اسلامی دنیا میں جن تین علماء کرام وصوفیاء عظام کی اسناد کو علو حاصل تھا اور آئندہ ادوار کے علماء حجاز، شام، مصر، یمن نیز برصغیر کے ممالک سے تعلق رکھنے والے اکثر علماء کی اسناد ان میں سے کسی ایک سے متصل ہوئیں، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ مدرس مسجد حرم، محدث شیخ احمد بن محمد نخلی شافعی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(متوفی ۱۱۳۰ھ/۱۷۱۸ء)[۷۱]

۞ خاتمۃ المحدثین شیخ عبد اللہ بن سالم بصری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۴ھ/۱۷۲۲ء)[۷۲]

یہ تینوں علماء کرام نہ صرف معاصر بلکہ ایک ہی شہر مکہ مکرمہ میں موجود تھے، پھر ان میں سے شیخ حسن عجیمی کی اسناد سب سے اعلیٰ تھیں، لہٰذا اسی باعث آپ مسند العصر و مسند حجاز کے القاب سے یاد کیے گئے۔

سمت قبلہ

آپ اس دور کے اہم فقہاء احناف میں سے ایک تھے، ان دنوں امت مسلمہ میں اعتقادی فساد برپا نہیں ہوا تھا، لہٰذا علماء کرام کے ہاں بالعموم فقہی موضوعات زیر بحث رہتے اور اختلاف رائے کا دائرہ کار بھی فقہی مسائل پر تحقیق تک محدود تھا۔ آپ کے دور میں جو نئے مسائل سامنے آئے اور ان پر تحقیق و تفحص کی ضرورت ہوئی، ان میں سے تین بطور خاص قابل ذکر ہیں، جو یہ ہیں:

۱.....سمت قبلہ ۲.....جدہ میں غیر مسلموں کا قیام ۳.....تمباکو نوشی

آپ ان مسائل سے الگ نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کی روشنی میں ان کے بارے میں شرعی احکامات بیان کیے۔

۱۰۷۳ھ میں خانہ کعبہ کی چھت میں شہتیر ٹوٹ گیا، جس پر اس کی مرمت کا فیصلہ کیا گیا، چنانچہ ۱۱۰۰ھ میں چھت اور اس کے ساتھ کارنس تعمیر کی گئی اور اوائل ۱۱۰۹ھ میں چھت کی مزید مرمت کی گئی۔ یہ کام جاری تھا اور ان دنوں خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا رکھا جاتا تھا کہ ایک روز گورنر جدہ اور ان کے مصاحبین نے مقام ابراہیم کے پاس نماز باجماعت ادا کی، جس پر ان میں سے بعض نے گورنر سے کہا کہ ہماری سمت قبلہ درست نہ تھی، لہٰذا نماز کی ادائیگی صحیح طور پر نہیں ہوئی۔ اس پر مکہ مکرمہ کے اہل علم میں اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگئی،

شیخ عبد المعطی بن عبد الواحد شیبی قریشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۰ھ/۱۶۹۸ء) ان دنوں خانہ کعبہ کے کنجی بردار تھے[۷۳] شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں ان دنوں طائف شہر میں مقیم تھا کہ شیخ عبد المعطی شیبی نے یہ مسئلہ لکھ کر ایک قاصد کے ہاتھ مجھے ارسال کیا، جس پر میں نے جواب لکھ بھیجا اور نماز درست قرار دی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد مجھے میرے دوست شیخ یوسف شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط موصول ہوا، جس میں انہوں نے اس موضوع پر اپنی ایک تصنیف کی اطلاع دی، جس میں نماز فاسد قرار دی گئی تھی۔ چنانچہ میں نے ان کی اس تصنیف کا مطالعہ کیا، پھر دین میں نصیحت اور حق کے بیان کے لیے اس کے تعاقب میں یہ کتاب تالیف کی۔[۷۴]

نشر النور کے مندرجات سے عیاں ہوتا ہے کہ شیخ یوسف شامی کی مذکورہ کتاب کا نام ''الوحدۃ و قرۃ عیون ذوی الرتبۃ بتدقیق مسائل الصلاۃ فی الکعبۃ'' ہے[۷۵] یہ موضوع دیر تک علماء کے درمیان زیر بحث رہا، جس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ آگے چل کر شیخ حسن عجیمی کے فرزند نے بھی اس موضوع پر کتاب تصنیف کی۔

جدہ میں غیر مسلموں کا قیام

آپ کے دور میں سماجی و معاشرتی سطح پر جو مسائل ابھرے اور علماء نے ان کی طرف توجہ مبذول کی، ان میں ایک اہم مسئلہ حجاز مقدس کے ساحلی شہر جدہ میں عیسائی وغیرہ غیر مسلم کی آمد و سکونت کا تھا۔ آپ کے استاد مفتی مکہ مکرمہ شیخ ابراہیم بن حسین بیری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''بلوغ الارب فی ارض الحجاز و جزیرۃ العرب'' غالباً اسی تناظر میں لکھی گئی۔ الغرض شیخ حسن عجیمی نے اس مسئلہ پر کتاب ''الفرج بعد الشدۃ فی ان النصاری لا یسکنون بجدۃ'' تصنیف کی، جس میں بتایا گیا کہ جدہ میں عیسائیوں وغیرہ کا قیام جائز نہیں۔[۷۶]

پھر شیخ حسن عجیمی کی زندگی میں ہی سید احمد بن زید حسنی جو ۱۰۹۵ھ سے ۱۰۹۹ھ تک مکہ

مکرمہ وجدہ کے گورنر رہے، انہوں نے ایک فرمان کے ذریعے عیسائی و دیگر غیر مسلموں کو جدہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ اس پر انہیں تلاش کر کے شہر سے نکال باہر کیا گیا، حتیٰ کہ ان میں سے کوئی فرد باقی نہ رہا، ماسوائے ان کے جنہوں نے اسلام قبول کرلیا۔[۷۷]

تمباکونوشی

بعض مؤرخین کا لکھنا ہے کہ تمباکو کا پودا ۹۹۹ھ/۱۵۹۰ء میں دریافت ہوا[۷۸] آپ کے دور میں عرب دنیا میں تمباکونوشی کی عادت عام ہونے لگی تو ادھر علماء کی طرف سے اس کی حرمت و اباحت پر کتب منظر عام پر آنے لگیں اور خود شیخ حسن عجیمی کے متعدد اساتذہ نے اس پر قلم اٹھایا اور مکہ مکرمہ میں شیخ محمد علی ابن علان صدیقی نے "تنبیہ ذوی الادراک بحرمة تناول التنباک" اور شیخ ابراہیم بیری نے "رسالة فی حکم تعاطی التنباک" ادھر مدینہ منورہ میں علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی نے "المیناک فی دخان التنباک" جب کہ مصر میں شیخ شہاب الدین احمد خفاجی نے "رسالة فی حکم اباحة الدخان" اور دمشق میں شیخ عبدالغنی نابلسی نے "الصلح بین الاخوان فی حکم اباحة الدخان" تصنیف کیں۔ نیز علامہ خفاجی نے اپنی شاعری میں بھی اس پر اظہار کیا، جو آپ کے دیوان میں موجود ہے۔

شیخ حسن عجیمی کے ان اساتذہ کے علاوہ دیگر علماء بھی اس جانب متوجہ ہوئے، جن میں دمشق کے شیخ محمد بن نجم الدین صالحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) اور حلب شہر کے قاضی شیخ صلاح الدین کورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۴۹ھ/۱۶۳۹ء) کے نام شامل ہیں۔ علاوہ ازیں یمن کے شیخ شہاب الدین احمد بن عوض حضرمی طفاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "تبنیہ الغافل الغبی الشاک القائل الجازم بتحریم التنباک" لکھی جس کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں محفوظ ہے۔[۷۹]

شیخ حسن عجیمی نے اس موضوع پر "رفع الارتباک فی حکم الجنین و شرب

الدخان" تصنیف کی۔ مکہ مکرمہ میں تمباکونوشی کا آغاز ۱۱۱۲ھ/۱۷۰۰ء میں اہل مصر کے ذریعے ہوا، جب شیخ حسن عجیمی کی زندگی کے آخری ایام تھے اور پھر آپ کی وفات پر چار عشرے گزرے تھے کہ علماء کی مدد سے گورنر مکہ مکرمہ سید مسعود بن سعید حسنی (متوفی ۱۱۶۵ھ/ ۱۷۵۲ء) نے ۱۱۴۹ھ میں حکم دیا کہ تمباکونوشی جرم ہے اور سر بازار، ہوٹل یا عوامی مقامات پر ایسا کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔ اس پر عمل کے لئے گورنر نے عملہ مقرر کیا جو بازاروں میں اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی تلاش میں رہتے اور انہیں گرفتار کرتے۔[۸۰]

تصوف و صوفیاء کرام

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس دور میں رائج صوفیاء کے لگ بھگ تمام اہم سلاسل میں مختلف مشائخ سے تربیت و خلافت پائی، لیکن آپ کے سب سے اہم مرشد طریقت عارف باللہ علامہ صفی الدین احمد بن محمد قشاشی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابرکات تھی، جن سے آپ نے بیعت کر کے متعدد سلاسل میں خلافت پائی اور علوم تصوف میں آپ کی اکثر اسناد شیخ قشاشی سے متصل ہیں۔ ان کی وفات کے بعد آپ عارف باللہ علامہ سید عبدالرحمن محجوب مغربی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر رہے اور سلوک کی مزید منازل ان کی توجہ سے طے کیں۔ ان کے علاوہ آپ نے عالم اسلام کے جن اکابر صوفیاء کرام سے اخذ کیا، ان میں سے اکثر کے اسماء گرامی آپ کے اساتذہ کے باب میں درج کیے جا چکے ہیں۔

۱۰۷۳ھ/۱۶۶۳ء میں جب کہ آپ کی عمر محض ۲۴ برس تھی، آپ نے ایک کتاب "رسالة فی معرفة طرق الصوفیة" تصنیف کی، جس میں آپ نے صوفیاء کے ان سلاسل کا ذکر کیا جن میں آپ مجاز تھے۔ نیز ہر سلسلہ کی سند، اس سے وابستہ مشہور شخصیات کا تعارف اور ان سلاسل کی تعلیمات وغیرہ معلومات درج کیں۔ شیخ حسن عجیمی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی تصنیف کے ذریعے میں اپنی شخصیت کے اظہار جیسے ارادہ پر

اللہ تعالیٰ سے توبہ طلب کرتا ہوں بلکہ اس کے ذریعے اہل ذوق کو ان کی دل چسپی کا مواد بہم پہنچانا ہے، وگرنہ میں ان منازل کا اہل نہیں۔ چنانچہ آپ کا اخلاص رنگ لایا اور یہ مختصر مگر جامع کتاب صوفیاء کے سلاسل پر انتہائی اہم و مفید کتاب تسلیم کی گئی، جس میں آپ نے حسب ذیل چالیس سلاسل کا ذکر کیا:

احمدیہ، اویسیہ، برہانیہ، بکریہ، جزولیہ، جنیدیہ، چشتیہ، جہریہ، حاتمیہ، حلاجیہ، خرازیہ، خفیفیہ، خواطریہ، خلوتیہ، رفاعیہ، رکنیہ، زروقیہ، سہروردیہ، سہلیہ، شاذلیہ، شطاریہ، صدیقیہ، عرابیہ، عشقیہ، عیدروسیہ، غوثیہ، قادریہ، قشیریہ، قلندریہ، کبرویہ، محمدیہ، مداریہ، مدینیہ، مشارعیہ، ملامتیہ، مولویہ، نقشبندیہ، نوریہ، وفائیہ، ہمدانیہ۔[۸۱]

اس کتاب کی تصنیف کے بعد بھی آپ نے صوفیاء کرام سے حصول فیض کا سلسلہ جاری رکھا اور دیگر کتب میں بھی اپنے مشائخ کے حالات یا اسناد بیان کیں۔ حتیٰ کہ مصافحہ، معانقہ، مشافہ، تلقین، خرقہ پوشی وغیرہ موضوعات کی لاتعداد اسناد بڑی احتیاط اور تفصیل سے درج کیں۔

جن علماء و مشائخ سے آپ نے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے، ان میں سے شیخ عیسیٰ ثعالبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۸۲] نیز شیخ محمد بن عبدالرسول برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۸۳] کو دیگر اہل علم نے مجدد دین اسلام، جب کہ شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قطب الاقطاب [۸۴] قرار دیا ہے، جس سے ان کے شاگرد کی تربیت کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیفات میں صوفیاء کرام و اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو بھی حسب موقع بیان کیا۔ آپ نے طائف شہر کی تاریخ پر کتاب قلم بند کی تو اس میں جن معمولات کا ذکر کیا، ان میں سے چند یہ ہیں:

سیدنا عداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طائف شہر کے پہلے فرد ہیں جو نینویٰ کے باشندے اور طائف میں ایک سردار کے غلام تھے اور نبوت کے سولہویں برس جب رسول اللہ ﷺ دعوت

الی اللہ کے لئے پہلی بار طائف تشریف لے گئے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ طائف میں واقع مسجد و خانقاہ قادریہ کی تاریخ یہ ہے کہ یہ ان مقامات میں سے ایک ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی اور سیدنا عداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پتھروں کی مدد سے اس جگہ کو گھیر کر محفوظ کر دیا، بعد ازاں یہاں پر مسجد اور اس کے ساتھ خانقاہ قادریہ قائم ہوگئی۔ شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ اس خانقاہ میں ایک پتھر میں نے دیکھا، جو صندل و زعفران سے مطلا کیا گیا تھا اور اس کے بارے میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ یہ انہی پتھروں میں سے ایک ہے جن کی مدد سے سیدنا عداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جگہ کا احاطہ کیا تھا۔

طائف کی مسجد ریع کے بارے میں ہے کہ یہاں پر بھی رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی اور سیدنا عداس نے اس جگہ کی نشان دہی کر دی تھی۔ اب یہاں مسجد و مدرسہ قائم ہیں اور اہل طائف حج کے روز یہاں جمع ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ طائف سے آٹھ میل کے فاصلے پر مسجد بحرہ رغا نام کی ہے، جس کے بارے میں ہے کہ اس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی تھی اور اس کے قریب ایک پتھر موجود ہے، جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان ہے۔

رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے بعد جب دوسری و آخری بار طائف تشریف لے گئے تو جہاں اسلامی افواج نے پڑاؤ ڈالا، وہاں آپ ﷺ کے قیام کے لئے دو خیمے نصب کیے گئے تھے۔ شیخ حسن عجیمی لکھتے ہیں کہ ان دونوں مقامات پر مسجد اور دو گنبد تعمیر ہیں، جسے مسجد النبی کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حبر الامہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶۸ھ/ ۶۸۷ء کو طائف میں وفات پائی اور وہیں آپ کا مزار واقع ہے، جس پر گنبد تعمیر ہے اور قبر کے گرد جالی نصب ہے، نیز مزار سے ملحق عظیم الشان مسجد ہے۔ آپ متقدمین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر

حاضر ہوتے وقت آپ کے سر مبارک کی پچھلی جانب ستون کے قریب یا مزار کی جالی مبارک کے پاس دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور مزار کے خدام میں سے ایک نے حلف کے بعد یہ واقعہ مجھے بتایا کہ ایک روز میں مزار کے گنبد کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ اندر سے ایسی آوازیں آئیں جیسے دو افراد آپس میں گفتگو کر رہے ہوں۔ اس پر میں گنبد کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر مجھے شدید حیرت ہوئی کہ وہاں عارف باللہ سید مالک بخاری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ دوسرا کوئی فرد نہ تھا۔ آپ حالت استغراق میں محو تھے، چنانچہ میں انتظار کرنے لگا کہ آپ اس کیفیت سے واپس آئیں، پھر میں نے ان سے حقیقت حال دریافت کی تو انہوں نے فرمایا:

''تم نے واقعتاً آوازیں سنیں اس لئے کہ ابھی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے یہاں سے جانے اور بیت المقدس میں اولیاء کرام کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی اجازت عطا فرمائی'' -----

مزید لکھتے ہیں کہ مسجد سیدنا عبداللہ کے دروازہ سے مشرقی جانب ان بارہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبور ایک احاطہ میں واقع ہیں، جنہوں نے غزوۂ طائف وحنین میں شہادت پائی۔ زائر کو چاہئے کہ یہاں دعا مانگے، اس لئے کہ یہ بھی قبولیت کی جگہ ہے اور سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزار کی شمالی جانب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۸۱ھ/۷۰۰ء) کا مزار ہے، جس پر لکڑی کا تابوت بنا ہوا ہے اور اسے سرخ کپڑا سے ڈھانپ دیا گیا ہے، نیز مزار کی چھت سے نیچے تک پردے آویزاں ہیں اور مسجد سیدنا عبداللہ کی بیرونی جانب ایک قبر سیدنا زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے، جو حصول برکت کے لئے مشہور ہے اور جیسا کہ بعض ثقہ افراد نے مجھے بتایا کہ یہاں زائرین مریض کو چارپائی پر ڈال کر لاتے اور اس کی شفایابی کے لئے ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کرتے ہیں اور پھر عینی

شاہدین کے بقول وہی مریض اپنے پاؤں پر چل کر واپس اپنے گھر روانہ ہوتے۔

نزول طائف کے مواقع پر رسول اللہ ﷺ نے شہر بھر میں جہاں قیام وطعام کیا یا نماز ادا فرمائی، ایسے تمام مقامات پر مساجد تعمیر تھیں۔ شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی تمام مساجد کا تعارف، نیز آپ ﷺ جن درختوں کے نیچے تشریف فرما ہوئے، جہاں کھڑے ہوئے، جن کنوؤں سے پانی نوش فرمایا، سب کا اپنی کتاب میں ذکر کرنے کی کامیاب کوشش کی اور فضائل طائف کا ذکر کرتے ہوئے وہ حدیث بھی درج کی، جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''قیامت کے روز میری شفاعت سب سے پہلے اہل مکہ ومدینہ وطائف کے لئے ہوگی'' -----

شیخ عجیمی طائف کے بارے مزید لکھتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد سے مشرقی جانب عارف باللہ سیدی احمد بن علی میورقی عبدری مغربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۷۸ھ/۱۲۸۰ء) کی قبر ہے، جو دعا کی قبولیت کے لئے مشہور ہے اور مسجد ہادی جو ۱۰۵۰ھ کے لگ بھگ تعمیر کی گئی، اس کے پہلو میں سید ہادی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار واقع ہے۔[۸۵]

شیخ حسن عجیمی نے طائف پر مذکورہ بالا کتاب کے علاوہ ایک اور تصنیف ''خبایا الزوایة'' میں اس دور کے مکہ مکرمہ کے صوفیاء کرام، وہاں پر موجود مزارات اور خانقاہوں کے بارے میں مفصل معلومات درج کیں۔

زیارت روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اہل حجاز کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہ رجب میں روضۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے جدہ، طائف اور مکہ مکرمہ وغیرہ شہروں سے قافلے کی شکل میں مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرتے۔ ''طیبة و ذكريات الاحبة'' کے مصنف جو مدینہ منورہ کے

باشندہ ہیں اور انہوں نے یہ کتاب وہاں کے معمر افراد کے انٹرویو حاصل کر کے مرتب کی[۸۶] آپ لکھتے ہیں کہ ماہ رجب کو مدینہ منورہ آنے والے قافلوں میں مکہ مکرمہ کا قافلہ سب سے اہم تھا۔ یہ شہر کے باب عنبریہ سے اس طرح داخل ہوتا کہ پورا قافلہ سواری کے جانوروں پر اور صف بستہ ہوتا، ہر صف میں چار یا پانچ سوار ہوتے اور یہ بلند آواز سے اللہ کا ذکر نیز درود شریف پڑھتے ہوئے آگے بڑھتے، حتیٰ کہ مسجد نبوی کے باب السلام پر پہنچ کر وہاں کھڑے ہو کر نعت نیز اہل بیت کے مناقب پڑھے جاتے۔ اس کے بعد زیارت کا شرف حاصل کیا جاتا۔[۸۷]

مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

''شیخ حسن عجیمی ہر ماہ رجب کو مدینہ منورہ میں صحاح ستہ میں سے ایک کتاب لے کر آتے اور مسجد نبوی میں ختم کرتے۔[۸۸]

تلامذہ

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اہم مدرس، صوفی کامل اور مسند زماں ہونے کی بنا پر اہل حجاز نیز وہاں پر عالم اسلام سے آنے والے طالبان علم کی بڑی تعداد نے آپ سے تعلیم پائی اور مختلف علوم میں سند روایت و اجازت حاصل کی۔ اس طرح آپ کی زندگی میں ہی آپ کی شہرت نہ صرف خطۂ حجاز کی حدود تجاوز کر گئی بلکہ بیرونی دنیا میں اس سے کہیں زیادہ تھی۔ آئندہ سطور میں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے آپ کے چند اہم شاگردوں کے اسماء گرامی ان کے مختصر تعارف کے ساتھ پیش ہیں:

۞ شیخ بدر الدین بن عمر خوج حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۵ھ/۱۷۶۲ء تقریباً) مدرس مسجد حرم مکی، مؤرخ، ادیب و شاعر، زهر الخمائل فی ذکر من فی الحرمين الشريفين من اهل الفضائل کے مصنف۔[۸۹]

۞ شیخ تاج الدین بن احمد دھان حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام و مدرس مسجد حرم

مکی، فقیہ، شیخ حسن عجیمی کی اسانید و مرویات پر دو ضخیم جلدوں میں کتاب ''کفایة المستطلع'' مرتب کی۔[۹۰]

۞ شیخ تاج الدین ابو الفضل بن عبد المحسن قلعی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۹ھ/۱۷۳۶ء) مکہ مکرمہ شہر کے قاضی و مفتی، مسجد حرم کے امام و خطیب، محدث، مسجد حرم میں صحاح ستہ کے مدرس، صاحب تصانیف۔[۹۱]

۞ شیخ عبد القادر بن ابو بکر صدیقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۵ء) مدرس مسجد حرم مکی و مدرسہ سلیمانیہ و مدرسہ مولد سیدہ فاطمہ، مسجد حرم کے امام و خطیب، حج کے موقع پر میدان عرفات میں واقع مسجد نمرہ کے خطیب و مسجد مزدلفہ کے امام، نائب گورنر مکہ مکرمہ۔ آپ بیک وقت اتنے دینی مناصب پر تعینات رہے کہ قبل ازیں مکہ مکرمہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ صاحب تصانیف، مجموعہ فتاویٰ تین جلد، مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی اسانید و مرویات پر کتاب ''اتحاف الاکابر باسانید المفتی عبد القادر'' مرتب کی، جس کی تلخیص دار البشائر، بیروت، نے ۲۲۷ صفحات پر ۱۴۰۸ھ میں دوسری بار شائع کی۔[۹۲]

۞ علامہ سید عمر بن احمد عقیل سقاف حسینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۱ھ/۱۷۵۸ء) شیخ عبد اللہ بن سالم بصری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسہ، مسند، خاتمۃ المحدثین۔[۹۳]

۞ شیخ عارف بن محمد جمال الدین حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۶۳ھ/۱۷۵۰ء) مدرس مسجد حرم مکی، فقیہ، محدث، واسع الاطلاع، اہم علمی خاندان کے فرد۔[۹۴]

۞ شیخ محمد وفد اللہ بن محمد ردانی مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مدرس، صوفی، آپ کے استاد شیخ محمد بن سلیمان فاسی مکی دمشقی کے فرزند۔[۹۵]

۞ شیخ ابو بکر بن احمد ظہیرہ حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۹ھ/۱۷۲۷ء)،

مدرس مسجد حرم مکی، مفتی حنابلہ۔[۹۶]

- شیخ عبد الخالق بن ابو بکر زین مزجاجی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۵۲ھ/ ۱۷۴۰ء) زَبید، یمن کے باشندہ، لیکن مکہ مکرمہ میں وفات پائی، قاری، صوفی شاعر، صاحب تصانیف۔[۹۷]
- شیخ محمد بن احمد عقیلہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء) محدث حجاز، مؤرخ، صوفی، سیاح، مسند، فقیہ، تقریباً نوے تصنیفات، جشن میلاد النبی ﷺ نیز فضیلت ذکر پر کتب کے مصنف، مکہ مکرمہ کے محلّہ معابدہ میں آپ کی خانقاہ قائم تھی۔[۹۸]
- شیخ عبد الکریم بن خضر سندھی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۳ھ/ ۱۷۳۰ء)، مدرس مسجد حرم مکی۔[۹۹]
- شیخ عبد المنعم بن تاج الدین قلعی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۰ء)، امام وخطیب مسجد حرم، مفتی مکہ مکرمہ، علامہ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۵۵ھ/ ۱۴۵۱ء) کی شرح کنز الدقائق پر حاشیہ لکھا جو حجاز مقدس میں مقبول ہوا۔[۱۰۰]
- شیخ عید بن محمد انصاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۳ھ/ ۱۷۳۰ء)، مسجد حرم کے امام وخطیب و مدرس، قاضی مکہ مکرمہ، مولانا رحمت اللہ سندھی مہاجر مدنی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۹۳ھ/ ۱۵۸۵ء) کی تصنیف ''لباب المناسک'' کے شارح۔[۱۰۱]
- شیخ محمد بن امام الدین مرشدی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء) مدرس مسجد حرم، مفتی مکہ مکرمہ۔[۱۰۲]
- شیخ محمد بن سلطان ولیدی شافعی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۴ھ/

۱۷۲۲ء) فقیہ، مدرس مدرسہ دار الخیزران مکہ مکرمہ۔[۱۰۳]

- شیخ مصطفی ضیاء الدین بن فتح اللہ حموی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۲۳ھ/ ۱۷۱۱ء)، مصر میں پیدا ہوئے، دمشق میں پلے بڑھے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مؤرخ، ادیب، ''فوائد الارتحال و نتائج السفر فی تراجم فضلاء القرن الحادی عشر'' کے مصنف، جو تین ضخیم جلدوں میں ہے۔[۱۰۴]
- شیخ یحییٰ بن محمد صالح حباب حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۱۷۸ھ/ ۱۷۶۴ء میں زندہ)، شیخ القراء مکہ مکرمہ، فقیہ، محدث، مفسر، مدرس مسجد حرم۔[۱۰۵]
- شیخ محمد بن طیب شرقی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۰ھ/ ۱۷۵۶ء)، مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ محدث، مسند، مفسر، صوفی، ادیب، ماہر لغت، سیاح، تقریباً پچاس تصنیفات، شمائل ترمذی کے محشی۔[۱۰۶]
- مولانا محمد حیات سندھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۵۰ء)، محدث، محقق، ''الحکم العطائیۃ'' کے شارح۔[۱۰۷]
- شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم بن حسن کردی کورانی شہرزوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۵ھ/ ۱۷۳۳ء)، محدث، مسند، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ، صاحب تصانیف، شیخ احمد قشاشی کے نواسہ، شیخ عبد الغنی نابلسی کے اہم دوست۔[۱۰۸]
- شیخ ابو سعید محمد بن ابراہیم بن حسن کردی کورانی شہرزوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ ابو الحسن محمد بن ابراہیم بن حسن کردی کورانی شہرزوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[۱۰۹]
- شیخ ابو طیب محمد بن عبد القادر سندھی مہاجر مدنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۹ھ/ ۱۷۳۶ء)، فقیہ، نقشبندی، سنن ترمذی نیز درمختار کے محشی۔[۱۱۰]

۞ شیخ خیر الدین بن تاج الدین الیاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء)، مسجد نبوی کے مدرس وامام وخطیب، مفتی احناف، قاضی، ادیب وشاعر، صاحب الفتاویٰ الالیاسیۃ ۔[۱۱۱]

۞ شیخ عبد الکریم بن عبد اللہ خلیفتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۳ھ/ ۱۷۲۱ء)، فقیہ، شاعر، صاحب تصانیف، مدینہ منورہ میں مفتی احناف، فتاویٰ الیاسیہ کے جامع ۔[۱۱۲]

۞ شیخ ابراہیم بن احمد بن آدم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ حسین بن عبد الشکور طائفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا ۔[۱۱۳]

۞ شیخ صالح بن ابراہیم جینینی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۰ھ/ ۱۷۵۷ء)، مسند شام ۔[۱۱۴]

۞ شیخ محمد بن زین الدین عمر کُفَیری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۰ھ/ ۱۷۱۸ء)، فقیہ دمشق، محدث، ادیب وشاعر۔ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۷۰ھ/ ۱۵۶۳ء) کی الاشباہ و النظائر کے محشی ۔[۱۱۵]

۞ شیخ عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی دمشقی حنفی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ حسن بن عبد اللہ بخشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۰ھ/ ۱۷۷۶ء)، شام کے شہر حلب کے عالم وفاضل، صاحب تصانیف ۔[۱۱۶]

۞ علامہ سید سعدی بن عبد الرحمٰن بن محمد حسینی حمزاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۲ھ/ ۱۷۲۰ء)، دمشق کے محدث، فرضی ۔[۱۱۷]

۞ شیخ محمد امین بن فضل اللہ محبی حموی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۱ھ/ ۱۶۹۹ء)، دمشق کے عالم، مؤرخ، محقق، شاعر وادیب، سیاح، مدرس، صوفیاء کے سلسلہ خلوتیہ سے وابستہ، گیارہویں صدی ہجری کے مشاہیر پر خلاصۃ الاثر نامی اہم کتاب کے

مصنف، صاحب نفحۃ الریحانۃ ۔[۱۱۸]

۞ علامہ سید ابراہیم بن محمد بن محمد کمال الدین حسینی حمزاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۲۰ھ/ ۱۷۰۸ء)، نقیب الاشراف مصر و دمشق، محدث، نحوی، صاحب تصانیف ۔[۱۱۹]

۞ شیخ ابو سعود بن احمد کواکبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۷ھ/ ۱۷۲۵ء)، حلب شہر کے مفتی احناف، مدرسہ خسرویہ میں علم تفسیر کے مدرس، شاعر، صاحب تصانیف ۔[۱۲۰]

۞ شیخ عبد الرحمٰن بن تاج الدین تاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۶ھ/ ۱۷۰۴ء)، بعلبک شہر کے نقشبندی مجددی مرشد، شاعر ۔[۱۲۱]

۞ علامہ سید محمد بن محمد بَدَیری حسینی ابن میت شامی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۲۸ء)، مصر کے شہر دمیاط کے صوفی کبیر، محدث، مسند، صاحب تصانیف ۔[۱۲۲]

۞ شیخ ابو سالم عبد اللہ بن محمد عیاشی فاسی مراکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ حسن بن عبد الرحمٰن باعید حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، یمن کے شہر مخاء کے باشندہ ۔[۱۲۳]

۞ علامہ سید عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بلفقیہ حسینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۵۰ء)، زینۃ الیمن، محدث، مسند، صاحب تصانیف ۔[۱۲۴]

۞ علامہ سید یحییٰ بن عمر مقبول اہدل حسینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۷ھ/ ۱۷۳۴ء)، شمالی یمن کے علمی وروحانی شہر زبید کے عالم، محدث یمن، صحیح بخاری ومسلم کے حافظ، صاحب تصانیف ۔[۱۲۵]

۞ شیخ ابو طالب محمد بن علی شارف مازونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ/

۱۸۱۸ء)، الجزائر کے معمر عالم، تقریباً ایک سو تیس برس عمر پائی۔[۱۲۶]

- شیخ احمد جرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ عبدالباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[۱۲۷]

تصنیفات

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر، حدیث، علم روایت، فقہ، اصول فقہ، تصوف، سیر، تاریخ، فرائض، نحو، مناسخات اور اوراد و وظائف وغیرہ موضوعات پر ساٹھ سے زائد رسائل و کتب تصنیف و تالیف کیے۔ پیش نظر کتب میں سے کسی تذکرہ نگار نے ان کی مکمل فہرست درج نہیں کی، تاہم ڈاکٹر ساعاتی نے چوالیس کتب کے بارے کچھ معلومات جمع کیں، ذیل میں آپ کی تصانیف کے متعلق تازہ معلومات پیش ہیں، لیکن یہ فہرست حتمی نہیں:

1 اتحاف الخلّ الوفی بمعرفة مكان غسل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد وفاته و غاسله۔[۱۲۸]

2 اتحاف الفرقة الفقرية الوفية و اسانيد الخرقة القادرية، صوفیاء کرام کی رسم خرقہ پوشی کی اسانید کا مجموعہ۔[۱۲۹]

3 اتحاف النفوس الزكية فی سلاسل السادة القادرية، صوفیاء کے سلسلۂ قادریہ کی اسانید و مرویات اور اس کی مختلف شاخوں کا تذکرہ۔[۱۳۰]

4 اتصال الرحمات الالهية فی المسلسلات النبوية، رسول اللہ ﷺ سے مصنف تک مختلف علوم میں جن علماء و مشائخ کے توسط سے اتصال ہوا، ایسے تمام سلاسل کا الگ الگ تذکرہ۔[۱۳۱]

5 اِثارة ذوی النجدة لتنزية بندر جدة۔[۱۳۲]

6 الاجوبة المرضية على الاسئلة اليمنية، یمن سے پوچھے گئے چند سوالات کے شرعی جواب۔[۱۳۳]

7 اسبال الستر الجميل على ترجمة العبد الذليل، مصنف کے اپنے حالات زندگی، مخطوط مخزونہ مکتبہ مکہ مکرمہ زیر نمبر ۱۶/۶ مجامیع تاریخ، سن تصنیف ۱۱۱۱ھ۔[۱۳۴]

8 اسعاف المريدين، باسانيد الصحبة و المشابكة و التلقين، آپ جن صوفیاء کرام کی مجلس میں حاضر ہوئے، ان سے نصائح سماعت کیں، صوفیاء کے ان معمولات کی اسانید کا بیان۔[۱۳۵]

9 اقالة العشرة فی بيان حديث العترة۔[۱۳۶]

10 الاقوال المرضية على الاجوبة اليمنية۔[۱۳۷]

11 املاء ات، فوائد و معلومات کا اہم مجموعہ، ۱۰۹۶ھ کو طائف میں تصنیف کی گئی، مخطوط مکتبہ اوقاف بغداد، زیر نمبر ۱۰۰۷۸/۲، مجموع۔[۱۳۸]

12 اهداء التهانی باجازة نصر البنبانی، صاحب فهرس الفهارس نے مکہ مکرمہ میں اس کا مخطوط دیکھا اور اس سے استفادہ اٹھایا۔[۱۳۹]

13 اهداء اللطائف من اخبار الطائف، حجاز مقدس کے تیسرے اہم شہر طائف کی تاریخ و فضائل، وہاں پر موجود مساجد و مزارات، دیگر مقدس مقامات، کنوئیں، چشمے، پہاڑ اور ملحقہ دیہات کے بارے میں مفصل معلومات۔ مصنف کی وفات کے تقریباً ستر برس بعد ان کے نواسہ شیخ عبد القادر بن یحییٰ صدیقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۱ھ/ ۱۷۷۷ء) نے ۱۱۷۹ھ میں اس کا مسودہ جمع کر کے اس کا مبیضہ تیار کیا[۱۴۰] اور اب تک اس کے گیارہ قلمی نسخے دریافت ہو چکے ہیں، جو مکتبہ مکہ مکرمہ میں بقلم شیخ احمد بن محمد حضراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) سن کتابت ۱۲۷۹ھ[۱۴۱]، مکتبہ حرم مکی، بقلم عبدالحلیم سلیمانی کابلی، سن کتابت ۱۲۹۸ھ، مع فوٹو کاپی و مائکروفلم، مکتبہ عارف حکمت مدینہ منورہ، ذخیرہ محمد سعید کمال طائف، دارالکتب مصریہ قاہرہ،

ابن سعود یونی ورسٹی ریاض، سعود یونی ورسٹی ریاض، مکتبہ آصفیہ حیدر آباد دکن، بقلم قاسم بن علی حیدر آبادی، سن کتابت ۱۲۹۳ھ، جب کہ مکتبہ سعیدیہ حیدر آباد دکن میں بعنوان ''تاریخ مکۃ و المدینۃ و الطائف'' موجود ہیں۔

شیخ حسن عجیمی کی اس تصنیف پر کچھ کام ہوا، شیخ عبدالستار بن عبدالوہاب دہلوی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) نے اس پر حواشی اور ضمیمہ لکھا[۱۴۲]، جو ذخیرہ محمد سعید کمال میں خود محشی کا تحریر کردہ نیز مکتبہ حرم مکی میں موجود ہے۔

پھر ڈاکٹر ساعاتی[۱۴۳] نے اس کے کچھ مخطوطات حاصل کر کے اس کی تصحیح کی، نیز حواشی لکھے اور یہ ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء میں ریاض سے اور ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء میں طائف سے ایک سو گیارہ صفحات پر شائع ہوئی۔

ماہ نامہ العرب ریاض میں اس کے پہلے ایڈیشن کا تعارف دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ طائف کی تاریخ پر ایسی مختصر کتاب ہے، جس میں اس شہر نیز اس کے گردونواح کے بارے میں معلومات کا احاطہ کیا گیا ہے اور بقول ڈاکٹر ساعاتی یہ طائف کی تاریخ پر لکھی گئی بہترین کتب میں شمار ہوتی ہے اور یہ شیخ حسن عجیمی کی تصنیفات میں سے شائع ہونے والی واحد کتاب ہے۔[۱۴۴]

14 ایقاظ الطرف النعوس لفضائل ورد ابی بکر ابن العیدروس، شیخ شیوخ الیمن، صوفی کبیر، سید ابی بکر عبداللہ عیدروس شاذلی سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۱۴ھ/ ۱۵۰۹ء) سے مروی اوراد کی فضیلت کا بیان۔[۱۴۵]

15 بغیۃ الرائض من شرح بیت ابن الفارض، مشہور صوفی شاعر، نظریہ وحدۃ الوجود کے قائل، سلطان العاشقین شیخ عمر بن علی ابن فارض مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۵ء) کے قصیدہ لامیہ کی شرح، مکتبہ محمودیہ، مدینہ منورہ میں اس کے مخطوط کا فقط ایک ورق زیر نمبر ۹۸، مجموع موجود ہے۔

یاد رہے کہ انہی ایام میں شیخ عبدالغنی نابلسی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جو حسن عجیمی کے اہم احباب میں سے تھے، انہوں نے دیوان ابن فارض کی شرح لکھی، جو مطبوع ہے۔[۱۴۶]

16 بغیۃ المسترفد فی القول بصحۃ ایمان المقلد۔[۱۴۷]

17 بغیۃ الوعاۃ فی مسألۃ البغاۃ، یمن میں دو گروہوں کے درمیان کسی مسئلہ پر شدید اختلاف رونما ہوا، جس پر شرعی حکم جاننے کے لئے علماء مکہ مکرمہ کی طرف رجوع کیا گیا، شیخ حسن عجیمی نے ۱۰۹۳ھ میں اس کے جواب میں یہ رسالہ تصنیف کیا، جس کا آٹھ اوراق پر مشتمل مخطوط مکتبہ محمودیہ، مدینہ منورہ میں زیر نمبر ۹۸، مجموع موجود ہے، جو ۱۱۵۳ھ میں کتابت کیا گیا۔[۱۴۸]

18 بلوغ المأرب فی صبر الناصح علی المتاعب۔[۱۴۹]

19 بلوغ المأمول من معرفۃ المکلف و طریق الوصول۔[۱۵۰]

20 تاریخ مکۃ و المدینہ و بیت المقدس، مخطوط ریاض یونی ورسٹی زیر نمبر ۴۳/۱/ب، جدہ یونی ورسٹی، دو عدد زیر نمبر ۳۱۸/۱،۱/۶،۷/۱، نیز فوٹو کاپی مکتبہ حرم مکی زیر نمبر ۱۴۶۳، جس پر مصنف کا نام مذکور نہیں اور یہ ''کتاب فی احوال الحرمین و المسجد الاقصیٰ'' کے عنوان سے ہے۔

آخر الذکر مخطوط تین ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب مکہ مکرمہ کے لئے مختص ہے اور اس میں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر خلیفہ عثمانی، سلطان مراد ثانی کے دور میں ۱۰۳۹ھ تک خانہ کعبہ نیز مسجد حرام کی تعمیر کی تاریخ، حدود، دروازے، ستون، مینار اور حدود حرم کی تفصیلات درج ہیں۔ دوسرے باب میں مدینہ منورہ کی تاریخ، فضائل، حدود حرم، باشندے، مسجد نبوی کی تعمیر، روضہ اقدس کی حدود، دیگر مساجد و مزارات، چشمے، کنوئیں، مقامات کے نام اور ارد گرد کی آبادیوں کے بارے میں تاریخی معلومات دی گئی ہیں۔ تیسرا باب مسجد اقصیٰ کے لئے

مخصوص کیا گیا، لیکن اس مخطوط میں یہ صفحات کم ہیں۔[۱۵۱]

21 تحصیل القصد و المراد من احادیث الترغیب فی السیر الاعمال و الاوراد۔[۱۵۲]

22 تحقیق النصرۃ للقول بایمان اھل الفترۃ[۱۵۳] مکہ مکرمہ کے عالم جلیل، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ ملا علی بن سلطان قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء) جو شیخ حسن عجیمی کی ولادت سے پینتیس برس قبل وفات پا چکے تھے[۱۵۴] انہوں نے ایمان اجداد النبی ﷺ کے بارے میں اجماع سے الگ راہ اختیار کرتے ہوئے ایک رسالہ تصنیف کیا، گوکہ محققین کے نزدیک انہوں نے آخر عمر میں اپنا موقف ترک کر دیا تھا، لیکن یہ مسئلہ علماء کرام کے ہاں زیر قلم آتا رہا، چنانچہ مدینہ منورہ میں شیخ حسن عجیمی کے استاد مفتی شافعیہ علامہ سید محمد بن عبد الرسول برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملا علی قاری کے اس رسالہ کے رد میں کتاب ''سداد الدَین و سداد الدِین فی اثبات النجاۃ و الدرجات للوالدین'' تصنیف کی، جو مطبوع ہے[۱۵۵] ادھر مکہ مکرمہ میں شیخ حسن عجیمی نے ملا علی قاری کے تعاقب میں دو سے زائد کتب لکھیں اور زیر تعارف کتاب انہی میں سے ایک ہے۔

23 تدارک الفوت بجواب سؤال ورد من حضرت موت، جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت سے بعض اہل علم کی طرف سے پیش کردہ سوالات کے شرعی جواب۔[۱۵۶]

24 تذییل و تتمیم علی رسالۃ احکام اللحیۃ، داڑھی کے بارے میں آپ کی دوسری تصنیف کا تکملہ۔[۱۵۷]

25 التعلیقۃ الانیقۃ علی الاجرومیۃ، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، زیر نمبر ۱۲۰/ علوم عربیہ بقلم یحییٰ بن احمد قاضی، سن کتابت ۱۲۳۳ھ، دوسرا زیر نمبر ۱۵۹/ علوم

عربیہ، بقلم محمد بن سلیمان الفقیہ شافعی، سن کتابت ۱۲۶۶ھ، جب کہ دار مخطوطات بحرین میں یہ بنام ''توضیح لمتن الاجرومیۃ'' زیر نمبر ۷/ علوم عربیہ، سن کتابت ۱۲۹۳ھ، موجود ہے۔[۱۵۸]

26 تلیین العطف لمن یدخل فی الصف۔[۱۵۹]

27 جواب سؤال رفعه الشیخ احمد قطان[۱۶۰] عارف باللہ، صوفی کبیر، صاحب کرامات شیخ احمد بن محمد قطان مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۷ء) کے ایک سوال کا جواب۔[۱۶۱]

28 حاشیہ علی الاشباہ و النظائر، آپ نے مسودہ یادگار چھوڑا، جسے شیخ عبد القادر بن یحییٰ صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مبیضہ کی شکل دی۔[۱۶۲]

29 حاشیہ علی الدرر و الغرر، ترکی کے مشہور فقیہ حنفی، شیخ محمد بن فرامرز المعروف بہ ملا خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۸۵ھ/ ۱۴۸۰ء) کی ''درر الحکام'' پر حاشیہ، شیخ عبد القادر صدیقی نے تبیض کی۔ مخطوط مخزونہ مکتبہ حرم مکی زیر نمبر ۴۲۲۲ و مائیکرو فلم نمبر ۴۲۹۱۔ مذکورہ مکتبہ کے فہرست نگار نے اسے خود شیخ عبد القادر صدیقی کی تصنیف قرار دیا ہے جو درست نہیں ہے۔[۱۶۳]

30 خبایا الزوایۃ، آپ کی انتہائی اہم اور مشہور تصنیف، جس میں ان علماء و مشائخ کے حالات درج ہیں، جن سے مصنف نے ظاہری یا باطنی علوم حاصل کیے یا ان سے ملاقات ہوئی۔ علاوہ ازیں مکہ مکرمہ میں جن صوفیاء کرام کی خانقاہیں قائم تھیں یا ان کے مزارات موجود تھے، نیز اپنے ساتھ تعلیم پانے والی اہم شخصیات اور مکہ مکرمہ وارد ہونے والے اکابرین کے حالات بھی شامل ہیں۔ یوں یہ کتاب مصنف کے دور کے مکہ مکرمہ میں قائم خانقاہی نظام کی بھرپور عکاسی کرتی ہے اور اس میں ایک سو پچاس مرد نیز تین خواتین کا تذکرہ ہے۔ اس کے کل تین مخطوطات کا علم ہو سکا، جو مکتبہ حرم مکی میں زیر نمبر ۲۸۰۴/ ۷/

تاریخ، بقلم عبدالستار دہلوی مکی، سن کتابت ۱۳۲۱ھ، مع فوٹو کاپی و مائیکروفلم، مکتبہ ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ میں زیر نمبر ۱۱۸۶، بقلم ابراہیم حمدوک سندھی، سن کتابت ۱۳۱۱ھ اور یہ ۱۳۳۰ھ میں مصنف کی نسل کے اہم فرد شیخ حسن بن عبدالرحمٰن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملکیت تھا، جس پر ان کی مہر ثبت ہے۔ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں زیر نمبر ۲۴۱۰/ تاریخ، بقلم محمد فتح اللہ قمولی مدنی، سن کتابت ۱۲۸۷ھ، محفوظ ہیں۔[۱۶۴]

شیخ عبداللہ بن احمد ابوالخیر مرداد حنفی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء) جو مکہ مکرمہ میں اہم دینی مناصب، مدرس وشیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم نیز قاضی شہر پر تعینات رہے[۱۶۵] انہوں نے نشر النور کی تصنیف کے دوران خبایا الزوایا کے ثانی الذکر نسخہ سے استفادہ اٹھایا۔ نشر النور کا جو اختصار شائع ہوا ہے، اس میں خبایا الزوایا سے اخذ کردہ مکہ مکرمہ کی حسب ذیل اکتیس شخصیات کے حالات موجود ہیں:

شیخ ابراہیم انسی سوسی مغربی مکی (متوفی ۱۰۷۷ھ/ ۱۶۶۶ء)، شیخ ابراہیم بیری حنفی، علامہ سید ابوبکر شیخان حسینی شافعی، شیخ احمد بن علان صدیقی نقشبندی شافعی (متوفی ۱۰۳۳ھ/ ۱۶۲۴ء)، شیخ احمد بن عبداللہ واعظ شافعی، شیخ تقی الدین سنجاری حنفی (متوفی ۱۰۵۷ھ/ ۱۶۴۷ء) شیخ حنیف الدین مرشدی، شیخہ سیدہ زین شرف طبری، شیخ زین العابدین بن عبد القادر طبری'' شیخ سعید بن عبداللہ بن سعید باقشیر شافعی، علامہ سید صادق میر بادشاہ حنفی، شیخ عبدالرحمٰن بن محمد شاہ رخ حنفی، شیخ عبدالرحمٰن بن حسن شہرانی کردی، شیخ عبدالعزیز زمزمی شافعی، شیخ عبداللہ بن سعید باقشیر شافعی، شیخ علی بن محمد ایوبی شافعی، علامہ سید علی بن عمر بصری نقشبندی، شیخ علی بن ابوبکر جمال مصری، شیخ علی بن احمد عمری انصاری شافعی، شیخ علی بن محمد واطی مالکی (متوفی ۱۰۷۹ھ/ ۱۶۶۸ء)، شیخ عیسیٰ بن محمد ثعالبی مالکی، شیخہ سیدہ مبارکہ طبری، شیخ محمد علی بخاری حنفی، شیخ محمد بن محمد بخشی بکفالونی حلبی شافعی (متوفی ۱۰۹۸ھ/ ۱۶۸۷ء)، شیخ محمد بن محمد بن سلیمان رودانی مغربی مالکی، علامہ سید محمد بن سہل تریمی، علامہ سید محمد بن ابوبکر

شلی حسینی تریمی شافعی، شیخ محمد عاشور مغربی، شیخ محمد علی علان صدیقی شافعی، شیخ محمد عبدالعظیم سوروی حنفی (متوفی ۱۰۶۱ھ/ ۱۶۵۱ء)، شیخ یحییٰ بن احمد طبری شافعی (متوفی ۱۱۳۷ھ/ ۱۷۲۵ء)، رحمۃ تعالیٰ علیہم اجمعین۔[۱۶۶]

واضح رہے کہ عربی زبان میں خبایا الزوایا نام کی متعدد کتب ہیں، جیسا کہ خود شیخ حسن عجیمی کے استاد شہاب الدین احمد خفاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''خبایا الزوایا بما فی الرجال من البقایا'' تصنیف کی اور اس میں معاصرین کے حالات قلم بند کیے[۱۶۷] اور ان سے پہلے شیخ بدر الدین محمد زرکشی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۷۹۴ھ/۱۳۹۲ء) نے فقہ شافعی کے موضوع پر خبایا الزوایا تصنیف کی اور یہی دار الکتب علمیہ بیروت نے شائع کی۔[۱۶۸]

31 رسالة............ فی احکام اللحیة و ما یتلعق بها، داڑھی اور اس سے متعلقہ مسائل کا بیان۔[۱۶۹]

32 رساله تتعلق بقوله تعالیٰ ''ان الله سمیع بصیر'' قرآن مجید کے پارہ سترہ، سورۃ الحج کی آیت اکسٹھ کی تفسیر۔[۱۷۰]

33 رسالة فی التوبة و ما یتعلق بها، توبہ کا بیان۔[۱۷۱]

34 رسالة فی الزایرجة۔[۱۷۲]

35 رسالة فی علم الفرائض۔[۱۷۳]

36 رسالة فی علم الفلک

37 رسالة فی علم الفلک

38 رسالة فی علم الفلک، اس موضوع پر تین رسائل تصنیف کیے[۱۷۴] جن میں سے ایک کا مخطوط مکتبہ ابن عباس طائف میں زیر نمبر ۲۶/ ۷ موجود ہے۔[۱۷۵]

39 رسالة فى الكلام على قوله تعالىٰ "یمحو اللّٰه ما یشاء" قرآن مجید کے پارہ تیرہ، سورۃ الرعد کی آیت انتالیس کی تفسیر۔[۱۷۶]

40 رسالة فى معرفة طرق الصوفية، صوفیاء کرام کے ان چالیس سلاسل کا مفصل تعارف، جن میں مصنف نے مختلف مشائخ سے اخذ کیا۔ اس کتاب کو اہل ذوق بالخصوص عرب دنیا کے مغربی ممالک میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ نے اسے ۱۴۔ ذوالحجہ ۱۰۷۴ھ کو مکمل کیا اور اسی ماہ کی انیس تاریخ کو اپنے استاد و دوست شیخ ابو سالم عیاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ارسال کی، جو مصر میں مقیم تھے۔ شیخ ابو سالم کے بقول اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں تقریباً ان تمام سلاسل کا تعارف آگیا ہے، جو عالم اسلام میں رائج تھے اور اس طرز کی یک جا معلومات بہم پہنچانے والی کتاب اس سے قبل دیکھنے میں نہ آئی۔ چنانچہ شیخ ابو سالم نے اس کی تلخیص اپنے سفرنامہ میں شامل کی، جو اس کی دوسری جلد کے صفحات ۲۱۶ تا ۲۱۷ پر مطبوع ہے۔[۱۷۷]

پھر خاتم المحدثین والمسندین، حجۃ اللہ علی المتأخرین، شیخ محمد بن علی سنوسی الجزائری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء) نے اس کی تلخیص اپنی دو کتب "المنهل الروى الرائق فى اسانيد العلوم و اصول الطرائق" اور "السلسل المعين فى السلاسل الاربعين" میں درج کی، جن میں سے آخر الذکر کے دو مخطوطات، مستغانم الجزائر کے قریب واقع خانقاہ قیرات کے کتب خانہ میں اور دوسرا مکتبہ عامہ طنجہ مراکش میں محفوظ ہیں۔[۱۷۸]

شیخ حسن عجیمی کی اس تصنیف کی ایک اور تلخیص شیخ محمد بن مدنی کنون فاسی مراکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء) نے تیار کی، جس کا مخطوط "اختصار رسالة حسن بن على العجيمى المكى، فى الطرق الصوفية بالمشرق" کے نام سے مراکش کے شہر سلا میں واقع مکتبہ صبیحیہ میں زیر نمبر ۱۴۳۳ موجود ہے۔[۱۷۹]

فقیہ ہند مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے

مراکشی نژاد خلفیہ، صاحب فهرس الفهارس، علامہ سید محمد عبد الحی کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) نے اسے ایک انتہائی نفیس کتاب قرار دیا۔[۱۸۰]

41 رسالة فى المناسخات۔[۱۸۱]

42 رسالة متعلقة بالنياحة على الميت، میت پر واویلا وغیرہ افعال کرنے کے بارے میں۔[۱۸۲]

43 رفع الارتباك فى حكم الجنين و شرب الدخان، تمباکو نوشی وغیرہ کے بارے میں شرعی حکم۔[۱۸۳]

44 رفع الاشتباه عن عبارة وقعت فى الاشباه، الاشباه و النظائر کی ایک عبارت کی توضیح و تشریح۔[۱۸۴]

45 السيف المسلول فى جهاد اعداء الرسول صلى الله تعالىٰ عليه و سلم، مقام مصطفیٰ ﷺ کا بیان۔[۱۸۵]

46 الفتح الغيبى فيما يتعلق بمنصب آل الشيبى، اس کے دو مخطوطات ریاض یونی ورسٹی میں زیر نمبر ۳۴۰/ تاریخ، ۳۴۱/ تاریخ موجود ہیں۔ اس کی تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۴۲ھ/۶۶۲ء) کو عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی اور اسے تم سے کوئی لینے کی جسارت نہیں کرے گا، مگر ظالم۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد نہ تھی، لہٰذا ان کی وفات پر یہ ان کے چچا زاد بھائی حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۵۹ھ/۶۷۹ء) کے سپرد ہوئی اور آج چودہ صدیاں گزرنے کو آئیں، انہی حضرت شیبہ کی نسل جو شیبی کہلاتی ہے، خانہ کعبہ کی خادم و کنجی بردار ہے اور یہ عمر کے لحاظ سے خاندان کے سب سے بڑے فرد کی تحویل میں رہتی ہے۔

شیخ حسن عجیمی کے دور میں شیبی خاندان کے جو بزرگ اس خدمت پر مامور تھے انہوں

نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس خدمت پر خاندان کا معمر ترین فرد ہی تعینات کیا جانا شرعاً ضروری ہے یا اس کا کوئی بھی فرد یہ اعزاز حاصل کرنے کا مجاز ہے؟ اس کے جواب میں آپ نے یہ کتاب تصنیف کی۔[۱۸۶]

47 الفرج بعد الشدة فی ان النصاری لا یسکنون بجدة، حجاز مقدس کے ساحلی شہر جدہ میں عیسائیوں کے قیام کی ممانعت پر۔[۱۸۷]

48 فریدة الجواهر، علم رمل کا بیان۔[۱۸۸]

49 الفلک المشحون، اہم فوائد کا عظیم مجموعہ، شیخ محمد طاہر سنبل مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا اختصار تیار کیا۔[۱۸۹]

50 قبر علی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه۔[۱۹۰]

51 کتاب فی التصوف۔[۱۹۱]

52 کشف اللثام بما اشتبه علی العوام۔[۱۹۲]

53 مظهر الروح بسر الروح، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ زیر نمبر ۱۳۸/ تصوف۔[۱۹۳]

54 معجم فی المناسخات۔[۱۹۴]

55 المناهل العذبة فی تحقیق مسائل الصلاة داخل الکعبة، مخطوط ریاض یونی ورسٹی زیر نمبر ۱۰۵۴، خیال ہے کہ یہ بخط مصنف ہے، جو آپ نے ۱۳ رجب ۱۱۰۹ھ کو مدینہ منورہ میں قلم بند کیا، سمت قبلہ کا بیان۔[۱۹۵]

56 منحة الباری فی اصلاح زلة القاری، ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لغزش کی اصلاح۔[۱۹۶]

57 نشر الروائح الندية فی سلاسل السادة الاحمدية، صوفیاء کے سلسلہ احمدیہ کا تعارف واسانید۔[۱۹۷]

58 نشر المعطار فی اسانید جملة من الاحزاب و الاذکار، محدثین وصوفیاء سے مروی تمام اوراد واذکار اور دعاؤں کی اسانید۔[۱۹۸]

59 النفع المسکی فی عمرة المکی، اہل مکہ کے عمرہ ادا کرنے کے مسائل۔[۱۹۹]

60 الورقات الوفية باحادیث اوراد الوظیفة الزروقية۔[۲۰۰]

بعض نے ثبت العجیمی، قطف الثمر، منتخب الاسانید نامی کتب کو بھی شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات قرار دیا ہے، لیکن محققین نے بخوبی واضح کیا ہے کہ یہ آپ کی تصانیف نہیں۔[۲۰۱]

علماء ہند سے تعلق

شیخ حسن عجیمی کے دور کا ہندوستان ایک اسلامی مملکت تھا اور اس پر مغل خاندان کی حکمرانی تھی، آپ کی ولادت کے ایام میں یہاں شاہ جہاں تخت نشین تھے، جن کا دور حکومت ۱۰۳۶ھ سے ۱۰۶۸ھ پر محیط تھا۔ پھر ان کے فرزند اورنگ زیب عالم گیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمان روا ہوئے، جو خود عالم دین، صوفی، زاہد و عابد نیز علماء و مشائخ کے خادم و قدر دان تھے۔ اورنگ زیب عالم گیر ۱۰۶۸ھ سے اپنی وفات ۱۱۱۸ھ تک تقریباً پچاس برس حکمران رہے اور یہ اسلامیان ہند کا سنہرا دور تھا اور انہی کے عہد کے آخری سالوں میں شیخ حسن عجیمی نے وفات پائی۔[۲۰۲]

عالم گیری عہد کے ہندوستان میں اسلامی علوم وعربی زبان کے فروغ اور ان کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی زندہ مثال فتاویٰ عالمگیریہ یا فتاویٰ ہندیہ کی شکل میں موجود اور کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ادھر مدینہ منورہ کے مرکزی کتب خانہ میں احادیث کی اہم ترین کتاب صحیح بخاری شریف کا ایک نسخہ زیر نمبر ۲۴۶ تا ۲۵۱/ مجموعہ محمودیہ آج بھی محفوظ ہے، جو طلائی حاشیہ کے ساتھ خوش خط و مکمل حالت میں پانچ سو تیس اوراق و چھ جلدوں میں ہے اور یہ ۱۰۷۹ھ کو

لاہور میں کتابت کیا گیا۔[۲۰۳]

خطہ ہند کے علماء و مشائخ کے ساتھ شیخ حسن عجیمی کا تعلق تین طرح سے استوار ہوا، اول یہ کہ خود شیخ حسن عجیمی نے یہاں کے اکابرین سے مختلف علوم اخذ کیے، دوم یہاں کے اہل علم حرمین شریفین حاضر ہوئے اور آپ کی شاگردی اختیار کی اور سوم یہ کہ بارہویں صدی ہجری کے اکابر علماء ہند جب حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ حسن عجیمی کے شاگردوں کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور تینوں نوعیت کے اس تعلق کی تفصیل یہ ہے:

سلسلہ چشتیہ کے مرشد خواجہ میر محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۷ء) جو لاہور میں پیدا ہوئے اور دہلی میں مزار واقع ہے، آپ شیخ پیر محمد جون پوری لکھنوی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۴ء) کے خلیفہ تھے، جن کی وفات کے بعد میر محمد شفیع حسینی عازم حجاز ہوئے، جہاں شیخ حسن عجیمی نے آپ سے مذکورہ سلسلہ میں خلافت پائی۔ نیز ہندسہ و ہیئت وغیرہ علوم اخذ کیے۔[۲۰۴]

عالم گیری عہد کے ہندوستان میں جن علماء و مشائخ کو علمی و روحانی کمال حاصل تھا، ان میں ایک اور اہم نام مولانا احمد المعروف بہ ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۳۰ھ/ ۱۷۱۸ء) کا ہے، آپ سلسلہ چشتیہ و قادریہ کے سجادہ نشین تھے، کئی بار اجمیر حاضری دی، عربی زبان میں آپ کی تصنیف، تفسیر احمدیہ مشہور و متداول ہے، نیز آپ کی دوسری تصنیف نور الانوار آج تک برصغیر کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے، جو آپ نے ۱۱۰۵ھ کو مدینہ منورہ میں تصنیف کی تھی۔ علاوہ ازیں آپ اورنگ عالم گیر سمیت مغل خاندان کی متعدد شخصیات کے استاد تھے۔ آپ طویل عرصہ لاہور مقیم رہے۔ ملا جیون دو بار تقریباً ۱۱۰۲ھ اور پھر ۱۱۱۲ھ کو حرمین شریفین حاضر ہوئے اور اس دوران شیخ حسن عجیمی نے آپ سے مختلف علوم اخذ کیے۔ شیخ حسن عجیمی کی وفات کے دنوں میں آپ حجاز مقدس میں موجود تھے، پھر واپس تشریف لائے اور دہلی میں وفات پائی، جہاں میر محمد شفیع حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احاطۂ

مزار میں دفن کیے گئے، پھر پچاس روز بعد آپ کا جسد خاکی وہاں سے آبائی گاؤں امیٹھی نزد لکھنؤ منتقل کیا گیا۔[۲۰۵]

صوبہ گجرات کے شہر احمد آباد کے مولانا عبد الملک بن عبد اللطیف عباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اس دور کے اہم عالم و محدث تھے، ان سے بھی شیخ حسن عجیمی نے اخذ کیا۔[۲۰۶]

اور خود شیخ عجیمی کے ہندی نژاد شاگردوں میں مولانا محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۵۰ء) اہم ہیں، جو سندھ کے گاؤں عادل پور میں پیدا ہوئے، علماء ٹھٹھہ سے تعلیم پائی، پھر مدینہ منورہ ہجرت کر گئے، وہاں شیخ حسن عجیمی وغیرہ علماء سے تعلیم پائی، بعد ازاں عرب و عجم کے لاتعداد علماء نے مولانا سندھی سے استفادہ اٹھایا تا آں کہ مدینہ منورہ میں ہی وفات پائی۔ حدیث، فقہ و تصوف پر چند تصانیف ہیں، جن میں سے الحکم الحدادیۃ کی شرح ''مواہب الحکم'' کا مخطوطہ دار الکتب مصریہ قاہرہ میں زیر نمبر ۲۴۶۸۵ب موجود ہے۔[۲۰۷]

اور مولانا ابو طیب محمد بن عبد القادر نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۹ھ/ ۱۷۳۶ء) جو سندھ میں پیدا ہوئے، مقامی علماء سے تعلیم پانے کے بعد مدینہ منورہ جا بسے، جہاں شیخ حسن عجیمی وغیرہ علماء سے اخذ کیا، پھر عرب و عجم کے اکابر علماء نے مولانا طیب سے تعلیم پائی، حتی کہ آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی، علم حدیث و فقہ میں چند تصانیف ہیں۔[۲۰۸]

شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے شاگرد کئی عشروں تک حجاز مقدس کے طبقۂ اول کے علماء میں شمار رہے اور اس دوران خطۂ ہند سے جو علماء کرام حجاز مقدس حاضر ہوئے ان میں سے متعدد نے علماء حجاز سے استفادہ اٹھایا۔ محدث سندھ مولانا محمد ہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۰ء) جو ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے اور عربی و سندھی وغیرہ زبانوں میں علوم قرآن، حدیث، فقہ، سیرت کے موضوعات پر کثیر التصانیف

عالم تھے۔ آپ حجاز مقدس پہنچے تو شیخ عجیمی کے شاگرد شیخ عبدالقادر بن ابوبکر صدیقی مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم پائی۔[۲۰۹]

محدث ہند شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) جب ۱۱۴۳ھ کو حجاز مقدس حاضر ہوئے اور وہاں دو سال مقیم رہ کر جن علماء سے تعلیم پائی ان میں سے پانچ شیخ حسن عجیمی کے شاگرد تھے، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

شیخ تاج الدین بن عبدالمحسن قلعی مکی حنفی، شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کورانی مدنی شافعی، شیخ سید عمر بن احمد عقیل سقاف حسینی مکی شافعی، شیخ محمد بن احمد عقیلہ مکی حنفی اور شیخ محمد وفد اللہ بن محمد بن سلیمان رودانی مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

یوں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی سند روایت محض ایک واسطہ اور پانچ طرق سے شیخ حسن عجیمی سے متصل ہوئی اور آج کے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش میں موجود مختلف مکاتب فکر کا شاید ہی کوئی عالم دین ہو جس کی سند روایت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے توسط سے شیخ حسن عجیمی سے متصل نہ ہو۔[۲۱۰]

علاوہ ازیں مسجد وزیر خان لاہور کے امام مولانا محمد حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حکیم محمد صدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۹ء) جو عالم اجل اور متعدد کتب کے مصنف تھے، جنہوں نے فیضی کے مقابلہ میں غیر منقوط کتاب "سلک الدرر لاکمل رسل اطھر" فیضی کے برعکس انتہائی مختصر وقت اور چند کتب کی مدد سے تصنیف کی، آپ ۱۱۷۰ھ کو حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ حسن عجیمی کے شاگرد شیخ یحییٰ بن صالح حباب مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم پائی اور علم حدیث میں سند روایت حاصل کی۔[۲۱۱]

اعتراف عظمت

ابوالاسرار شیخ حسن عجیمی نے ابھی زندگی کی پچیس بہاریں مکمل نہیں کی تھیں کہ اہل علم و فضل کے ہاں آپ کے فضائل و مناقب کا چرچا ہونے لگا، جو آج تک جاری ہے، جس کی

چند جھلکیاں یہاں پیش ہیں:

۞ مراکش کے عالم جلیل شیخ ابوسالم عبداللہ بن محمد عیاشی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو صوفیاء کے مشہور گھرانہ کے فرد اور سجادہ نشین تھے، آپ ۱۰۷۲ھ میں تیسری بار حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ حسن عجیمی نے ان سے سند روایت و اجازت طلب کی، جس پر شیخ ابوسالم نے آپ کی آرزو پوری کرتے ہوئے جواباً آپ سے بھی اجازت طلب فرمائی۔ اس پر شیخ حسن عجیمی نے بھی ان کی خواہش کا احترام کیا، یوں ان دونوں اکابرین نے ایک دوسرے کی شاگردی اختیار کی، جسے عربی میں تَدَبُّج کہتے ہیں، جس کا معنی باہم سر تسلیم خم کرنا ہیں۔ اس واقعہ سے جہاں ان علماء و صوفیاء کے مزاج میں تواضع و انکسار اور دوسروں کی عظمت کے اعتراف کے جذبہ کا پتا چلتا ہے وہاں یہ بھی عیاں ہے کہ وہ حصول اسناد و برکت اور متعدد طرق سے رسول اللہ ﷺ تک اتصال کے کس قدر مشتاق تھے۔

شیخ ابوسالم نے اس سفر حجاز کی روداد "ماء الموائد" کے نام سے کتابی صورت میں مرتب کی تو اس میں علماء حرمین شریفین کا ذکر کرتے ہوئے شیخ حسن عجیمی کے لئے سب سے زیادہ تعریفی کلمات لکھے اور آپ کے علمی مقام کا ذکر کیا۔ یہ سفر نامہ ۱۳۱۶ھ میں فاس اور پھر ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۷ء میں رباط مراکش سے دو جلدوں میں شائع ہوا، جس کی دوسری جلد کے صفحات ۲۱۲ سے ۲۲۵ تک شیخ حسن عجیمی کا تذکرہ ہے اور ۱۹۷۷ء میں ہی اس سفر نامہ کی تلخیص ماہنامہ العرب ریاض میں شائع کی گئی، جس میں شیخ حسن عجیمی کا ذکر دو سطور تک مختصر کر دیا گیا۔[۲۱۲]

۞ بارہویں صدی ہجری کے علماء کے سرتاج شیخ عبدالغنی نابلسی دمشقی حنفی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حرمین شریفین حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی شیخ حسن عجیمی کے علم و فضل کا اعتراف کیا اور دونوں بزرگوں نے باہم اسناد روایت و اجازت کا تبادلہ کیا۔

۞ شیخ حسن عجیمی کے استاد علامہ سید محمد بن ابوبکر شلی حسینی تریمی مکی شافعی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے گیارہویں صدی ہجری کی مشہور شخصیات کے حالات پر کتاب ''عقد الجواهر و الدرر فی تاریخ القرن الحادی عشر'' تصنیف کرنا شروع کی تو اپنے وطن تریم حضرموت سے ایک قاصد بطور خاص مکہ مکرمہ بھیج کر شیخ حسن عجیمی سے ان کے حالات طلب کر کے شامل کتاب کیے، جو اس میں مکہ مکرمہ کی کسی زندہ شخصیت کا واحد تذکرہ تھا۔ شیخ عجیمی استاد کے ہاتھوں حاصل ہونے والے اس اعزاز پر فخر کیا کرتے۔ عقد الجواهر تاحال شائع نہیں ہوئی اور اس کا مخطوط مکتبہ عارف حکمت مدینہ منورہ میں زیر نمبر ۱۴۵/۴۵۳ تاریخ محفوظ ہے۔[۲۱۳]

✪ شیخ عجیمی کے ایک شاگرد مؤرخ مکہ شیخ مصطفیٰ بن فتح اللہ حموی مصری مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گیارہویں صدی ہجری کے مشاہیر کے حالات وخدمات پر تین ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب ''فوائد الارتحال و نتائج السفر فی تراجم فضلاء القرن الحادی عشر'' تصنیف کی تو اس میں آپ کے حالات بھی شامل کیے اور غالبًا یہ کتاب شیخ حسن عجیمی کی زندگی میں لکھی گئی۔

فوائد الارتحال تاحال شائع نہیں ہوئی اور اس کے تین مخطوطات دار الکتب مصریہ قاہرہ، مکتبہ علی امیری استنبول، ذخیرہ حمد الجاسر ریاض میں محفوظ ہیں۔ آخر الذکر کا تعارف ماہ نامہ العرب میں شائع ہوا۔ نیز مفتی شافعیہ مدینہ منورہ علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۴ء) نے اس کی تلخیص بنام ''التقاط الزهر من نتائج الرحلة و السفر'' تیار کی، جس کا مخطوطات ۳۱۳ صفحات پر مشتمل دار الکتب مصریہ قاہرہ میں واقع ذخیرہ تیموریہ میں موجود ہے۔[۲۱۴]

✪ آپ کے دوسرے شاگرد شیخ بدر الدین خوج مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حرمین شریفین کے فضلاء کے حالات پر کتاب ''زهر الخمائل فی ذکر من فی الحرمین من اهل الفضائل'' تصنیف کی تو اس میں آپ کے احوال و

فضائل بھی درج کیے۔[۲۱۵]

✪ آپ کے تیسرے شاگرد شیخ تاج الدین دھان مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی اسانید ومرویات کو جمع کر کے ''کفایة المتطلع لما ظهر و خفی'' کے نام سے کتابی شکل دی، جو دو جلدوں اور چار ابواب پر مشتمل ہے، لیکن تاحال شائع نہیں ہوئی۔ اس کے تین مخطوطات مکتبہ حرم مکی میں زیر نمبر ۷۹۶، ۷۹۷، ذخیرہ ہشام عجیمی مکہ مکرمہ، مکتبہ عامہ رباط مراکش میں زیر نمبر ۱۰۹۸/ کتانی، محفوظ ہیں۔[۲۱۶]

✪ آپ کے چوتھے شاگرد شیخ محمد بن احمد عقیلہ مکی حنفی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائے دنیا سے اپنے دور تک کے مشہور انبیاء ورسل علیہم السلام، خلفاء وملوک، سلاطین اور مشہور علماء کے حالات ومناقب پر کتاب ''نسخة الوجود فی الاخبار عن حال الوجود'' تصنیف کی تو اس میں آپ کے بارے میں یوں رقم طراز ہوئے:

> ''الشیخ رئیس العلماء و استاذ الفضلاء العلامة الفهامة الفقیه الصوفی حسن العجیمی المکی ذہانت، معاملہ فہمی، حاضر دماغ اور فی البدیہہ جواب میں اللہ تعالیٰ کی نشانی تھے۔ میں نے آپ سے زیادہ فصیح و بلیغ عبارت لکھنے اور بیان کرنے والا دوسرا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کے الفاظ موتیوں کی طرح آپس میں جڑے ہوئے ہوتے۔ آپ علم تفسیر اور قرآن مجید کے معانی بیان کرنے پر کمال قدرت رکھتے تھے اور حقائق ودقائق کی تفہیم میں مہارت تامہ حاصل تھی، نیز علوم اسناد کے سمجھنے میں تو آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آپ نے احادیث کی کتب صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری طلباء کو روایت ودرایت کے ساتھ بارہا پڑھائیں۔ آپ ابن عربی کی الفتوحات المکیة و الفصوص الحکم نیز صدر الدین قونوی کی مفاتیح الغیب کی مشکل عبارات کو حل کرنے کے خاص ماہر تھے۔ آپ بکثرت ذکر اللہ کرنے والے بالخصوص مغرب وعشاء

کے درمیان اور پھر رات کے آخری حصہ میں قیام وتہجد ادا کرتے ۔ بے شک آپ مکہ مکرمہ میں علم وفضل کا منار تھے''۔[۲۱۷]

نسخة الوجود ابھی تک غیر مطبوع ہے اور اس کا مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ میں زیر نمبر ۸۲/ تصوف موجود ہے۔ اس کا سن تکمیل تصنیف ۱۱۲۳ھ ہے۔[۲۱۸]

✿ طبقات علماء احناف پر اردو میں عظیم کتاب کے مصنف مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''شیخ حسن عجیمی مکی شیوخ حدیث میں سے، فقیہ، فاضل، محدث کامل، جامع فنون علم اور فصاحت وحفظ اور جودت فہم میں فائق اقران تھے''۔[۲۱۹]

✿ مولانا احمد رضا خان بریلوی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا:

''العالم الشهير و العلامة الكبير صاحب تصانيف الغرر و التاليف الزهر الابهر من الدر حضرة الشيخ الاجل مولانا حسن بن على العجيمى المكى قدس سره الملكى''۔[۲۲۰]

✿ مکہ مکرمہ کے عالم جلیل مؤرخ حجاز وفاضل بریلوی کے خلیفہ علامہ سید احمد بن محمد حضراوی ہاشمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) نے بارہویں و تیرہویں صدی ہجری کے مشاہیر کے حالات پر کتاب لکھی تو اس میں آپ کے ذکر کا آغاز ان الفاظ سے کیا:

''جليل المقام، العالم النبيل، عمدة العلماء الاعلام، و قدوة فضلاء الاسلام، العلامة الفهامة، صدر العين، كان آية فى الذكاء و الفهم''۔[۲۲۱]

✿ جسٹس مکہ مکرمہ ومسجد حرم کے شیخ الخطباء والائمۃ وفاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ عبد اللہ بن احمد ابو الخیر مرداد شہید حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء) نے

دسویں سے چودہویں صدی ہجری تک کے علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر کتاب لکھی تو اس میں آپ کا ذکر یوں کیا:

''ابو البقاء و ابو الاسرار الامام الكبير الشهير شيخ الشيوخ محدث الحجاز الرحلة العلامة النحرير المحقق المتفنن الورع الزاهد المسند القدوة''۔[۲۲۲]

✿ مراکش کے محدث کبیر ومحقق ومؤرخ نیز فاضل بریلوی کے خلیفہ علامہ سید محمد عبد الحی کتانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) اسانید ومرویات پر اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں لکھتے ہیں:[۲۲۳]

''ابو الاسرار حسن بن على بن محمد بن عمر العجيمى المكى الدار، مسند الحجاز على الحقيقة لا المجاز، الفقيه الصوفى المحدث العارف، احد من رفع الله به منار الحديث و الروايةفى القرن الحادى عشر و اول الثانى [۲۲۴]مسند مكة و الحجاز و صوفية''۔[۲۲۵]

✿ سعودی حکومت کی طرف سے شاہ فیصل ایوارڈ یافتہ وسعودی مجلس شوریٰ کے رکن نیز شاہ فیصل ریسرچ سنٹر ریاض کے موجودہ سربراہ ڈاکٹر یحییٰ محمود ساعاتی مکی نے لکھا:

''شرف الدين ابو الاخلاص و ابو البقاء و ابو الاسرار الحنفى المكى''۔[۲۲۶]

✿ موجودہ پاکستان کی تیسری بڑی سیاسی جماعت ''متحدہ مجلس عمل'' کے سربراہ اور ورلڈ اسلامک مشن کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی حفظہ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی مبلغ اسلام مولانا محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) جو مختلف اسلامی علوم وصوفیاء کرام کے متعدد سلاسل میں فاضل بریلوی وغیرہ اکابرین سے مجاز

تھے[۲۲۷] آپ نے اپنے خلفاء وشاگردوں کو اجازت کے لیے جو مختصر سند مرتب کی، اس میں قارئین کو اپنی مسلسلات ومرویات کی مزید تفصیلات جاننے کے لئے مولانا عبدالعلیم صدیقی نے جن اہم کتب کی طرف رجوع کرنے کو کہا، ان میں شیخ حسن عجیمی کی تصنیف ''نشر الروائح الندیة'' شامل ہے''۔[۲۲۸]

وفات

اپنے دور کے عظیم فرد، محدث، مفسر، فقیہ حنفی، مسند زماں، مدرس حرمین شریفین، مصلح، عالم اسلام کے سو سے زائد علماء وصوفیاء کے شاگرد، عارف کامل، استاذ الاساتذہ، ساٹھ سے زائد کتب کے مصنف شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آخر عمر میں کسی طویل مرض یا نقاہت میں مبتلا نہیں ہوئے، یہ دوشوال کا دن تھا اور آپ طائف میں مزار سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں صحیح بخاری شریف کا درس دے رہے تھے اور عجیب اتفاق یہ ہوا کہ آپ نے باب دخول الجنة پر درس کا اختتام کیا۔ اسی روز آپ کی طبیعت قدرے بوجھل ہوئی اور اگلے روز ۳ شوال المکرّم ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۲ء کو بعد نماز جمعہ آپ نے وفات پائی اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے احاطۂ مزار میں قبر نصیب ہوئی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[۲۲۹]

5...... شیخ محمد بن حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۵۶ھ)

شیخ محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر پلے بڑھے اور تعلیم پائی۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد گرامی سب سے اہم ہیں۔ پھر آپ میدان علم کے شہسوار ہوئے اور آپ کو مسجد حرم میں تدریس کی اجازت مل گئی۔ جہاں آپ نے اپنے جلیل القدر والد کی نشست سنبھالی اور ان کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے۔ آپ مخلوق خدا کے لیے نفع بخش نیز اپنے دور کے بے مثل عالم اور بارہویں صدی ہجری کے مشاہیر میں سے ہوئے۔ آپ نے ۸ ربیع الثانی ۱۱۵۶ھ/۱۷۴۳ء کو مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی اور قبرستان

المعلی میں قبر بنی۔[۲۳۰]

تلامذہ

شیخ محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مکہ مکرمہ نیز وہاں وارد ہونے والے طالبان نے علم حاصل کیا، جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- علامہ سید علی بن حسن برزنجی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ولادت ۱۱۳۳ھ/۱۷۲۱ء) مدینہ منورہ کے عالم وشاعر جنہوں نے جشن میلاد النبی ﷺ پر اپنے بھائی واستاد علامہ سید جعفر برزنجی کی مشہور زمانہ تصنیف مولد برزنجی کو منظوم کیا۔[۲۳۱]
- شیخ حسین بن عبدالشکور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، طائف کے علمی گھرانہ کے فرد۔[۲۳۲]
- شیخ احمد بن عبدالرحمٰن شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[۲۳۳]
- شیخ احمد بن حسن بن نعمت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مصر کے شہر رشید کے باشندہ۔[۲۳۴]
- شیخ احمد بن عبدالعزیز ہلالی سجلماسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء)، مراکش کے مشہور عالم وصوفی کامل، فقیہ، شاعر، سیاح، جامع المنقول والمعقول، صاحب تصانیف۔[۲۳۵]
- شیخ احمد بن عبداللہ عربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۸ھ/۱۷۶۴ء) مراکش کے محدث، حافظ، فقیہ، سیاح، شاعر، صاحب تصانیف، ۱۱۴۰ھ کو حرمین شریفین حاضر ہوئے تو جن علماء سے اخذ کیا ان میں شیخ محمد عجیمی شامل ہیں۔ آپ کو معاصرین نے ''خاتمة علماء المغرب'' کے لقب سے یاد کیا اور علم حدیث میں آپ کی سند عرب دنیا کے مغربی ممالک میں اعلیٰ ترین تسلیم کی گئی۔ آپ رباط میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی اور خانقاہ مولائی ابراہیم کے احاطہ میں دفن ہوئے۔[۲۳۶]

۞ شیخ احمد بن محمد ابن قاطن صنعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۹ھ/ ۱۷۸۵ء) یمن کے محدث اعظم، مؤرخ، مسند، قاضی، صاحب تصانیف۔[۲۳۷]

تصنیفات

شیخ محمد بن حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تصنیفات یادگار چھوڑیں، ان کے بارے میں جو معلومات سامنے آئیں، وہ حسب ذیل ہیں:

1 **ثبت العجیمی**، اپنے والد کی اسانید کو اس میں جمع کیا۔ مخطوط دار الکتب مصریہ قاہرہ زیر نمبر ۳/۱۷۳ تیموریہ۔[۲۳۸]

2 **سند العجیمی**، اپنے والد کی سند بالاحادیث المسلسلات کو اس میں مرتب کر کے آپ نے شیخ احمد بن حسین بن نعمت اللہ کو اجازت عطا کی۔ مخطوط دار الکتب مصریہ قاہرہ زیر نمبر ۳۴۵، جس کے آخر میں شیخ محمد عجیمی کی اپنی تحریر اور مہر ثبت ہے۔[۲۳۹]

3 **قطع الجدال فی احکام الاستقبال**، مسجد حرم میں نماز باجماعت کی ادائیگی میں سمت قبلہ کی تحقیق، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ زیر نمبر ۶/۱/ مجامیع، بقلم شیخ جعفر لبنی مکی حنفی سن کتابت ۱۳۰۷ھ سن تصنیف ۱۱۵۰ھ، حال ہی میں بیروت سے دو ایڈیشن شائع ہوئے۔[۲۴۰]

6...... شیخ ابوالفتح بن محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تیرھویں صدی ہجری)

شیخ ابوالفتح بن محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء سے تعلیم پائی۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد اہم ہیں، جن سے آپ نے اپنے جلیل القدر دادا کے جملہ علوم اخذ کیے۔ شیخ ابوالفتح اس شہر مقدس کے مشہور علماء میں شمار ہوئے، جنہوں نے عدل و احکام کی تاریخ رقم کی۔ آپ علم فقہ کی مہارت میں بے نظیر تھے۔

آپ کے شاگردوں میں عالم جلیل خاتمۃ المحققین عارف باللہ صاحب کرامات شیخ عمر بن عبد الکریم بن عبد الرسول مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء) جیسی شخصیات شامل ہیں[۲۴۱] شیخ ابوالفتح نے اوائل تیرھویں صدی ہجری کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور

المعلیٰ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی نسل آگے نہیں بڑھی۔[۲۴۲]

7...... شیخ درویش بن محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تیرھویں صدی ہجری)

شیخ درویش بن محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی کے حالات تک راقم کی رسائی نہ ہو سکی۔ آپ کے بھائی شیخ ابوالفتح کے حالات کے ضمن میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔[۲۴۳]

8...... شیخ علی بن محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تیرھویں صدی ہجری)

شیخ علی بن محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی کے حالات پیش نظر کتب میں درج نہیں، آپ بھی شیخ ابوالفتح کے بھائی اور عالم و فاضل تھے۔[۲۴۴]

9...... شیخ ابوبکر بن محمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۶ھ)

شیخ ابوبکر بن محمد بن علی بن محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پر متعدد اکابر علماء کرام سے تعلیم پائی، جن میں مفتی مکہ مکرمہ و مسجد حرم کے امام و خطیب شیخ عبدالملک قلعی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ طاہر سنبل حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہم ہیں۔

شیخ ابوبکر نے چند کتب تصنیف کیں، جن میں علم نحو پر آپ کی کتاب جو "رسالۃ العجیمی" کے نام سے مشہور تھی، مکہ مکرمہ کے طلباء میں متداول رہی۔ آپ فقیہ العصر اور نحو کے امام نیز عام و خاص کے مرجع اور درس و تدریس میں ممتاز تھے۔ ۲ ربیع الاول ۱۲۳۶ھ/ ۱۸۲۰ء کو مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی اور المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔[۲۴۵]

10...... شیخ عبدالحفیظ بن درویش عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۶ھ)

شیخ عبدالحفیظ بن درویش بن محمد ابوالاسرار حسن عجیمی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہاں کے مشہور علماء سے تعلیم پائی نیز وہاں پر عالم اسلام سے حاضر ہونے والے اکابر علماء و مشائخ سے اخذ کیا۔

اساتذہ

۞ شیخ طاہر بن محمد سعید سنبل مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۱۸ھ/

۱۸۰۳ء)، فقیہ العصر، مدرس، شاعر، فقہ حنفی پر متعدد تصنیفات، صاحب فتاویٰ سنبلیہ، شیخ حسن عجیمی کی الفلک المشحون کو مختصر کیا۔[۲۴۶]

✡ شیخ عبدالملک بن عبدالمنعم بن تاج الدین قلعی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء)، مسجد حرم مکی کے امام وخطیب ومدرس نیز سینتیس برس تک مفتی مکہ مکرمہ کے منصب پر تعینات رہے۔ مذکورہ بالا دونوں علماء سے آپ نے اکثر علوم پڑھے۔[۲۴۷]

✡ شیخ صالح بن محمد فلانی فاروقی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۱۸ھ/۱۸۰۳ء) مدینہ منورہ کے اہم محدث، افریقی الاصل، مسند، صوفی، مدرس مسجد نبوی، صاحب قطف الثمر۔[۲۴۸]

✡ شیخ عبد القادر بن خلیل کدک زادہ رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ء)، محدث، مسند، سیاح، مسجد نبوی مدینہ منورہ کے خطیب، صاحب تصانیف۔[۲۴۹]

✡ شیخ محمد سعید بن محمد امین سفر حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء)، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، پھر مدینہ منورہ ہجرت کی، مدرس مسجد حرم مکی، مسجد نبوی کے امام وخطیب، صاحب تصانیف، نعت گو شاعر۔[۲۵۰]

✡ شیخ احمد بن محمد دردیر عدوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۶ء)، مصر کی مشہور علمی وروحانی شخصیت، فقیہ، شیخ العلوم، مجدد، صوفیاء کے سلسلہ خلوتیہ کے مرشد کبیر، صاحب تصانیف، جشن میلاد النبی ﷺ پر مشہور تصنیف۔[۲۵۱]

✡ شیخ محمد بن علی شنوانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۷ء) شیخ الازہر قاہرہ، صاحب تصانیف۔[۲۵۲]

✡ علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی بلگرامی حنفی قادری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء) ہندوستان کے قصبہ بلگرام نزد قنوج میں پیدا ہوئے اور زبید وحجاز

مقدس میں مقیم رہے، قاہرہ میں وفات پائی۔ محدث، مسند، فقیہ، صوفی، ماہر لغت، علم رجال وانساب کے ماہر، مجدد، صاحب تصانیف کثیرہ، احیاء العلوم کے شارح، صاحب تاج العروس، عثمانی خلیفہ عبدالحمید خان اول نے آپ سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔[۲۵۳]

✡ مولانا محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[۲۵۴]

✡ ڈاکٹر ھیلہ مقیم مکہ مکرمہ نے شیخ عبداللہ بن سالم بصری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ عبدالحفیظ عجیمی کے استاد قرار دیا[۲۵۵] لیکن یہ ممکن نہیں اس لیے کہ آپ شیخ عجیمی کی ولادت سے بھی قبل وفات پا چکے تھے۔

عملی زندگی

شیخ عبدالحفیظ عجیمی نے مروجہ تعلیمی مراحل طے کر لیے تو آپ مسجد حرم میں مدرس اور پھر امام وخطیب تعینات ہوئے۔ ۱۲۲۱ھ میں مکہ مکرمہ شہر کے نائب قاضی اور بعد ازاں قاضی کا منصب سنبھالا اور یہ تمام ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دیں۔ آپ عالم جلیل محقق ومدقق تھے اور علم فقہ میں اعلیٰ کمال کی بنا پر معاصرین میں ابوحنیفہ صغیر کے لقب سے جانے گئے۔ صاحب نشر النور نے آپ کے تفقہ کی چند مثالیں ذکر کی ہیں۔[۲۵۶]

علامہ سید احمد حضراوی لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیاء اللہ میں سے تھے، آپ کی کرامات کا احاطہ مشکل ہے۔ آپ کی کثرت عبادت نیز مسجد حرم میں بکثرت دروس پر کسی نے انکار نہیں کیا، آپ سے عام و خاص فیض یاب ہوئے۔ آپ بکثرت طواف کرنے والے نیز لطافت وعدل پسند شخصیت تھے۔ آپ کے شاگردوں میں بڑی فاضل وعارف کامل اور بے نظیر شخصیات شامل ہیں۔ آپ ۱۲۲۸ھ میں اپنے استاد شیخ عبدالملک قلعی کی وفات پر ان کی جگہ مفتی احناف بنائے گئے، نیز قاضی مکہ مکرمہ تھے اور ان دونوں مناصب پر اپنی وفات تک خدمات انجام دیتے رہے۔[۲۵۷]

تلامذہ

شیخ عبدالحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اہل مکہ اور وہاں حاضر ہونے والے لاتعداد طلباء نے تعلیم پائی نیز سند روایت و اجازت حاصل کی۔ ان میں سترہ مشاہیر علماء و مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۞ علامہ سید عبداللہ بن محمد محجوب میرغنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء)، شیخ عبدالحفیظ عجیمی کی وفات پر مفتی احناف مکہ مکرمہ کا منصب آپ کے سپرد ہوا، جس پر چھبیس برس خدمات انجام دیں، صوفیاء کا سلسلہ میرغنیّہ آپ سے منسوب ہے۔[۲۵۸]

۞ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۴ھ/ ۱۸۴۸ء)، مدرس مسجد حرم مکی، قاضی جدہ، شاعر، صاحب تصانیف، شیخ العلماء مکہ۔[۲۵۹]

۞ علامہ سید یحییٰ مؤذن بن محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء تقریباً) مسجد حرم مکی کے مؤذن و امام و خطیب و مدرس، شاعر، صاحب تصانیف عدیدہ، رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے مناقب پر ایک تصنیف، نور الایضاح کے محشی و شارح۔[۲۶۰]

۞ علامہ سید محمد بن علی سنوسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء)، محدث، تقریباً چالیس تصانیف، صوفیاء کا سلسلہ سنوسیہ آپ سے منسوب ہے، الجزائر کے مقام مستغانم میں پیدا ہوئے اور مسجد حرم مکی سے ملحق جبل ابوقبیس پر خانقاہ سنوسیہ قائم کی، پھر مسجد حرم نیز خانقاہ میں حلقہ درس منعقد کیا کرتے، جغبوب لیبیا میں وفات پائی۔[۲۶۱]

۞ شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ شمس الدین فتنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء)، مدرس مسجد حرم مکی، عالم باعمل، فقیہ۔[۲۶۲]

۞ شیخ عبدالمنعم بن سلیمان قاضی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۶ء)، مسجد حرم مکی کے امام نیز درمختار وغیرہ کتب کے مدرس۔[۲۶۳]

۞ شیخ محمد صالح بن سلیمان مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء)، مسجد حرم مکی کے امام و مدرس، معمر، سیاح، گورنر مکہ مکرمہ سید یحییٰ بن سرور حسنی (متوفی ۱۲۵۲ھ) کے امام خاص۔[۲۶۴]

۞ شیخ محمد بن جی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء تقریباً)، مدرس مسجد حرم مکی، فقیہ، شاعر و ادیب۔[۲۶۵]

۞ شیخ یحییٰ بن عباس بن محمد صدیق مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء)، حافظ، قرأت سبعہ کے قاری، ذہین و فطین۔[۲۶۶]

۞ شیخ محمد بن خضر شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء تقریباً)، بصرہ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں تعلیم پائی، محدث، فقیہ، ادیب، مدرس مسجد حرم۔[۲۶۷]

۞ شیخ سلیمان بن شوبری جداوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مسجد نبوی مدینہ منورہ کے امام و خطیب۔[۲۶۸]

۞ شیخ حمودہ بن عطیہ سندھی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء)، فقیہ، مسجد حرم کے امام و خطیب و مدرس، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔[۲۶۹]

۞ شیخ صلاح بن عطیہ سندھی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء)، مسجد حرم کے امام و مدرس، مکہ مکرمہ میں ہی ولادت و وفات ہوئی۔[۲۷۰]

۞ شاہ اسحاق دہلوی مہاجر مکی (متوفی ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۶ء)، شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسہ، ۱۲۴۰ھ کو حج پر گئے اور واپس ہندوستان آئے، پھر سولہ برس بعد ۱۲۵۸ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے، وہیں پر وفات پائی، مسائل اربعین

کے مصنف۔[۲۷۱]

- شیخ عربی بن محمد دنتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء)، مراکش کے شہر فاس کے مسند، سیاح، صاحب تصانیف۔[۲۷۲]
- شیخ محمد صالح رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء)، سمرقند میں پیدا ہوئے، بخارا میں تعلیم پائی، ہندوستان آئے، اورنگ آباد کے مفتی رہے، مدینہ منورہ میں وفات پائی، محدث، مسند، صوفی، مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ''اللوائح'' کا فارسی سے عربی ترجمہ کیا، جس کا مخطوط مکتبہ عامہ رباط مراکش میں زیر نمبر ۴۳/۱۰/ک موجود ہے۔[۲۷۳]
- مولانا محمد حیدر بن ملا مبین لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۶ھ/ ۱۸۴۰ء)، لکھنؤ میں پیدا ہوئے، ۱۲۴۰ھ کو حج وزیارت کے لیے گئے اور مسجد حرم مکی میں نماز تراویح کی امامت فرمائی، حیدر آباد دکن میں وفات پائی، چند درسی کتب پر حواشی لکھے۔[۲۷۴]

تصنیفات

شیخ عبد الحفیظ عجیمی کی پانچ تصانیف کا علم ہوسکا، جو یہ ہیں:

1......**رسالة فی جواز التوسد علی اللحاف الحریر**، ریشمی لحاف کے استعمال کا جواز۔[۲۷۵]

2......**رسالة فی جواز فعل الانسان الاستخارة لغیره**، دوسروں کے لیے استخارہ کرنے کے جواز پر، مع تقریظات شیخ محمد صالح رئیس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی شیخ محمد بنانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، علامہ سید علی بیتی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء میں زندہ)۔[۲۷۶]

3......**سند حدیث مصافحة**، مخطوط مکتبہ عبد العزیز مدینہ منورہ، زیر نمبر ۱۲/۲/

قازانیہ بخط مصنف، سن تحریر ۱۲۴۱ھ، مکتبہ حرم مکی زیر نمبر ۱۰۱۶، دار الکتب مصریہ قاہرہ، زیر نمبر ۴۰۶/ مصطلح الحدیث۔[۲۷۷]

4......**شرح علی لباب اللباب فی المناسک**، ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس تصنیف پر شیخ طاہر سنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح لکھنا شروع کی، جب آپ باب الاحرام کی عبارت ''ثم یتوجه الی عرفات'' پر پہنچے تو وفات پائی، اس پر آپ کے شاگرد شیخ عبد الحفیظ عجیمی نے یہیں سے شرح آگے بڑھائی اور جب باب ''الحج عن الغیر'' تک پہنچے تو آپ نے بھی وفات پائی، یوں یہ شرح نامکمل رہی۔[۲۷۸]

5......**فتاویٰ العجیمیة** ایک ضخیم جلد پر مشتمل۔[۲۷۹]

تین اہم واقعات

شیخ عبد الحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور کے جزیرہ عرب کی تاریخ بہت اہمیت رکھتی ہے، اس دوران تین ایسے واقعات پیش آئے جن کے اثرات پوری اسلامی دنیا تک پہنچے اور ان کا تسلسل دور حاضر تک باقی ہے اور علماء مکہ مکرمہ کا ان واقعات سے گہرا تعلق رہا ہے، لہٰذا طوالت سے قطع نظر یہاں ان کا تذکرہ ضروری معلوم ہوا، واقعات یہ ہیں:

- حجاز مقدس سے ملحق علاقہ نجد میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نے وہابیت کی بنیاد رکھی۔
- نجد کے ایک گاؤں درعیہ کے حکمران خاندان ال سعود نے حجاز مقدس پر چڑھائی کی۔
- برصغیر پاک وہند سے سید احمد رائے بریلوی اور شاہ اسمٰعیل دہلوی نے حجاز مقدس کا سفر اختیار کیا۔

پہلا واقعہ

مملکت سعودی عرب کے موجودہ دار الحکومت ریاض کے نواح میں باہم چند کلومیٹر کے فاصلہ پر درعیہ، عُیَینہ، حُرَیملا اور جُبَیلہ نامی دیہات واقع ہیں۔ شیخ محمد بن

عبدالوہاب ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء کو عُیَینَہ میں مذہب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر عمل پیرا علماء اہل سنت کے گھرانہ میں پیدا ہوئے اور عراق کے ساحلی شہر بصرہ میں قیام کے دوران شیخ ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء) کے افکار سے متاثر ہوئے [۲۸۰] پھر ان افکار کو زندہ کیا اور ان کی بعض تصنیفات اپنے ہاتھ سے نقل کیں، جو آج بھی برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہیں [۲۸۱] اور ان کا پرچار شروع کیا۔ آپ کے سوانح نگار خیر الدین زرِکلی (متوفی ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) کے بقول [۲۸۲] شیخ محمد بن عبدالوہاب نے ۱۱۴۳ھ/۱۷۳۰ء میں دعوت کا آغاز کیا [۲۸۳] جب کہ آپ کی عمر اٹھائیس برس تھی۔

سعودی عرب کے موجودہ بادشاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود (پ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) کی خواہش واخراجات پر ۱۳۷۵ھ میں شیخ احمد عبدالغفور عطار (متوفی ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء) نے شیخ محمد بن عبدالوہاب کے حالات پر اولین مستقل کتاب تصنیف کی [۲۸۴] جسے وہاں کی حکومت کے علاوہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی نسل میں سے اہم سرکاری عہدیداران نیز رابطہ عالم اسلامی نے خرید کر بڑے پیمانہ پر مفت تقسیم کیا۔ اس کا اردو ترجمہ فیصل آباد کے محمد صادق خلیل نے کیا، جسے ابن سعود یونی ورسٹی ریاض نے شائع کر رکھا ہے۔

شیخ عطار لکھتے ہیں کہ اہل بصرہ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب کی باتوں کو سننے سے انکار کر دیا.........اور آپ سے مال ومتاع اور قیمتی کتابیں چھین لی گئیں اور مار پیٹ کر ننگے پاؤں، ننگے سر، گرمی کے موسم میں شہر سے باہر نکال دیا.........آپ نے وہاں سے حریملا کا رخ کیا، جہاں ان کے والد مقیم تھے.........حریملا میں دوران اقامت وہاں کے علماء اور شیخ کے درمیان سخت نوک جھوک ہوتی رہی۔ عوام کی اکثریت علماء کے مؤید تھے، جو شیخ کی دعوت کی مخالفت کر رہے تھے.........لیکن آپ کے والد جو حریملا کے قاضی تھے، ان کے احترام کا اثر تھا کہ باہمی مناقشت کے سلسلے میں ہاتھا پائی تک نوبت نہ آئی.........۱۱۵۳ھ میں آپ کے والد کے فوت ہونے سے.........دشمنوں نے موقع کو غنیمت جانا اور مخالفت

کو تیز کر دیا اور رات کی تاریکی میں شیخ کے قتل کی کوشش کی، جو ناکام ہوئی۔ اس پر شیخ نے علی الصباح حریملا چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور عیینہ پہنچے، جہاں کچھ عرصہ بعد شادی ہوئی۔ [۲۸۵]

عیینہ اور جبیلہ تقریباً جڑواں گاؤں ہیں اور یہ علاقہ وادئ حنیفہ و وادئ یمامہ کہلاتا ہے۔ اس جبیلہ میں مشہور مدعی نبوت مسیلمہ کذاب پیدا ہوا، جس نے ۱۰ھ میں ایک خط رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ روانہ کیا، جس میں نبوت کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اولین کام یہ کیا کہ ۱۲ھ میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ایک فوج مسیلمہ اور اس کے متبعین کی سرکوبی کے لئے وادئ یمامہ ارسال کی، جہاں جبیلہ کے مقام پر گھمسان کی جنگ ہوئی اور مسیلمہ کذاب قتل ہوا نیز کم از کم بارہ سو مسلمان شہید ہوئے، جن میں ساڑھے چار سو صحابہ کرام تھے، جن کی قبریں جبیلہ میں ہی بنائی گئیں اور بقول زرِکلی ان قبور کے آثار آج تک موجود ہیں۔ [۲۸۶]

خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ [۲۸۷]

عطار لکھتے ہیں کہ جبیلہ میں ایک قبر زید بن خطاب کی طرف منسوب ہے، اس پر قبہ تعمیر ہے، بڑی کثرت کے ساتھ لوگ اس کی زیارت کے لئے جمع ہوتے، اعتکاف بیٹھتے، قبر کے قریب مٹی میں لیٹتے اور تبرکاً جسم کو قبر کے ساتھ چپکاتے ہیں.........شیخ محمد بن عبدالوہاب نے اپنے ہاتھوں سے اس قبہ کو اکھیڑنا شروع کیا، پھر ان کے رفقاء نے خانقاہ کو پیوند خاک کر دیا۔ [۲۸۸]

عیینہ کے اندر سلیمان بن شاس عنیزی جو بدوی قبائل کا رئیس تھا، اس نے تحریک کی مخالفت کرنا شروع کر دی، ان کی مخالفت کچھ معمولی نہ تھی، اس نے بنو تمیم کے سرداروں کو جو عیینہ میں سکونت پذیر تھے، خبردار کیا کہ اگر تحریک کامیابی سے ہم کنار ہوگی تو اہل عیینہ کو شدید

خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ محمد بن عبد الوہاب کو طاقت استعمال کرتے ہوئے شہر بدر کر دیا جائے..........تا آں کہ قرارداد پاس کی گئی کہ اس کو جبراً شہر سے نکال دیا جائے اور اگر انکار کرے تو اس کو ساتھیوں سمیت تہ تیغ کر دیا جائے۔ جمعہ کے روز عیینہ کی جامع مسجد میں مخالفین مسلح ہو کر آئے، تا کہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد محمد بن عبد الوہاب کے گھر پر حملہ کر دیا جائے اور اس سے نجات حاصل کر لی جائے۔ چنانچہ شیخ وہاں سے کوچ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے..........اور باہمی صلاح مشورہ کے بعد طے پایا کہ ایسے شہر کا قصد کیا جائے جہاں تحریک کے بار آور ہونے کے واضح امکانات موجود ہوں۔اس کے لئے درعیہ شہر کا انتخاب کیا گیا۔[۲۸۹]

شیخ محمد بن عبد الوہاب ۱۱۵۷ھ کو درعیہ میں داخل ہوئے، جہاں ال سعود خاندان کی حکمرانی تھی، انہوں نے وہابی تحریک کا بھر پور ساتھ دیا، جو آج تک جاری ہے۔ یہ مقام ان کا آخری مستقر ثابت ہوا، حتی کہ ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۲ء کو وہیں پر وفات پائی۔[۲۹۰]

درعیہ میں قدم جمانے کے بعد شیخ محمد بن عبد الوہاب نے مسلمانان عالم کے اکابرین کو خطوط ارسال کیے، جن کے ذریعے انہیں وہابیت اختیار کرنے کی دعوت دی۔ اسی سلسلہ میں اپنے ایک شاگرد شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ حصین (متوفی ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۲ء) کو خط دے کر ۱۱۸۵ھ اور پھر ۱۲۰۴ھ کو گورنر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کیا۔[۲۹۱]

ان ایام کے مکہ مکرمہ میں جن علماء کے علم و فضل کا طوطی بول رہا تھا، ان میں شیخ عبد الحفیظ عجیمی اور ان کے اساتذہ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ چنانچہ علماء مکہ مکرمہ نیز خطہ نجد اور دیگر مقامات کے علماء اہل سنت نے وہابی افکار کے تعاقب میں رسائل و کتب قلم بند کیے، نیز عقائد و معمولات اہل سنت کو واضح کیا۔ وہابیت کے آغاز سے شیخ عبد الحفیظ عجیمی کی وفات تک کے اس ابتدائی دور میں اس موضوع پر عربی میں جو کتب لکھی گئیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1 فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوهاب، شیخ احمد بن علی بصری قبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ۱۱۵۷ھ میں زندہ تھے، مخطوط

2 تهكم المقلدين فى مدعى تجديد الدين، شیخ محمد بن عبد الرحمٰن ابن عفالق احسائی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۰ء)، مخطوط مکتبہ عامہ برلن جرمنی، رائل یونی ورسٹی کوپن ہیگن جرمنی، برٹش میوزیم لندن۔

3 جواباً عن رسالة ابن معمر، شیخ ابن عفالق مخطوط مکتبہ عامہ برلن۔

4 رسالة و جهها الى عثمان بن معمر امير العيينة، شیخ ابن عفالق، مخطوط مکتبہ عامہ برلن۔[۲۹۲]

5 رسالة فى الرد على دعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب، شیخ عبد المحسن بن علی اشیقری حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۴ء)، نجد کے شہر شقرہ کے قریب واقع شیخ محمد بن عبد الوہاب کے آبائی گاؤں اشقیر کے باشندے، بصرہ کے قریب شہر زبیر کے مفتی۔[۲۹۳]

6 رد على دعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب، شیخ سیف بن احمد عتیقی سدیری حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۹ھ/۱۷۷۵ء)، نجد کے شہر مجمعہ کے قریب گاؤں حرمہ میں پیدا ہوئے اور احساء شہر میں وفات پائی، آپ نے رد وہابیت پر لکھی گئی دیگر علماء کی تحریروں کو جمع کیا، جو ایک ضخیم جلد پر مشتمل تھیں۔[۲۹۴]

7 مسائل و اجوبة و ردود على الخوارج، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ شیخ محمد بن سلیمان کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء)، شیخ محمد بن عبد الوہاب کے استاد، یہ ۱۳۵۷ھ کو مصر سے "قرآة العين فتاوى علماء الحرمين" نامی مجموعہ میں شائع ہوئی۔[۲۹۵]

8 الرد على من كفر المسلمين بسبب النذر لغير الله، شیخ

سلیمان بن عبدالوہاب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۱۰ھ/ ۱۷۹۵ء تقریباً)، شیخ محمد بن عبدالوہاب کے سگے بھائی، مخطوط مکتبہ اوقاف بغداد زیر نمبر ۶۸۰۵۔

9 الصواعق الالٰهية فی الرد علی الوهابية، شیخ سلیمان بن عبدالوہاب حنبلی، ۱۳۰۶ھ کو بمبئی اور پھر استنبول وقاہرہ سے بارہا شائع ہوئی۔

10 فصل الخطاب فی الرد علی محمد بن عبد الوهاب، شیخ سلیمان بن عبدالوہاب۔[۲۹۶]

11 الرسالة المرضية فی الرد علی الوهابية، شیخ محمد بن عبداللہ فیروز احسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۱۶ھ/ ۱۸۰۱ء)، مرشد کبیر، بصرہ میں وفات پائی، مولانا محمد حیات سندھی مدنی کے شاگرد، ۱۳۰۷ھ میں بمبئی سے شائع ہوئی۔[۲۹۷]

12 الانتصار للاولياء الابرار، شیخ طاہر سنبل مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، یمن کے عالم وصوفی شیخ علوی بن احمد حداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزار سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت کے لئے طائف گئے تو وہاں مکہ مکرمہ سے آئے ہوئے شیخ طاہر سنبل سے ملاقات ہوئی، جنہوں نے شیخ حداد کو خود بتایا کہ میں نے یہ کتاب طائفہ وہابیہ کے رد میں تصنیف کی۔[۲۹۸]

13 رسالة فی الرد علی الوهابية، شیخ عمر بن قاسم محجوب تیونسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۲ھ/ ۱۸۰۷ء)، مطبوعہ تیونس ۱۳۲۷ھ۔[۲۹۹]

14 السيف الهندی فی ابانة طريق الشيخ النجدی، شیخ عبداللہ بن عیسی کوکبانی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۴ھ/ ۱۸۰۹ء)۔[۳۰۰]

15 الرد علی بعض المبتدعين من الطائفة الوهابية، شیخ محمد بن عبدالمجید کیران فاسی مراکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۱۲ء)، مطبوعہ مصر ۱۳۲۷ھ۔[۳۰۱]

16 مصباح الانام و جلاء الظلام فی رد شبه البدعی النجدی التی اضل بها العوام، شیخ علوی بن احمد حداد حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۷ء) ۱۳۲۵ھ کو مصر اور پھر استنبول سے شائع ہوئی۔[۳۰۲]

17 رسالة فی الرد علی الوهابية، مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ وشارح صحیح بخاری شیخ محمد بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۲۹ء) سن تصنیف ۱۲۱۶ھ۔[۳۰۳]

استنبول میں واقع مسجد سلطان احمد کے خطیب علامہ سید محمد عطاء اللہ عنابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح لکھی، جس کا مخطوط بوسنیا کے شہر سرائیو میں قائم مکتبہ خسرو بیگ میں بعنوان "شرح رسالة البنانی فی الرد علی الوهابية" موجود ہے۔[۳۰۴]

18 المنح الالهية فی طمس الضلالة الوهابية، ابوالفداء اسماعیل تمیمی تیونسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء)، شیخ عمر محجوب کے شاگرد، سن تصنیف ۱۲۲۵ھ، مطبوعہ تیونس۔[۳۰۵]

19 رسالة فی تقبيل الصحابة رضی الله عنهم يد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم و راسه الشريف و حكم التقبيل عامة، مولانا محمد عابد سندھی مدنی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء)، سن تصنیف ۱۲۲۴ھ، مخطوط مکتبہ عبدالعزیز مدینہ منورہ زیر نمبر ۳۰/ شلبی/ مجموع، مکتبہ عامہ رباط زیر نمبر ۱۱۴۳/ کتانی/ مجموع[۳۰۶]۔

20 رسالة فی التوسل و انواعه و احكامه، مولانا محمد عابد سندھی مدنی، مخطوط مکتبہ عامہ رباط مراکش زیر نمبر ۱۱۴۳/ کتانی/ مجموع۔

21 رسالة فی كرامات الاولياء و التصديق بها، مولانا عابد سندھی، سن تصنیف ۱۲۲۴ھ، مخطوط مکتبہ عبدالعزیز مدینہ منورہ زیر نمبر ۳۰/ شلبی/ مجموع، مکتبہ عامہ رباط زیر نمبر ۱۱۴۳/ کتانی/ مجموع۔

22 شفاء قلب کل سؤول فی جواز مَن تسمی بعبد النبی و عبد الرسول، مولانا عابد سندھی، مخطوط دار الکتب مصریہ قاہرہ، زیر نمبر ۶۴۵/ فقہ/ تیموریہ بقلم شاگرد مصنف شیخ احمد بن عثمان خوجہ، سن کتابت ۱۲۴۷ھ بمقام مدینہ منورہ۔ [۳۰۷]

مذکورہ بالا کتب میں سے ایک شیخ طاہر سنبل کی تصنیف ہے، جو شیخ عبد الحفیظ عجیمی کے سب سے اہم استاد ہیں اور ایک شیخ محمد بنانی کی تصنیف ہے، جو آپ کے عزیز دوست نیز آپ کی ایک تصنیف کے مقرظ ہیں اور خود شیخ عجیمی نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا، آپ کی یہ تحریر غالباً ''قرۃ العین فتاویٰ علماء الحرمین'' میں مطبوع ہے، لیکن اس کتاب تک راقم کی رسائی نہ ہوسکی۔

دوسرا واقعہ

شیخ عبد الحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں پیش آنے والے دوسرے اہم واقعہ یعنی حجاز مقدس پر حاکم درعیہ کی چڑھائی کی صورت یوں ہوئی کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب جب درعیہ پہنچے تو وہاں ۱۱۳۹ھ/ ۱۷۲۶ء سے محمد بن سعود حکمران تھے [۳۰۸] عطار لکھتے ہیں کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب، محمد بن سعود کے معاون خصوصی تھے اور دل و جان سے ان کی امارت کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتے تھے اور ان کے ہاتھ پر امارت کی بیعت کر چکے تھے۔ جیسا کہ خلافت راشدہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ تھے اور کبار صحابہ ان کے مشیر اور معاون تھے۔ آپ امیر ابن سعود کے مشیر خصوصی اور جج تھے۔ عوام کے تنازعات کا فیصلہ فرماتے، سیاسی معاملات اور معاہدات کے نگران تھے......... ان دونوں کے نظریات کے درمیان ہر لحاظ سے مکمل یکسانیت تھی۔ آپ ابن سعود کی رہنمائی کرتے، سیاسی، معاشرتی، اجتماعی امور میں مفید مشوروں سے نوازتے۔ ابن سعود اپنے دور حکومت میں کوئی فیصلہ شیخ کے مشورہ کے بغیر سر انجام نہ دیتے۔ [۳۰۹]

ان دنوں محمد بن سعود کی حکمرانی محض درعیہ تک محدود تھی، پھر نواحی علاقوں ریاض، منفوحہ وغیرہ پر بزور قوت قبضہ کرلیا گیا اور یہ سلسلہ جاری تھا کہ حاکم درعیہ نے ۱۱۷۹ھ/ ۱۷۶۵ء میں وفات پائی، تو ان کے بیٹے عبد العزیز بن محمد ال سعود حکمران ہوئے، جن کی افواج نے جزیرہ عرب کے اکثر علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کیا، حتی کہ ان کی افواج نے کربلا عراق تک کے علاقوں کو پامال کیا [۳۱۰] اور بقول زرکلی امیر درعیہ محمد بن سعود اور ان کے بعد عبد العزیز بن محمد نے شیخ محمد بن عبد الوہاب کی ہر طرح سے مدد کی، حتی کہ ہر اس انسان کو قتل کیا جس نے ان کی مخالفت کی [۳۱۱] اور عطار لکھتے ہیں کہ عبد العزیز بن محمد ال سعود اور شیخ محمد بن عبد الوہاب دونوں میں باہم اتفاق تھا، وہ دو قالب یک جان تھے [۳۱۲] ان ہی کے عہد میں ابن عبد الوہاب نے وفات پائی۔

ان دنوں عرب دنیا کے اکثر علاقوں پر ترکی کے عثمانی خاندان کی حکمرانی صدیوں سے جاری تھی، ترکی کا شہر استنبول عثمانی حکومت کا دار الخلافہ تھا، جب کہ عرب دنیا میں سیاسی اعتبار نیز حکومتی امور چلانے کے لئے مکہ مکرمہ وقاہرہ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ ۱۲۰۲ھ میں خلیفہ عثمانی نے سید غالب بن مساعد حسنی (متوفی ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۶ء) کو مکہ مکرمہ کا نیا گورنر نامزد کیا [۳۱۳] اور انہی کے عہد میں ۱۲۰۵ھ کو جب کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کی زندگی کا آخری سال تھا، ال سعود کی افواج نے مکہ مکرمہ پر مسلح یلغار کی اور اس کے ارد گرد علاقوں پر قبضہ کرلیا، جس پر گورنر کے بھائی سید عبد العزیز بن مساعد کی قیادت میں حجازی افواج شہر سے باہر نکلیں اور یہ علاقے ان سے واپس حاصل کر لیے۔ لیکن یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ اگلے پندرہ برس تک حاکم درعیہ واہل مکہ کے درمیان جنگ جاری رہی، جس دوران فریقین کے درمیان چھوٹے بڑے پچپن خونیں معرکے برپا ہوئے، جن کی تفصیلات ''خلاصۃ الکلام'' میں درج ہیں۔ [۳۱۴]

اس وقت عرب دنیا میں عثمانی افواج کی سب سے بڑی قوت مصر میں تھی اور ۱۲۱۳ھ/

۱۷۹۸ء کو مکہ مکرمہ میں اطلاع پہنچی کہ نپولین بونا پارٹ کی فرانسیسی افواج نے مصر پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ کہ اب وہ حجاز مقدس پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ ان حالات میں گورنر مکہ اور ال سعود کے درمیان معاہدہ امن طے پا گیا، لیکن دو ہی برس بعد ۱۲۱۵ھ میں عین حج کے ایام میں پھر مسلح جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، حتی کہ ۱۲۱۷ھ میں ال سعود افواج حاکم درعیہ کے بیٹے سعود بن عبدالعزیز کی قیادت میں طائف میں جمع ہو کر مکہ مکرمہ پر بھرپور حملہ کی تیاری کرنے لگیں۔ ادھر عثمانی افواج نے ۱۲۱۶ھ/ ۱۸۰۱ء کے آخر میں نپولین افواج کو مصر سے نکال باہر کیا تھا اور ملک میں حکومتی ادارے دوبارہ مستحکم نہیں ہو پائے تھے اور ملک بھر میں اضطرابی کیفیت تھی، لہٰذا مصر سے اہل حجاز کو کسی قسم کی بھرپور عسکری امداد کا امکان نہ تھا۔ چنانچہ جب ال سعود افواج کی طائف میں آمد اور مکہ مکرمہ پر حملہ کی اطلاع مکہ مکرمہ پہنچی تو وہاں پر موجود حجاج نیز مقامی آبادی شہر سے محفوظ مقامات کی طرف نکل گئے، حتی کہ گورنر غالب تنہا ہو کر رہ گئے۔ بالآخر انہوں نے یہ منصب اپنے بھائی سید عبدالمعین بن مساعد حسنی کے سپرد کر کے خود جدہ کی طرف کوچ کیا اور وہاں پہنچ کر دفاعی اقدامات اختیار کر لیے۔

یہ اہل مکہ پر انتہائی کڑا وقت تھا، ان حالات میں قائم مقام گورنر نے بلد اللہ کی حرمت برقرار رکھنے اور وہاں پر قتل و غارت سے بچنے کے لیے مذاکرات و مفاہمت کی راہ اپنائی اور ال سعود کی اطاعت اس شرط پر قبول کرنے کا فیصلہ کیا کہ انہیں بدستور اپنے منصب پر رہنے دیا جائے۔ چنانچہ نجدی افواج کے قائد سعود بن عبدالعزیز سے مذاکرات کے لیے مکہ مکرمہ کے اکابر علماء کرام و سادات عظام پر مشتمل ایک وفد ترتیب دیا گیا، جس میں حسب ذیل شخصیات شامل تھیں:

- شیخ محمد طاہر سنبل حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جو علماء مکہ مکرمہ کے سرتاج تھے، آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود اس پر صعوبت سفر اور ذمہ داری کو قبول فرمایا، جب کہ آپ نے اسی برس وفات پائی۔

- شیخ عبدالحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- علامہ سید محمد میر غنی حسینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۵ء)، مسجد حرام کے مدرس و محدث کبیر، صوفیہ کا سلسلہ میر غنیۃ ختمیہ آپ کے گھر سے منسوب ہے۔[۳۱۵]
- علامہ سید محمد بن محسن عطاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء) عثمانی خلفاء نے مکہ مکرمہ میں موجود خاندان سادات کی تکریم نیز ان کے معاملات بخوبی انجام دینے اور ان کے نسب کی حفاظت کے لیے ایک منصب "شيخ السادة العلوية" تشکیل دے رکھا تھا، جس پر اس خاندان کی اہم شخصیات تعینات کی جاتی تھیں۔ ان دنوں یہ منصب آپ کے پاس تھا۔[۳۱۶]

اکابرین مکہ مکرمہ کا یہ وفد وہاں سے اسی کلومیٹر دور طائف شہر سے قبل مقام سیل کبیر پہنچا، جو اہل نجد کے لیے میقات ہے اور ال سعود افواج وہاں خیمہ زن تھیں، جہاں ان اکابرین اور سعود بن عبدالعزیز کے درمیان تحریری معاہدہ طے پایا، جس میں اہل مکہ کو اطاعت کے بدلے امان دی گئی۔ احمد سباعی مکی نے اس معاہدہ کی دستاویز کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔[۳۱۷]

یوں شیخ عبدالحفیظ عجیمی اور مکہ مکرمہ کے دیگر علماء و مشائخ کے حسن تدبر اور فعال کردار کی وجہ سے حرم مکی جنگ کے شعلوں سے بچ گیا۔ سات محرم ۱۲۱۸ھ کو یہ وفد واپس مکہ مکرمہ پہنچا، آٹھ محرم کو سعود بن عبدالعزیز اپنی افواج نیز شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے و جانشین شیخ عبداللہ بن محمد کے ہمراہ پر امن طریقہ سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور چند روز وہاں مقیم رہنے کے بعد اپنی افواج کے محافظ دستے مکہ مکرمہ میں تعینات کر کے چلے گئے۔ ادھر گورنر سید غالب کو جیسے ہی اس کی خبر ہوئی، وہ جدہ سے افواج کی معیت میں مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے اور شہر میں داخل ہو کر ان دستوں کا محاصرہ کر کے انہیں مغلوب و گرفتار کر لیا اور پورے شہر کو

ال سعود کے کارندوں سے خالی کرالیا۔

۱۲۱۸ھ کو ہی ماہ رجب میں ایک کرد طالب علم نے ال سعود حکمران عبدالعزیز بن محمد کو درعیہ میں قتل کر دیا[۳۱۸] جس پر ان کے بیٹے سعود بن عبدالعزیز ال سعود برسر اقتدار آئے، جنہوں نے پھر سے مکہ مکرمہ پر حملہ کی تیاری شروع کی اور قبائل کا لشکر جرار ترتیب دے کر مکہ مکرمہ کا چاروں اطراف سے محاصرہ کر لیا، یہ ۱۲۱۹ھ کا موسم حج تھا، ان حالات میں بہت ہی کم حجاج مکہ مکرمہ داخل ہو سکے اور طویل و شدید محاصرہ کے نتیجہ میں غذا کی کمی سے قحط کی کیفیت ہوگئی اور بقول احمد سباعی غذائی مواد کی قیمتیں آسمان تک جا پہنچیں، جس پر اہل مکہ نے بلیاں، کتے اور کھالیں کھا کر اور خون پی کر بھوک و پیاس پر قابو پایا۔ بالآخر ۱۲۲۰ھ میں گورنر سید غالب اور اہل مکہ نے اطاعت قبول کر لی اور اگلے سات برس و دو ماہ اواخر ۱۲۲۷ھ تک ال سعود مکہ مکرمہ پر قابض رہے۔

۱۲۲۶ھ میں خلیفہ عثمانی نے مصر کے حکمران محمد علی پاشا (متوفی ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء) کو ال سعود حکمران سعود بن عبدالعزیز کے خلاف بھرپور کارروائی کرنے کا حکم دیا، جس پر ان کی ارسال کردہ مصری افواج نے ۱۲۲۸ھ میں انہیں نہ صرف حجاز مقدس سے نکال کر باہر کیا بلکہ اس جنگ کا خاتمہ تب ہوا جب ۱۲۳۳ھ میں مصری افواج نے مکہ مکرمہ سے ایک ہزار کلومیٹر کی مسافت طے کر کے ال سعود کے دارالحکومت درعیہ کے دروازے کھٹکھٹائے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر ایسے کھنڈر میں تبدیل کر دیا کہ آج دو صدیاں ہونے کو آئیں، درعیہ دوبارہ آباد نہ ہو سکا۔ وہاں کے حکمران سعود بن عبدالعزیز ال سعود ۱۲۲۹ھ/ ۱۸۱۴ء میں وفات پا چکے تھے[۳۱۹] اور ان کے بیٹے عبداللہ بن سعود زمام اقتدار سنبھال چکے تھے۔ چنانچہ مصری افواج جن کی قیادت محمد علی پاشا کے بیٹے ابراہیم پاشا (متوفی ۱۲۶۴ھ/ ۱۸۴۸ء) کر رہے تھے، انہوں نے حاکم درعیہ عبداللہ بن سعود کے علاوہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے و جانشین شیخ عبداللہ بن محمد وغیرہ عمائدین کو گرفتار کر کے

مصر پہنچایا، جہاں سے عبداللہ بن سعود کو دارالخلافہ استنبول روانہ کیا گیا اور تین دن تک پابجولاں پورے استنبول شہر میں گھمانے کے بعد ۱۲۳۴ھ میں مسجد ایا صوفیاء کے میدان میں پھانسی دے دی گئی، سر جسم سے الگ کر دیا گیا اور لاش کئی دن تک لٹکتی رہی۔ ادھر شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب کی باقی زندگی مصر میں جلا وطنی و نظر بندی میں گزری اور ۱۲۴۲ھ/ ۱۸۲۶ء کو وہیں پر وفات پائی۔[۳۲۰]

اس طرح ۱۲۲۶ھ سے ۱۲۳۴ھ تک مسلسل آٹھ برس کی مسلح کارروائی کے نتیجہ میں ال سعود کے زیر نگیں تمام علاقے بشمول درعیہ واپس خلافت عثمانیہ میں شامل کر لیے گئے، پھر ۱۲۳۴ھ سے ۱۳۱۹ھ تک یعنی پچاسی برس جب تک خلافت عثمانیہ میں کچھ بھی دم خم باقی رہا، ال سعود خاندان یا وہابیت کو پوری عرب دنیا میں سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔

مذکورہ بالا تمام معرکے شیخ عبدالحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں پیش آئے اور اہل مکہ کو شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے استاد شیخ عبدالملک قلعی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخی مادے نکالنے کے مشہور ماہر تھے، چنانچہ ۱۲۲۷ھ میں مصری افواج نے مکہ مکرمہ کو اہل نجد سے خالی کرایا تو سید غالب نے آپ سے پوچھا، کیا آپ نے اس مناسبت سے کوئی تاریخی قطعہ موزوں کیا؟ جواباً شیخ قلعی نے فرمایا:

"قطع دابر الخوارج"

۱۲۲۷ھ [۳۲۱]

زیر تذکرہ دور کی تاریخ پر متعدد کتب لکھی گئیں، جن میں سے حسب ذیل کتب بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں:

1۔۔۔۔۔ HISTOIRE DES WAHABIES نامی کتاب ایک مستشرق L.A.O CORANCEZ نے فرنچ زبان میں لکھی، جو پیرس سے ۱۲۲۴ھ/ ۱۸۰۹ء میں شائع ہوئی۔[۳۲۲]

2......الصواعق و الرعود فی الرد علی ابن سعود، شیخ عبداللہ بن داؤد حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء) بصرہ کے قریب شہر زبیر کے عالم وفقیہ، جو نجد کے شہر احساء میں مقیم رہے۔ اس موضوع پر ضخیم اور اہم کتاب جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی اور اس کا مخطوط خدا بخش لائبریری پٹنہ میں زیر نمبر ۱۲۳۸ محفوظ ہے۔[۳۲۳]

3......مطالع السعود بطیب اخبار الوالی داؤد، شیخ عثمان بن سند بصری مالکی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۲ھ/ ۱۸۲۶ء) نجد کے علاقہ قصیم کے مرکزی شہر عنیزہ کے باشندے، جو بصرہ میں مقیم رہے اور بغداد میں وفات پائی۔ اس کتاب میں ۱۱۸۸ھ/۱۷۷۴ء سے ۱۲۴۲ھ/ ۱۸۲۶ء تک کے بغداد اور اس کے گردونواح کی تاریخ درج ہے۔ اس کا قدیم ترین قلمی نسخہ مکتبہ اوقاف بغداد میں زیر نمبر ۵۸۴۰، تین سو آٹھ صفحات پر موجود ہے۔ لیکن بیس مارچ ۲۰۰۳ء کو امریکہ و برطانیہ کی افواج نے کویت وغیرہ کی معاونت سے عراق پر جو ہولناک جنگ مسلط کی، اس میں بغداد شہر پر ایک ایک ٹن وزنی بم برسائے گئے، لہٰذا اب معلوم نہیں کہ وہاں پر موجود ایسا تاریخی ورثہ کس حد تک محفوظ رہا۔ تاہم اس کتاب کا اختصار ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء کو بمبئی اور پھر ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء کو قاہرہ سے شائع ہوا، جو غیر اہم ہے۔ پھر ڈاکٹر عماد عبدالسلام رؤوف و سھیلہ عبدالمجید قیسی نے مذکورہ قلمی نسخہ پر تحقیق کی، نیز حواشی لکھے اور ۱۹۹۱ء میں وزارت ثقافت واطلاعات عراق نے یہ مکمل کتاب شائع کی، جو پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔[۳۲۴]

4......تاریخ اشراف و امراء مکۃ، شیخ عبداللہ بن عبدالشکور حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء) جو مکہ مکرمہ کے عالم، مؤرخ اور شاعر نیز شیخ عبد الملک قلعی کے اہم شاگرد تھے۔ آپ مکہ مکرمہ پر سعودی افواج کے حملوں کے وقت وہاں موجود تھے، لہٰذا یہ کتاب اس پہلو سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ یہ ایک عالم جلیل و عینی شاہد کی تصنیف ہے۔[۳۲۵]

اس میں ۱۱۶۵ھ/ ۱۲۲۸ھ تک کے مکہ مکرمہ کی تاریخ درج ہے اور ابھی تک طبع نہیں ہوئی تاہم مکتبہ توپ کاپی استنبول، مکتبہ حرم مکی اور مدینہ منورہ یونی ورسٹی میں اس کے متعدد مخطوطات موجود ہیں اور شیخ العلماء مکہ مفتی شافعیہ شیخ الاسلام علامہ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء) نے اس کا خلاصہ اپنی کتاب ''خلاصۃ الکلام'' میں درج کیا ہے[۳۲۶] ال سعود خاندان کے موجودہ دارالحکومت ریاض سے شائع ہونے والے رسالہ میں اس کے نسخہ استنبول کی بنیاد پر ایک تنقیدی مضمون شائع کیا گیا، جس میں اس کے مصنف شیخ عبداللہ کے ساتھ علامہ دحلان پر شدید حملے کیے گئے۔[۳۲۷]

تیسرا واقعہ

۱۲۳۷ھ/ ۱۸۲۲ء میں ہندوستان سے سید احمد رائے بریلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء) اور ان کے مرید شاہ اسمٰعیل دہلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ) ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج پر گئے، ان دنوں مکہ مکرمہ میں شیخ عبدالحفیظ عجیمی بیک وقت پانچ اہم مناصب مدرس، امام، خطیب حرم مکی، قاضی شہر اور مفتی احناف پر خدمات انجام دے رہے تھے اور اکابرین علماء مکہ میں سرفہرست تھے۔

احمد عطار لکھتے ہیں کہ سید احمد شہید جب بیت اللہ کے حج کے لیے مکہ مکرمہ پہنچے تو وہاں وہابیت سے متعارف ہوئے.......... مکہ مکرمہ میں وہابیت سایہ فگن تھی اور اس کے پیروکار وہاں موجود تھے، جن کے ساتھ ملاقات کرنے سے انہیں دعوت وہابیت کے حقائق معلوم ہوئے[۳۲۸] پھر ہندوستان میں سید احمد بریلوی نے شیخ محمد بن عبدالوہاب کے مشن کو زندہ کیا[۳۲۹] اور سید احمد بریلوی کے سوانح نگار ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سرپرست حکیم سید عبدالحی (متوفی ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء) نے لکھا کہ سفر حجاز کے دوران آپ سے اہل حرمین شریفین کی کثیر تعداد نے استفادہ اٹھایا[۳۳۰] دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اس سفر حجاز میں ان کے ایک ساتھی و مرید عبدالحی بڈھانوی (متوفی ۱۲۴۳ھ) نے اہل حرمین کے لیے شاہ

اسماعیل دہلوی کی تصنیف ''صراط مستقیم'' کو عربی میں منتقل کیا۔[۳۳۱]

مندرجہ بالا اقتباسات میں چار تصحیح طلب نکات یہ ہیں:

۞ اول یہ کہ ۱۲۳۷ھ کو مکہ مکرمہ میں وہابیت سایہ فگن تھی۔

۞ سید احمد بریلوی وغیرہ نے وہابی افکار علماء مکہ سے اخذ کیے۔

۞ اہل حرمین نے سید احمد بریلوی سے استفادہ کیا۔

۞ اور چوتھا یہ کہ شاہ اسماعیل دہلوی کی تصنیف صراط مستقیم کا عربی ترجمہ اہل حرمین کو پیش کیا گیا۔

آئندہ سطور میں ان چاروں دعاوی کا جائزہ پیش ہے:

۱۲۳۷ھ کو مکہ مکرمہ میں جن علماء کرام کے علم وفضل کا بول بالا تھا اور وہ طبقہ اول میں شمار تھے، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ علامہ سید احمد بن رمضان مرزوقی حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء) مدرس مسجد حرم، مفتی مالکیہ، عارف باللہ، علم توحید پر کتاب ''عقیدۃ العوام'' کے مصنف، جو ۱۳۱۷ھ کو مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی، نیز جشن میلاد النبی ﷺ پر شیخ احمد حریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۳۳ھ) کی تصنیف پر شرح لکھی، جو ۱۲۸۶ھ کو مطبع بولاق قاہرہ نے طبع کی۔[۳۳۲]

۞ علامہ سید اسحٰق بن عقیل شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء)، مدرس مسجد حرم، طبیب، شیخ السادۃ العلویۃ، جس پر آپ کے بعد آپ کے بھائی اور پھر بیٹے تعینات رہے۔ ''البراھین الحاسمۃ الشقاق من جاحد عصمۃ النبیین علی الاطلاق'' کے مصنف۔[۳۳۳]

۞ علامہ سید جعفر بن محمد عثمان حسنی میرغنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) مدرس مسجد حرم، حجاز مقدس میں صوفیاء کے مقبول عام سلسلہ میرغنیۃ کے

مرشد کبیر۔[۳۳۴]

۞ شیخ حسن بن مصطفیٰ قیم زادہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء) مسجد حرم کے امام وخطیب ومدرس، شیخ طاہر سنبل کے اہم شاگرد۔[۳۳۵]

۞ شیخ حمزہ عاشور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء)، محدث، فقیہ، عارف باللہ، مسجد حرم میں صحیح بخاری ومسلم نیز تصوف کی اہم کتب کے مدرس۔[۳۳۶]

۞ شیخ صالح بن ابراہیم رئیس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء)، محدث، مفسر، فقیہ، زاہد، مدرس مسجد حرم، کرامات اولیاء اللہ پر ضخیم کتاب مرتب کی، نیز جشن میلاد النبی ﷺ پر متعدد تصنیفات۔[۳۳۷]

۞ شیخ عبدالرحمٰن جمال کبیر حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳ء)، امام ومدرس مسجد حرم، حافظ قرآن، گورنر سید غالب نے جدہ شہر کا قاضی تعینات کیا[۳۳۸] آگے چل کر شیخ عبدالرحمٰن کے نواسہ شیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء) نے ۱۳۲۳ھ میں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو تصنیفات حسام الحرمین و الدولۃ المکیۃ پر تقریظات لکھیں اور اسی موقع پر مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء) نے شیخ مرداد سے علم حدیث میں سند روایت حاصل کی۔

۞ شیخ عبدالقادر بن اسعد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء تقریباً) مدرس مسجد حرم، علامات مھدی منتظر پر دلائل سے روشن اور ضخیم کتاب کے مصنف۔[۳۳۹]

۞ شیخ عبداللہ سراج حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۸ء)، مدرس مسجد حرم، رئیس العلماء مکہ کے منصب پر تعینات، شیخ طاہر سنبل کی شخصیت سے بدرجہ اتم متاثر تھے۔ ہندوستان کے مشہور اہل سنت عالم مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ (متوفی ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) جب حرمین شریفین حاضر ہوئے تو انہی شیخ عبداللہ سراج سے سند روایت حاصل کی اور فاضل بریلوی ۱۲۹۶ھ میں پہلی بار مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو ان کے بیٹے شیخ عبدالرحمٰن سراج حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سند پائی[۳۴۰] بعد ازاں آپ کے پوتے شیخ عبداللہ سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۸ء) نے الدولۃ المکیۃ پر تقریظ لکھی۔[۳۴۱]

۞ شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء)، آپ پچاس برس تک شیخ الخطباء و الائمہ مسجد حرم کے منصب رفیع پر تعینات رہے۔[۳۴۲]

۞ شیخ عبداللہ بن عبدالشکور حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مکہ مکرمہ پر ال سعود کی یلغار کو تاریخ کے صفحات میں محفوظ کیا، جس کا ذکر اوپر گزرا۔

۞ علامہ سید عقیل بن عمر سقاف شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء) "تعریف التوحید" اور "تعریف المسلم" نامی کتب کے مصنف۔ آپ کے دو فرزندان اور ایک پوتا یکے بعد دیگرے شیخ السادۃ العلویۃ کے منصب پر تعینات رہے۔[۳۴۳]

۞ شیخ عمر بن عبدالکریم بن عبدالرسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مدرس مسجد حرم، شیخ الروایۃ، آپ شیخ عبدالحفیظ عجیمی سے قبل مفتی تعینات رہے۔ آپ کے شاگرد محدث مولانا علی گوپاموی المعروف بہ ارتضیٰ علی خاں مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء) نے آپ کی مرویات پر کتاب "مدارج الاسناد علی احقر العباد" تصنیف کی، جس کا مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ میں زیر نمبر ۸۷/ حدیث محفوظ ہے۔

۞ شیخہ فاطمہ بنت حمد فضیلی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا (متوفیہ ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء)، محدثہ، صوفیہ، عارفہ کاملہ، نقشبندیہ قادریہ، مرشدہ، مکہ مکرمہ کے لاتعداد علماء آپ

کے شاگرد تھے، صحیح مسلم کی شرح لکھی اور فقہ حنبلی کی مشہور کتاب الروض المربع پر حاشیہ قلم بند کیا۔ آپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قبرستان المعلی میں شیخ محمد صالح رئیس کی قبر کے قریب دفن کی گئیں۔[۳۴۴]

۞ شیخ محمد بنانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، رد وہابیت پر کتاب کے مصنف، جس کا ذکر گزر چکا۔

۞ شیخ محمد سعید قدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء)، مدرس مسجد حرم و مفتی شافعیہ، علامہ سید احمد بن زینی دحلان کے اہم استاد۔[۳۴۵]

۞ علامہ سید محمد مرزوقی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء)، اپنے بھائی سید احمد مرزوقی کے بعد مفتی مالکیہ رہے نیز ان کی بعض تصنیفات کی شرح لکھی۔[۳۴۶]

۞ علامہ سید محمد عثمان میرغنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۲ء) مدرس مسجد حرم، سلسلہ میرغنیہ ختمیہ کے مرشد کبیر، جشن میلاد النبی ﷺ پر مقبول عام کتاب "الاسرار الربانیۃ" کے مصنف، جس کے مصر سے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔[۳۴۷]

۞ علامہ سید محمد یاسین میرغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء) مدرس مسجد حرم، محدث، فقیہ، سلسلہ میرغنیہ کے مرشد۔[۳۴۸]

مذکورہ بالا تمام علماء کرام اہل سنت و جماعت اور صوفیاء تھے، لہٰذا ۱۲۳۳ھ میں درعیہ کا نیست و نابود ہونا، ۱۲۳۴ھ میں وہاں کے حکمران عبد اللہ بن سعود کو دار الخلافہ میں سر عام پھانسی دیے جانے، شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے و جانشین شیخ عبداللہ بن محمد کو گرفتار و جلا وطن کیے جانے اور ان ایام کے مکہ مکرمہ میں مذکورہ علماء کی موجودگی کی صورت میں عطار کا یہ لکھنا کہ ان واقعات کے پیش آنے کے محض تین برس بعد ۱۲۳۷ھ میں سید احمد بریلوی اور ان کے ساتھی ہندوستان سے مکہ مکرمہ پہنچے تو وہاں پر وہابیت سایہ فگن تھی یا یہ کہ انہوں نے

علماء مکہ سے وہابیت اخذ کی، یہ دونوں باتیں حقائق کے بالکل منافی ہیں۔

البتہ شیخ عطار کا یہ دعویٰ درست ہے کہ ''سید احمد بریلوی نے ہندوستان میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کے مشن کو زندہ کیا'' بلکہ جاری کیا۔ کیوں کہ سید احمد بریلوی و شاہ اسماعیل دہلوی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء کو سفرِ حج سے واپس آئے اور شاہ اسماعیل دہلوی کے سوانح نگار غلام رسول مہر کی تحقیق ہے کہ آپ نے ''تقویة الایمان'' نامی کتاب سفرِ حج سے مراجعت پر ۱۲۴۰ھ کے اوائل میں لکھی، جس کا پہلا ایڈیشن ۱۲۴۳ھ/ ۱۸۲۶ء کو شائع ہوا اور غلام رسول مہر کا سرسری اندازہ ہے کہ یہ اب تک چالیس پچاس لاکھ سے کم نہ چھپی ہوگی[۳۴۹] جب کہ ان دنوں یہاں کے متعدد مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔[۳۵۰]

اور ''صراط مستقیم'' ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء کو کلکتہ سے شائع ہوئی، جب اس کے مصنفین حجاز مقدس میں مقیم تھے۔ یہ چار ابواب پر مشتمل ہے، جس کا پہلا باب شاہ اسماعیل دہلوی کا لکھا ہوا اور باقی ابواب کے مضامین سید احمد بریلوی کے، جب کہ عبارت اور اسلوب بیان شاہ صاحب کا ہے اور یہ کتاب فارسی میں تھی۔ پھر تقویة الایمان اردو میں تصنیف کی گئی اور یہی دو کتب برصغیر میں وہابی عقائد و تعلیمات پر اولین تصنیفات ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ شاہ اسماعیل دہلوی نے حرمین شریفین میں یہ افکار آخر کہاں سے اخذ کیے، جب کہ علماء مکہ مکرمہ ان افکار سے بری تھے۔ راقم کی رائے میں شاہ اسماعیل دہلوی کے ان پر مطلع ہونے کے دو اسباب ہوئے۔ اول یہ کہ گورنر مکہ مکرمہ و حاکم درعیہ کے درمیان امن معاہدہ طے پانے کے بعد ۸-محرم ۱۲۱۸ھ کو جب نجدی افواج مکہ مکرمہ میں داخل ہوئیں تو شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے شیخ عبداللہ اپنے والد کی تصنیفات کے متعدد نسخے ساتھ لائے تھے اور اسی روز حاکم درعیہ نے حکم دیا کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تصنیف ''کشف الشبہات'' کو مسجد حرم کے حلقات دروس میں پڑھایا جائے اور علماء و عوام ان حلقات میں حاضر رہیں[۳۵۱] لہٰذا امکان موجود ہے کہ انیس برس بعد یہی کتب شاہ

اسماعیل دہلوی کے ہاتھ لگی ہوں۔ دوسرا سبب یہ کہ انہی ایام میں نجد کے وہابی علماء و مبلغین حج کے لیے آئے اور شاہ اسماعیل دہلوی نے یہ افکار ان سے بالمشافہ اخذ کیے ہوں۔ مثلاً شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابابطین (متوفی ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء)[۳۵۲] یا شیخ عبدالرحمٰن بن محمد مانع (متوفی ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء)۔[۳۵۳]

اور یہ دعویٰ کہ اہل حرمین شریفین نے سید احمد بریلوی سے استفادہ کیا، اس دور کے علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر لکھی گئی متعدد عربی کتب اس وقت راقم کے پیش نظر ہیں اور ان میں کسی ایک بھی مکی عالم کے حالات میں اس استفادہ کی تفصیلات تو درکنار، سید احمد بریلوی یا شاہ اسماعیل دہلوی کے نام تک کا ذکر نہیں ملتا۔ علاوہ ازیں علامہ سید عبدالحی کتانی مراکشی جو اپنے دور کے اہم مسند تھے اور انہوں نے اپنی ضخیم تصنیف ''فہرس الفہارس و الاثبات'' میں متاخرین کی اسانید و مرویات کو بڑی محنت شاقہ اور تفصیل سے بلا امتیاز درج کیا ہے، اس کتاب میں بھی اس استفادہ کے بارے میں اشارہ تک نہیں ملتا۔ لہٰذا یہ دعویٰ ان شخصیات سے گہری عقیدت کا نتیجہ اور غلو کے سوا کچھ نہیں۔

اور مزید یہ عرض کہ حجاز مقدس کے ایک اہم مورخ، عالم، مسند، مدرس مسجد حرم شیخ عبدالستار بن عبدالوہاب دہلوی جن کے والد ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ گئے اور شیخ عبدالستار وہیں پر پیدا ہوئے، انہوں نے حجاز مقدس کی تاریخ نیز علماء کرام کے حالات و اسانید پر عربی میں متعدد کتب لکھیں اور نشر المأثر میں بعض علماء ہند کے حالات و مرویات درج کرتے ہوئے سید احمد بریلوی کے اساتذہ اور پھر ان کے خلفاء کے ناموں کی طویل فہرست دی، جو سب کے سب ہندی ہیں۔ اگر اہل مکہ نے بھی ان سے استفادہ اٹھایا ہوتا تو شیخ عبدالستار دہلوی اس کا ذکر کرنے والی موزوں ترین شخصیت تھے۔[۳۵۴]

اور جہاں تک صراط مستقیم کا عربی ترجمہ اہل حرمین کی نذر کیے جانے کا معاملہ ہے تو راقم

کے پیش نظر کتب میں اس کا بھی کوئی تذکرہ نہیں۔ علاوہ ازیں مکہ مکرمہ کے دو اہم کتب خانوں، مکتبہ حرم مکی اور مکتبہ مکہ مکرمہ میں موجود مخطوطات کے ناموں کی فہرست الگ الگ کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے، ان میں بھی اس ترجمہ کے کسی قلمی نسخہ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں[۳۵۵] اور نہ ہی کہیں سے شائع ہوا۔

وفات

گزشتہ صفحات پر آچکا کہ شیخ عبدالحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ مکرمہ شہر کے قاضی تھے، چنانچہ ۲-ربیع الاول ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء کو آپ عدالت کی عمارت میں نماز ادا کر رہے تھے کہ عین سجدہ کی حالت میں روح مبارک پرواز کر گئی۔ آپ کے غسل و تکفین کی رسوم میں اکابرین مکہ نے شرکت کی، انہیں میں مفتی سید عبداللہ میرغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے، جو آگے بڑھے اور آپ کے جسد خاکی کو بوسہ دیا اور روتے ہوئے فرمایا:

''آج علم فقہ، ابوحنیفہ صغیر کے ساتھ دفن ہوا'' قبرستان المعلی میں آپ کی قبر بنی۔[۳۵۶]

11 ...... شیخ سلیمان عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۳۰ھ/۱۸۱۵ء میں شیخ سلیمان عجیمی مسجد حرم کے خطیب تھے، آپ شیخ عبدالحفیظ عجیمی کے بھتیجا ہیں۔[۳۵۷]

12 ...... شیخ عبدالرحمٰن بن حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۱ھ)

شیخ عبدالرحمٰن بن حسن بن محمد بن علی بن محمد بن ابو لاسرار حسن عجیمی، ۱۴-ربیع الاول ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء کو مکہ مشرفہ میں پیدا ہوئے۔ وہیں پر پلے بڑھے، قرآن مجید کے علاوہ متعدد کتب کے متون حفظ کیے، پھر مسجد حرم کے مشائخ سے تعلیم پائی۔

اساتذہ و تعلیم

۞ علامہ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مدرس مسجد حرم، مفتی

شافعیہ مکہ مکرمہ، شیخ العلماء، شیخ الاسلام، مرشد کبیر، رد وہابیت وغیرہ موضوعات پر متعدد کتب کے مصنف۔ آپ سے متعدد علوم اخذ کیے۔

۞ شیخ جمال بن عبداللہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء) مدرس مسجد حرم، شیخ العلماء مکہ، مرجع الفقہاء، صاحب فتاویٰ جمالیہ، فضائل شب برأت پر کتاب کے مصنف۔ شیخ عبدالرحمٰن عجیمی کے سب سے اہم استاد، جن سے آپ نے فقہ، تفسیر، حدیث وغیرہ متعدد علوم پڑھے۔[۳۵۸]

۞ مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۱ء) خطہ ہند کے مشہور عالم، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی، مدرس مسجد حرم و مدرسہ صولتیہ، اردو فارسی عربی میں متعدد کتب کے مصنف، چودہ صدیوں میں رد عیسائیت پر بہترین عربی کتاب اظہار الحق کے مصنف۔ آپ سے فقہ، معانی، بیان، تفسیر وغیرہ علوم پڑھے۔[۳۵۹]

۞ شیخ عبدالرحمٰن جمال حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء)، مدرس مسجد حرم مکی، فقیہ۔ آپ سے فقہی علوم حاصل کیے۔[۳۶۰]

۞ شیخ عبدالرحمٰن سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء)، مدرس مسجد حرم، مفتی احناف، شیخ الاسلام، صاحب فتاویٰ ضوء السراج۔ آپ سے تفسیر، فقہ، توحید کے علوم حاصل کیے۔[۳۶۱]

۞ علامہ سید عبداللہ بن محمد عبداللہ کوجک بخاری مہاجر مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء)، مدرس مسجد حرم۔[۳۶۲]

۞ شیخ علی بن محمد علی حلوانی شافعی رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء)، دمشق میں صوفیاء کے سلاسل رفاعیہ، قادریہ، خلوتیہ، صاویہ کے مرشد، جامعہ ازہر قاہرہ کے فارغ التحصیل، صاحب کرامات' آپ سے جملہ سلاسل بالخصوص رفاعیہ

میں اخذ کیا۔[۳۶۳]

عملی زندگی

تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ عبدالرحمٰن عجیمی مسجد حرم کے مدرس نیز امام وخطیب تعینات ہوئے۔ علاوہ ازیں آپ کے استاد شیخ عبدالرحمٰن سراج جب مفتی احناف بنائے گئے تو آپ ان کے نائب ہوئے۔ یوں آپ نے تدریس وافتاء کے ذریعے مخلوق کی بھلائی کا کام شروع کیا اور پھر آپ مسجد حرم کے اکابر ائمہ وخطباء میں شمار ہوئے۔ آپ خوش اخلاق اور نیک سیرت تھے۔[۳۶۴]

خلیفہ عثمانی سے ملاقات

آپ مسجد حرم کے انتظامی امور اور علماء کرام کو درپیش مشکلات کے حل میں گہری دل چسپی لیتے، جو آپ کے فرائض منصبی میں شامل نہیں تھا۔ ان دنوں علماء کی بہت بڑی تعداد مسجد حرم میں مختلف مناصب پر خدمات انجام دے رہی تھی اور یہ قبلہ ومرکزی عبادت گاہ کے علاوہ اسلامی یونی ورسٹی بھی تھی۔ حکومت نے علماء کے مناصب کی درجہ بندی کر کے اسی مناسبت سے ان کی تنخواہ طے کر رکھی تھی۔ لیکن علماء کی کچھ تعداد کو بلا معاوضہ خدمات انجام دینے کی اجازت تھی، جن کی مالی ضروریات امراء پوری کیا کرتے۔

شیخ عبدالرحمٰن سراج نیز اکابر خطباء کی تحریک پر شیخ عبدالرحمٰن عجیمی نے اس مسئلہ کو حل کرنے کا عزم کیا اور ایک درخواست لے کر دارالخلافہ استنبول کی راہ لی، جہاں ان دنوں خلیفہ عثمانی سلطان عبدالعزیز خان حکمران تھے۔ جنہوں نے آپ کو پذیرائی دی اور آپ سے خطبہ جمعہ دینے کی التجا کی۔ اس پر آپ نے فصیح وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، جس پر خلیفہ مسرور ہوئے اور یہ درخواست منظور کرتے ہوئے تمام ائمہ وخطباء کے مناصب کو سرکاری حیثیت دے کر ان کے وظائف مقرر کرنے کا فرمان جاری کیا۔ آپ شاداں وفرحاں واپس مکہ مکرمہ پہنچے اور یہ خبر علماء کرام کے گوش گزار کی، جس پر

ان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔[۳۶۵]

محتسب مکہ مکرمہ

آفندی قاسم پاشا قیصری حجاز مقدس کے گورنر بننے کے بعد ۱۳-شوال ۱۲۸۸ھ کو پہلی بار مکہ مکرمہ آئے تو سب سے پہلی شکایت جو اُن تک پہنچی وہ بازار میں اشیائے خورد ونوش کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے بارے میں تھی۔ حکومت نے بازار سے متعلق معاملات پر نظر رکھنے کے لئے ایک منصب ''محتسب'' مقرر کر رکھا تھا۔ چنانچہ گورنر نے پہلا حکم یہ جاری کیا کہ محتسب کو گرفتار کر کے لوہے کی بیڑیاں پہنا کر جیل میں ڈال دیا جائے۔ پھر اس منصب پر کسی عالم دین کے تقرر کی منظوری دی۔ اس کے لیے عالم وفاضل، خطیب بے مثل اور علم وفضل میں مشہور گھرانہ کے فرد شیخ عبدالرحمٰن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام سامنے آیا اور انہیں اسی روز نیا محتسب مقرر کیا گیا، جو فی الواقع اس کے اہل تھے۔

آپ نے چند ہی دنوں میں اہل مکہ کی اس شکایت کا بخوبی ازالہ کیا اور گوشت جس کی قیمت تین روپے فی رطل تھی، وہ ساٹھ پیسے اور گھی آٹھ نو روپے رطل سے پانچ سے چھ تک آ گیا۔ علاوہ ازیں سعی کے قریب غذائی مواد گھی وگندم فروخت کرنے کی دکانیں تھیں، جن پر گاہکوں کے ہجوم کے باعث زائرین کو بہت زحمت کا سامنا کرنا پڑتا تھا، آپ نے ان دکانوں کو پیچھے منتقل کرا کے ان کی عمارات منہدم کروا دیں، جس کے نتیجہ میں حج وعمرہ کے موقع پر صفا ومروہ کی سعی کرنے والوں کو آسانی میسر آ گئی۔ آپ ۱۲-شعبان ۱۲۸۹ھ تک محتسب کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔[۳۶۶]

قاضی طائف

سید عبدالمطلب بن غالب حسنی تیسری بار گورنر مکہ مکرمہ بنے تو انہوں نے ۱۲۹۷ھ میں شیخ عبدالرحمٰن عجیمی کو طائف شہر کا قاضی تعینات کیا، جس پر آپ نے ۱۲۹۹ھ تک خدمات انجام دیں۔[۳۶۷]

تصنیفات

شیخ عبدالرحمٰن عجیمی ایک ماہر خطاط تھے اور آپ نے دیگر مصنفین کی لاتعداد کتب خوبصورتی ونفاست سے نقل کیں، صاحب نشر النور نے ایسی متعدد کتب خود دیکھیں اور آپ کی خطاطی کو سراہا۔ علاوہ ازیں آپ نے شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ''شرح کفایۃ الغلام'' پر حاشیہ لکھا۔[۳۶۸]

وفات

۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء کو محرم کے آخری ایام میں جمعہ کی رات کو شیخ عبدالرحمٰن عجیمی نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور اگلی صبح کعبہ کے دروازہ کے قریب آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور المعلیٰ میں واقع آپ کے خاندان کے لئے مخصوص احاطہ میں قبر بنی۔ آپ نے دو فرزند یادگار چھوڑے، بڑے شیخ حسن جو آپ کے علمی وارث ہوئے اور دوسرے شیخ حسین۔[۳۶۹]

بعض نے شیخ عبدالرحمٰن کو فاضل بریلوی کے خلیفہ قرار دیا ہے[۳۷۰] لیکن یہ درست نہیں، اس لیے کہ فاضل بریلوی دو بار حرمین شریفین حاضر ہوئے، پہلی بار ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء میں اور اس پر کوئی اختلاف نہیں کہ اس سفر کے دوران میں کسی بھی عرب عالم نے آپ سے اخذ نہیں کیا اور دوسری بار ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں فاضل بریلوی حجاز مقدس پہنچے تو مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ اور بعد ازاں بذریعہ ڈاک متعدد علماء و مشائخ نے آپ سے سند روایت و اجازت حاصل کی، تب شیخ عبدالرحمٰن عجیمی کی وفات پر بائیس برس بیت چکے تھے۔

13 ...... شیخ محمد حسین عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۵ء میں مسجد حرام میں امام وخطیب درجہ اول تھے۔ ان ایام کی مسجد حرم میں مختلف درجات پر متعین ائمہ وخطباء کی بیک وقت تعداد ایک سو دو تھی۔ نشر الدرر

کے ضمیمہ میں ان سب کے اسماء گرامی کی فہرست[۳۷۱] اور نظم الدرر کے ایک صفحہ پر جس کا نمبر نہیں دیا گیا، ان کی مواہیر کے عکس دیئے گئے ہیں۔[۳۷۲]

14 ...... شیخ محمد صالح عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ کو مسجد حرم میں امام وخطیب درجہ اول تھے۔[۳۷۳]

15 ...... شیخ عبدالحفیظ عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ کو مسجد حرم کے امام تھے۔[۳۷۴]

16 ...... شیخ عبدالغنی عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ کو مسجد حرم میں امام تعینات تھے۔[۳۷۵]

17 ...... شیخ محمد علی عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ کو مسجد حرم میں امام تھے۔[۳۷۶]

18 ...... شیخ ابراہیم عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ کو مسجد حرم کے نائب امام تھے۔ ان دنوں سید عون رفیق پاشا حسنی (متوفی ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) مکہ مکرمہ کے گورنر تھے، جو ظلم وستم میں مشہور تھے[۳۷۷] ان کے رویہ کے خلاف جن علماء نے آواز بلند کی، ان میں شیخ ابراہیم عجیمی بھی شامل تھے، جس پر گورنر نے ۱۳۰۴ھ میں انہیں مکہ بدر کر دیا۔[۳۷۸]

19 ...... شیخ سالم عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ میں مسجد حرم کے نائب امام تھے۔ ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں علامہ سید عبداللہ بن ابراہیم مجوب میرغنی مکی طائفی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۷ھ/۱۷۹۲ء) کی تصنیف ''مشکاۃ الانوار فی اوصاف النبی المختار'' کا مخطوطہ زیر نمبر ۲۸۷۶ محفوظ ہے[۳۷۹] جس کی کتابت شیخ سالم بن حسن بن محمد عجیمی مکی نے ۹-شوال ۱۳۰۰ھ کو مکمل کی۔[۳۸۰]

20...... شیخ عبدالقادر عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۰۳ھ کو مسجد حرم میں نائب امام تھے۔[۳۸۱]

21...... شیخ ابو بکر عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

چودھویں صدی ہجری کی ابتدا میں مسجد حرم میں امام تھے۔[۳۸۲]

22...... شیخ عبداللہ بن عثمان عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۴ھ)

عالم، فاضل، ادیب کامل شیخ عبداللہ بن عثمان عجیمی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پر تعلیم وتربیت پائی۔

اساتذہ وتعلیم

✿ علامہ سید ابو بکر محمد بن زین الدین شطا شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ھ)، مدرس مسجد حرم مکی، حافظ، صوفی، مفسر، فقیہ، مولانا ملی باری ہندی کی فتح المعین پر حاشیہ بنام اعانۃ الطالبین لکھا، جو نصاب میں شامل ہے۔ حالت احرام میں وفات پائی۔ آپ سے صرف ونحو، اصول، منطق، معانی، بیان تفسیر، حدیث، تصوف کے علوم پڑھے۔[۳۸۳]

✿ شیخ حسن بن محمد زہیر مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء)، مسجد حرم میں مدرس ونماز تراویح کے امام، قاری، شاعر وادیب، آپ سے علم عروض اخذ کیا۔[۳۸۴]

✿ شیخ عباس بن جعفر صدیق حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)، مدرس مسجد حرم مکی، مفتی احناف، مفسر، حافظ، صوفی۔ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ کی متعدد کتب پڑھیں۔[۳۸۵]

✿ شیخ عبدالقادر بن علی مشاط مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء)، مدرس مسجد حرم مکی، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی، صوفی، ادیب وشاعر، صاحب

تصانیف۔ آپ سے نحو وبیان میں شاگردی اختیار کی۔[۳۸۶]

✿ شیخ محمد یوسف خیاط شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء تک زندہ)، ماہر فلکیات، محقق، منطقی، صاحب تصانیف، مدرسہ خیریہ مکہ مکرمہ کے بانی، فاضل بریلوی کی تین تصنیفات کے مقرظ، انڈونیشیا میں وفات پائی۔ شیخ عبداللہ عجیمی نے آپ سے فلک، عروض، اصول حدیث وغیرہ متعدد علوم پڑھے۔[۳۸۷]

✿ علامہ سید احمد نصر بن احمد شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء)، مصر کے شہر رشید میں پیدا ہوئے اور ۱۲۶۵ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے اور وہاں سلسلہ احمدیہ وخلوتیہ کے مرشد کبیر کے طور پر جانے گئے، مسجد حرم میں باب ابراہیم کے برآمدہ میں ہر رات حلقۂ ذکر منعقد کیا کرتے۔ شیخ عبداللہ عجیمی نے سلسلہ خلوتیہ میں آپ سے بیعت کی۔[۳۸۸]

✿ شیخ عبدالقادر بن عبدالقادر حسینی طرابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء)، روضہ رسول ﷺ کے خادم خاص، صاحب تصانیف، شاعر، صوفی۔ شیخ عجیمی ۱۳۱۱ھ کو روضہ اقدس کی زیارت کے لئے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آپ سے جمیع علوم میں اجازت حاصل کی۔[۳۸۹]

✿ علامہ سید محمد امین بن احمد رضوان شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)، مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل، فقیہ، مسند، ۱۳۱۱ھ میں ہی آپ سے جمیع علوم میں اجازت پائی۔[۳۹۰]

✿ شیخ محمد بن محمد خانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) دمشق کے عالم جلیل وسلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ کے مرشد کبیر، آپ ۱۳۱۰ھ کو آخری بار حج پر آئے تو ان سے سلسلہ نقشبندیہ وجمیع مرویات میں اجازت حاصل کی۔[۳۹۱]

علاوہ ازیں شیخ ادریس بن سعد ظبیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ محمد عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ سے شیخ عبداللہ عجیمی نے سلسلہ شاذلیہ اخذ کیا۔

عملی زندگی

تعلیم کی تکمیل کے بعد شیخ عبداللہ عجیمی دینی علوم اور شعر وادب میں فائق ہوئے اور مسجد حرم میں مدرس ہوئے، جہاں عرب وعجم کے طلباء نے آپ سے بھرپور استفادہ کیا اور شاگردوں کی خواہش پر آپ انڈونیشیا کے دورہ پر تشریف لے گئے، جہاں آپ کو بھرپور پذیرائی ملی اور ڈھیروں تحائف پیش کیے گئے۔ آپ لوگوں میں گھل مل کر رہنا پسند کرتے۔

صاحب نشر النور نے آپ سے فقہ حنفی، نحو، منطق، علم کلام پڑھے اور دیگر شاگردوں میں علامہ سید حسین بن صدیق بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۲ء) مدفون انڈونیشیا اہم نام ہے۔

تصنیفات

1......حاشية على شرح العشماوى على الاجرومية۔[۳۹۲]

2......حاشية على المقدمة السنوسية مطبع میریہ مکہ مکرمہ ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء۔[۳۹۳]

3......الخريدة البهية فى اعراب الاجرومية مطبع میریہ مکہ مکرمہ، طبع اول ۱۳۱۳ھ، طبع دوم ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء، طبع سوم ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء۔[۳۹۴]

4......شرح على اسماء الله الحسنیٰ۔

5......فوائد جنية و تنبيهات مرجنية مطبع میریہ مکہ مکرمہ ۱۳۲۴ھ۔[۳۹۵]

وفات

شیخ عبداللہ عجیمی نے ۹-شعبان ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء کو طائف میں وفات پائی اور ایک کم سن فرزند جمال یادگار چھوڑا۔[۳۹۶]

ڈاکٹر ھیلہ نے آپ کو شیخ ابوالاسرار حسن عجیمی کے خاندان کا فرد قرار دیا ہے، لیکن اس پر مزید تحقیق کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ان ایام کے مکہ مکرمہ میں عجیمی نام کا دوسرا

خاندان نہیں آباد تھا۔

23......شیخ احمد عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ احمد عجیمی نے سید زینی کتبی کی مدد سے مکہ مکرمہ میں مدرسہ ترقی قائم کیا، جو قشاشیہ میں آل زینی دحلان کی املاک میں واقع تھا اور ابتدا میں یہ قرآن مجید و املاء وغیرہ بنیادی تعلیم کے لیے مختص تھا، جسے مقامی زبان میں "کُتّاب" کہتے ہیں۔ پھر آپ نے ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۴ء میں اسے عمومی مدرسہ کی شکل دی، جس نے آئندہ ایام میں تعلیم کے فروغ میں نمایاں کارکردگی دکھائی۔[۳۹۷]

24......شیخ درویش بن حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ درویش بن حسن بن محمد بن علی بن محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی المعروف بہ ابن علی ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر تعلیم و تربیت پائی، قرآن مجید حفظ کیا اور مسجد حرم میں متعدد بار نماز تراویح کی امامت کرائی اور ساتھ میں تعلیم جاری رکھی اور متعدد اکابر علماء کرام کی شاگردی اختیار کی۔

اساتذہ و تعلیم

- شیخ احمد ابوالخیر بن عبداللہ مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مدرس و شیخ الخطباء و الائمہ مسجد حرم مکی، فاضل بریلوی کی دو تصنیفات کے مقرظ، صاحب نشر النور کے والد۔ آپ سے فقہ کی متعدد کتب پڑھ کر اس علم میں کمال حاصل کیا، نیز فرائض و مناسخات کے علوم حاصل کر کے سند اجازت حاصل کی۔[۳۹۸]
- علامہ سید ابوبکر شطا شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جملہ علوم بالخصوص حدیث تفسیر اور توحید پڑھے۔
- مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
- شیخ عبدالرحمٰن سراج حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تفسیر و توحید کی تعلیم اور فتویٰ

اجراء کی تربیت پائی۔

✿ شیخ عبدالقادر بن عبداللہ شمس حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)، حجاز مقدس کے اکابر علماء احناف میں سے ایک، مدرس مسجد حرم مکی۔ آپ سے فقہ و نحو پڑھی۔[۳۹۹]

✿ شیخ محمد حسب اللہ بن سلیمان شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء)، مسجد حرم مکی میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول کے مدرس، نیز ہر سال ماہ رمضان میں روضہ اقدس رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرتے اور وہاں مسجد نبوی میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ''الشفاء'' کا درس دیا کرتے۔ معمر، صوفیاء کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ۔[۴۰۰]

عملی زندگی

شیخ درویش عجیمی نے تعلیم مکمل کر لی تو مسجد حرم میں مدرس اور امام و خطیب تعینات ہوئے۔ آپ کا حلقۂ درس باب زیارۃ کے بالمقابل برآمدہ میں منعقد ہوتا۔ سیر و تراجم کے مصنف جنہوں نے علم تفسیر وغیرہ میں آپ کے دروس سماعت کیے، آپ لکھتے ہیں کہ شیخ درویش عجیمی حاضر جواب اور ذہین و فطین تھے، مطالعہ و تحقیق سے گہرا شغف تھا۔ آپ لمبے قد، درمیانی جسامت اور گندمی رنگ کے تھے۔

آپ نے فتویٰ کے اجراء میں عدل و امانت سے کام لیا اور حق کو دلائل سے واضح کیا اور جو اجتماعی و معاشرتی مسائل آپ کے سامنے پیش کیے گئے، انہیں حکمت و دانائی سے حل کیا۔

تلامذہ

✿ شیخ احمد بن عبداللہ ناضرین شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۰ء)، مسجد حرم مدرسہ صولتیہ و فلاح کے مدرس، نائب قاضی جدہ، قاضی اعلیٰ شرعی عدالت مکہ مکرمہ، فاضل بریلوی کے خلیفہ، دوبارہ ہندوستان آئے۔[۴۰۱]

✿ شیخ عرابی بن محمد صالح سجینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء)، وکیل، قاضی، نائب رئیس مجلس اوقاف مکہ مکرمہ۔[۴۰۲]

✿ شیخ عیسیٰ بن محمد رواس حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء)، مسجد حرم مکی و مدرسہ فلاح کے مدرس، عاشق رسول (ﷺ)۔[۴۰۳]

مکہ مکرمہ انقلاب کی زد میں

شیخ درویش عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں مکہ مکرمہ ایک صدی سے زائد عرصہ بعد پھر سے جنگ و جدل اور انقلاب کی لپیٹ میں آیا۔ آپ کی ولادت کے دنوں میں وہاں خلافت عثمانیہ اپنے آخری دور میں داخل ہو رہی تھی اور ۹۔ شعبان ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء کو گورنر مکہ مکرمہ سید حسین بن علی (متوفی ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء) نے وہاں سے خلافت عثمانیہ ختم کر کے خود مختار مملکت ہاشمیہ حجاز قائم کر لی[۴۰۴] اور تقریباً ایک عشرہ بعد پھر انقلاب برپا ہوا اور ہاشمی مملکت سمٹ کر مشرقی اردن تک محدود ہو گئی اور ۱۷۔ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ/ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ال سعود افواج نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کر لیا، جو آج تک جاری ہے۔[۴۰۵]

وفات

شیخ درویش عجیمی نے ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔[۴۰۶]

25..... شیخ حسن بن عبدالرحمٰن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۶۱ھ)

العالم الفاضل الحاذق اللبیب والفطین الاریب شیخ حسن بن عبدالرحمٰن بن حسن بن محمد بن علی بن محمد بن ابوالاسرار حسن عجیمی تین ذیقعد ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۳ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، آپ کی عمر گیارہ برس تھی کہ والد گرامی نے وفات پائی اور اس کے ایک سال بعد آپ نے دینی تعلیم کا آغاز کیا۔

اساتذہ و تعلیم

✿ علامہ سید ابوبکر بن محمد شطا شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ سے علم حدیث

میں صحیح بخاری اوراربعین نوویہ اورتصوف میں احیاء علوم الدین و کفایۃ الاتقیاء کے علاوہ تقریب الوصول للدحلان پڑھیں۔

۞ شیخ جعفر بن ابوبکر لبنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۲ء)، مدرس و امام مسجد حرم مکی، شاعر و ادیب، مؤرخ، کنز الدقائق کے محشی و شارح، ابوحنیفہ صغیر کے لقب سے مشہور تھے۔ مختلف اوقات میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، خیبر کے قاضی رہے۔ شیخ حسن عجیمی کے سب سے اہم استاد، جن سے آپ نے فقہ، نحو، معانی، بیان، حدیث وغیرہ علوم کی متعدد کتب پڑھیں۔[۴۰۷]

۞ علامہ سید حسین بن محمد حبشی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)، مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ، مدرس مسجد حرم، صوفیاء کے سلسلہ علویہ کے مشہور مرشد، صاحب کرامات، فاضل بریلوی کی ''فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین'' کے مؤید ومقرظ۔ شیخ عجیمی نے آپ سے بھرپور استفادہ اٹھایا۔[۴۰۸]

۞ شیخ عبدالحمید بن علی قدس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء)، مدرس مسجد حرم مکی، حافظ، شاعر و ادیب، مؤرخ، صاحب تصانیف کثیرہ، جشن میلاد النبی ﷺ نیز روضہ اقدس رسول اللہ ﷺ پر کتب کے مصنف۔ آپ سے مختلف علوم اخذ کیے۔[۴۰۹]

۞ علامہ سید عمر بن محمد شطا شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)، مدرس مسجد حرم مکی، عارف کامل، آخر عمر میں تمام معمولات ترک کر دیے اور جذب کی کیفیت غالب رہی۔ نماز جمعہ کے علاوہ گھر سے باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ شیخ حسن عجیمی نے آپ سے مختلف کتب پڑھنے کے علاوہ صوفیاء کے سلاسل علویہ وخلوتیہ اخذ کیے۔[۴۱۰]

۞ شیخ محمد جاد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے قرأت سیکھی۔

۞ شیخ محمد عابد بن حسین مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء)،

مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ، مدرس مسجد حرم، توسل کے جواز پر کتاب کے مصنف، مولانا غلام دستگیر قصوری لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ''تقدیس الوکیل'' کے مقرظ، فاضل بریلوی کی تین کتب کے مقرظ وخلیفہ۔[۴۱۱]

۞ شیخ محمد بن یوسف خیاط مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۞ شیخ اسماعیل بحرسی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم حرف کی متعدد کتب پڑھیں نیز شاعری میں اصلاح لی۔

۞ شیخ عبدالحفیظ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم اوقاف وحرف اخذ کیے۔

۞ علامہ سید محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، فلسطین کے شہر غزہ کے مفتی۔ ۱۳۲۲ھ میں شیخ حسن عجیمی غزہ گئے تو ان سے مختصر قدوری کا ابتدائی حصہ پڑھ کر ان کی جملہ تصنیفات و مرویات میں اجازت حاصل کی۔

فاضل بریلوی سے خلافت

عارف باللہ و عالم جلیل مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی عمر ۳۵ برس تھی، آپ مکہ مکرمہ میں موجود تھے اور ۱۰- صفر ۱۳۲۴ھ کو فاضل بریلوی نے آپ کو علم حدیث وغیرہ نیز صوفیاء کے اہم سلاسل میں اجازت و خلافت عطا فرمائی اور سند جاری کرتے ہوئے آپ کو ان الفاظ سے یاد کیا:

''الفاضل الجلیل النبیہ النبیل مولٰنا الشیخ حسن العجیمی المکی ابن القاضی الفاضل الشیخ عبد الرحمن المرحوم''۔[۴۱۲]

عملی زندگی

شیخ حسن عجیمی کے دور میں مکہ مکرمہ سمیت پورا صوبۂ حجاز مقدس سیاسی انتشار، بدامنی اور

انقلاب کا شکار رہا اور وہاں کے علماء ومشائخ سخت مصائب میں مبتلا رہے، ان کی خدمات کا دائرۂ عمل بکھر کر رہ گیا اور شیخ حسن عجیمی انہی میں سے ایک تھے، لہٰذا آپ کے مزید حالت مخفی ہیں۔

آپ کی کسی تصنیف کے بارے میں علم نہ ہو سکا، البتہ کرنسی نوٹ کے بارے میں شیخ سالم بن عبداللہ سعید بن سمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "فتوی فی جواز استعمال النحاس و القرطاس نقدًا" کا مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ میں زیر نمبر ۴۲/ فتاویٰ محفوظ ہے، جسے شیخ حسن عجیمی نے ۱۳۰۷ھ میں نقل کیا۔ [۴۱۳]

عجیمی اور مرداد خاندان کے درمیان نسل در نسل الفت ومودت کے گہرے مراسم استوار رہے اور شیخ حسن عجیمی و نشر النور کے مصنف شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مابین بھی اخلاص کا یہ رشتہ قائم تھا اور شیخ حسن عجیمی کی ایک اہم خدمت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خاندان کے اکابر علماء کرام کے حالات شیخ عبداللہ مرداد کو فراہم کیے اور سیکڑوں علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر مذکورہ کتاب کی تصنیف میں ان کی بھرپور مدد کی۔ [۴۱۴]

وفات

شیخ حسن عجیمی نے جمادی الاول ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور المعلی میں قبر بنی۔ [۴۱۵]

26...... شیخ محمد بن حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (چودھویں صدی ہجری)

شیخ محمد بن حسن بن عبدالرحمٰن عجیمی کی کتب حدیث وتصوف میں مرویات کی سند دو اوراق پر مشتمل ریاض یونی ورسٹی میں زیر نمبر ۲۲۲۵ موجود ہے، ڈاکٹر ساعاتی نے اس کے مخطوط سے اخذ کیا۔ [۴۱۶]

27...... شیخہ ام حسین عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

گزشتہ صفحات پر عجیمی خاندان کے چھبیس علماء کرام کے دست یاب حالات وخدمات

پر قارئین کو مطلع کیا گیا۔ احمد سباعی نے اس خاندان کی ایک عالمہ فاضلہ خاتون شیخہ ام حسین عجیمی کے بارے میں "افادۃ الانام" کے حوالہ سے فقط اتنا بتایا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے مشہور فقہاء میں سے تھیں۔ [۴۱۷]

اور "افادۃ الانام باخبار البلد الحرام" شیخ عبداللہ غازی ہندی مکی (متوفی ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) کی تصنیف ہے [۴۱۸] جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی اور سات ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کا مخطوط بخط مصنف جدہ یونی ورسٹی میں، جب کہ مائیکروفلم مکتبہ حرم مکی میں محفوظ ہے [۴۱۹] اور ریاض یونی ورسٹی میں اس کی تلخیص بنام "نبذۃ من افادۃ الانام" کا مخطوط زیر نمبر ۷۸۲ موجود ہے۔ [۴۲۰]

------✿✿✿✿------

شیخ حسن بن عبدالرحمٰن اور پھر شیخ محمد بن حسن عجیمی اس خاندان کی آخری علمی شخصیات ثابت ہوئیں۔ مکہ مکرمہ میں جو خاندان صدیوں سے امت مسلمہ کی رہنمائی اور علم کی خدمت کر رہے تھے، ۱۳۴۳ھ میں ال سعود نے مکہ مکرمہ سمیت پورے حجاز مقدس پر قبضہ کر کے اسے مملکت سعودی عرب میں شامل کر لیا تو بزور قوت انہیں علمی دنیا سے الگ کر دیا، عجیمی خاندان انہی میں سے ایک تھا، نتیجۃً یہ علمی گھرانے مادیت کے سمندر میں گم ہو کر رہ گئے۔

------✿✿✿✿------

حوالہ جات وحواشی

۱......الاعـــلام، خیرالدین زرِکلی دمشقی، طبع دہم ۱۹۹۲ء، دارالعلم للملایین بیروت لبنان، جلد۲، حاشیہ صفحہ ۲۰۵

۲......فھرس الفھارس و الاثبات، علامہ سید عبدالحی کتانی مراکشی، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی بیروت، جلد۱ صفحہ ۴۴۸/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی مکی، مکتبہ شاہ فہد ریاض سعودی عرب، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، صفحہ ۴۷ ۳/ ماہ نامہ العرب ریاض، شمارہ نومبر ۱۹۶۷ء، محمد سعید کمال کا مضمون بعنوان ''مؤرخو الطائف و مؤلفاتھم'' صفحہ ۱۱۰/ الاعلام، جلد۲ صفحہ ۲۰۵

۳......اھداء اللطائف من اخبار الطائف، شیخ حسن بن علی عجیمی، تحقیق ومقدمہ ڈاکٹر یحییٰ محمود جنید ساعاتی مکی، طبع دوم ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء، دار ثقیف طائف، مقدمہ صفحہ ۹/ مختصر نشر النور و الزھر، شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد حنفی مکی شہید، اختصار وترتیب محمد

سعید عامودی مکی و احمد علی کاظمی بھوپالی مکی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، صفحہ ۱۶۸/ نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزھر، شیخ عبداللہ غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مصنف مخزونہ جدہ یونی ورسٹی ذخیرہ شیخ محمد نصیف، مخطوط نمبر ۲۹۱۲ مائیکرو فلم نمبر ۲۳۵۷، صفحہ ۸۱

۴......شیخ بدرالدین محمد دمامینی کے حالات، نزھة الخواطر، حکیم سید عبدالحی لکھنوی ندوی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، دار ابن حزم بیروت، صفحہ ۲۶۸ تا ۲۷۰/ الاعلام، جلد۶، صفحہ ۵۷

۵......بغیة الوُعاة فی طبقات اللّغویّین و النحاة، علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم، سن اشاعت درج نہیں، مکتبہ عصریہ بیروت، جلد۱ صفحہ ۱۶۲/ شَذراتُ الذَّھَب فی اخبار مَنْ ذَھَب، شیخ عبدالحی ابن عماد حنبلی، تحقیق عبد القادر ارناؤط ومحمود ارناؤط، طبع اول ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء، دار ابن کثیر دمشق و بیروت، جلد۹ صفحہ ۲۲۹ تا ۲۳۰/ الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، علامہ محمد سخاوی، سن اشاعت درج نہیں، دار مکتبة الحیاة بیروت، جلد۸، صفحہ ۱۲۲/ اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۹ تا ۱۰/ مختصر نشر النور، صفحہ ۱۶۸/ نظم الدرر، صفحہ ۸۱

۶......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۹ تا ۱۰

۷......التاریخ و المؤرخون بمکة من القرن الثالث الھجری الی القرن الثالث عشر، ڈاکٹر محمد حبیب ھیلہ، طبع اول ۱۹۹۴ء، الفرقان اسلامک فاؤنڈیشن مکہ مکرمہ شاخ، صفحہ ۳۶۷ تا ۳۶۸/ مختصر نشر النور، صفحہ ۵۰ تا ۵۱/ نظم الدرر، صفحہ ۳

۸......تاریخ مکة، احمد سباعی، طبع چہارم ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء، دار مکة للنشر مکہ مکرمہ، صفحہ ۴۷۰/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۶۷

۹......اھل الحجاز بِعَبقھم التاریخی، حسن عبدالحی قزاز مکی، طبع اول ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء، مطابع مدینہ جدہ، صفحہ ۳۲۱/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۶۷/ تاریخ مکة، صفحہ ۴۷۰/ مختصر نشر النور، صفحہ ۷۰، ۲۳۲

۱۰......تاریخ مکة ، صفحہ۴۷۰/التاریخ و المؤرخون بمکة ، صفحہ۳۶۷

۱۱......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۰/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۶۹/مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۸

۱۲......اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الهجری، عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی مکی، طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، الفرقان اسلامک فاؤنڈیشن مکہ مکرمہ، جلد۲ صفحہ۶۶۲/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۷ تا ۱۷۳/نظم الدرر، صفحہ۸۰ تا ۸۳

۱۳......شیخ محمد علی بخاری قربی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۷۷/مختصر نشر النور، صفحہ۴۰۹ تا ۴۱۰/نظم الدرر، صفحہ۶۴ تا ۶۵

۱۴......شیخ مہنا بامزروع کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۷۲/مختصر نشر النور، صفحہ۵۰۲ تا ۵۰۳/نظم الدرر، صفحہ۶۹

۱۵......شیخ احمد بن عبداللہ واعظ کے حالات،اعلام المکیین، جلد۲ صفحہ۱۰۰۸/مختصر نشر النور، صفحہ۱۲۴ تا ۱۲۵/نظم الدرر، صفحہ۲۶

۱۶......شیخ ابراہیم بیری کے حالات، حدائق الحنفیه، مولانا فقیر محمد جہلمی، ترتیب جدید وحواشی وتکملہ خورشید احمد خان، طبع چہارم ۱۹۷۷ء یا اس کے بعد شائع ہوئی، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ لاہور، صفحہ۴۴۴/طرب الاماثل بتراجم الافاضل، مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی، ۱۹۷۲ء یا اس کے بعد مصنف کی دوسری کتاب ''فوائد البهیة فی تراجم الحنفیة'' کے آخر میں شائع ہوئی، قدیمی کتب خانہ کراچی، صفحہ۲۵۳ تا ۲۵۴/اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۲۶ تا ۲۷/الاعلام، جلد۱ صفحہ۳۶ تا ۳۷/مختصر نشر النور، صفحہ۳۹ تا ۴۴/نظم الدرر، صفحہ۲۰

۱۷......شیخ عیسیٰ ثعالبی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۳۲۸ تا ۳۲۹/

الاعلام، جلد۵ صفحہ۱۰۸/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱ صفحہ۵۰۰ تا ۵۰۳، جلد۲ صفحہ۵۸۹ تا ۵۹۰، ۵۹۵، ۸۰۶ تا ۸۰۸/مختصر نشر النور، صفحہ۳۸۳ تا ۳۸۵/نظم الدرر، صفحہ۵۰ تا ۵۱

۱۸......علامہ سید محمد شلی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۵۶۹ تا ۵۷۰/الاعلام، جلد۶ صفحہ۵۹ تا ۶۰/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲ صفحہ۵۸۳، ۶۲۰/مختصر نشر النور، صفحہ۴۴۸ تا ۴۵۰/نظم الدرر، صفحہ۵۳ تا ۵۴

۱۹......شیخ محمد سلیمان رودانی کے حالات، خلاصة الکلام فی بیان امراء البلد الحرام، علامہ سید احمد بن زینی دحلان، اسی مصنف کی دوسری کتاب ''الفتوحات الاسلامیة بعد مضی الفتوحات النبویة'' کے حاشیہ پر شائع ہوئی، طبع اول ۱۳۱۱ھ، مطبع میریہ مکہ مکرمہ، جلد۱ صفحہ۲۳۳ تا ۲۳۸/اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۴۵۸ تا ۴۵۹/الاعلام، جلد۶ صفحہ۱۵۱/تاریخ مکة، صفحہ۳۷۸ تا ۳۸۳/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱ صفحہ۴۲۵ تا ۴۲۹/مختصر نشر النور، صفحہ۴۳۱ تا ۴۳۴/نظم الدرر، صفحہ۶۲ تا ۶۴

۲۰......علامہ سید ابوبکر شیخان کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۶۹ تا ۷۰/مختصر نشر النور، صفحہ۶۶/نظم الدرر، صفحہ۲۱ تا ۲۲

۲۱......شیخ سعید باقشیر کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۲۶۶/مختصر نشر النور، صفحہ۲۰۵ تا ۲۰۶/نظم الدرر، صفحہ۳۵

۲۲......شیخ عبداللہ باقشیر کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۲۶۶ تا ۲۶۷/الاعلام، جلد۴ صفحہ۹۰/مختصر نشر النور، صفحہ۲۸۹ تا ۲۹۰/نظم الدرر، صفحہ۴۲ تا ۴۳

۲۳......شیخ علی عمری انصاری کے حالات،اعلام المکیین، جلد۲ صفحہ۶۹۹ تا ۷۰۰/مختصر نشر النور، صفحہ۳۶۴ تا ۳۶۵/نظم الدرر، صفحہ۴۶

۲۴......شیخ حنیف الدین مرشدی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۲ صفحہ۸۶۸/

الاعلام، جلد۲صفحہ۲۸۷/مختصر نشر النور، صفحہ۱۸۴تا۱۸۶/نظم الدرر، صفحہ۲۹تا۳۰

۲۵......سیدہ قریش طبریہ کے حالات،الاسرة الطبرية المكية، ڈاکٹر عائض ردّادی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، دار رفاعی ریاض، صفحہ۱۱۳تا۱۱۶/اعلام المكيين، جلد۲ صفحہ۶۴۱تا۶۴۲/الاعلام، جلد۵صفحہ۱۹۵/فهرس الفهارس، جلد۲صفحہ۹۴۱تا۹۴۴/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۹۴

۲۶......شیخ ابراہیم کورانی مدنی کے حالات،سلك الدرر فی اعيان القرن الثانی عشر، شیخ محمد خلیل بن علی مرادی، طبع سوم ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء، دار ابن حزم و دار البشائر الاسلامیۃ بیروت، جلد۱صفحہ۵تا۶/الاعلام، جلد۱صفحہ۳۵/فهرس الفهارس، جلد۱صفحہ۱۶۶تا۱۶۸،۳۱۲تا۳۱۳،۴۹۳تا۴۹۴

۲۷......شیخ علی جمال مصری مکی کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۳۴۴تا ۳۴۵/الاعلام، جلد۴صفحہ۲۶۷/مختصر نشر النور، صفحہ۳۵۳تا۳۵۴/نظم الدرر، صفحہ۴۵تا۴۶

۲۸......علامہ سید محمد صادق میر بادشاہ کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۲۵۳ تا۲۵۴/مختصر نشر النور، صفحہ۲۱۱تا۲۱۲/نظم الدرر، صفحہ۳۵

۲۹......شیخ علی ایوبی کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۲۴۶/مختصر نشر النور، صفحہ۳۴۹تا۳۵۰/نظم الدرر، صفحہ۴۸تا۴۹

۳۰......علامہ سید علی بن عبد القادر طبری کے حالات،اعلام المكيين، جلد۲صفحہ۶۲۴ تا۶۲۵/الاسرة الطبرية المكية، صفحہ۱۰۸تا۱۰۹/الاعلام، جلد۴صفحہ۳۰۱/فهرس الفهارس، جلد۲صفحہ۸۱۱/نظم الدرر، صفحہ۴۹

۳۱......علامہ سید زین العابدین طبری کے حالات، ماہنامہ العرب، ریاض، شمارہ جولائی،اگست ۱۹۷۷ء، صفحہ۹۸تا۹۹/اعلام المكيين، جلد۲صفحہ۶۱۹/الاسرة

الطبرية المكية، صفحہ۱۱۰/فهرس الفهارس، جلد۲،صفحہ۸۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۹۹تا۲۰۰/نظم الدرر، صفحہ۳۳تا۳۴

۳۲......سیدہ مبارکہ طبریہ کے حالات،اعلام المكيين، جلد۲صفحہ۶۴۲/الاسرة الطبرية المكية، صفحہ۴۷،۱۱۱/فهرس الفهارس، جلد۲صفحہ۸۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۳۹۹

۳۳......سیدہ زین شرف طبریہ کے حالات،اعلام المكيين، جلد۲صفحہ۶۳۹/ الاسرة الطبرية المكية، صفحہ۱۱۲/فهرس الفهارس، جلد۲صفحہ۸۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۹۹

۳۴......علامہ سید عبد الرحمٰن مجوب شہید کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ۲۱۶/تاریخ مكة، صفحہ۱۷۱/۳/نظم الدرر، صفحہ۳۷

۳۵......شیخ محمد علی ابن علان صدیقی کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۱۴۵تا ۱۴۶/الاعلام، جلد۶صفحہ۲۹۳/طرب الاماثل، صفحہ۳۰۲/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۲۷۷،جلد۲صفحہ۸۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۴۶۴تا۴۷۱/نظم الدرر، صفحہ۶۵تا۶۷

۳۶......شیخ محمد عاشور مالکی کے حالات،اعلام المكيين، جلد۲صفحہ۶۵۰/ فهرس الفهارس، جلد۲،صفحہ۸۱۲/مختصر نشر النور، صفحہ۴۶۰تا۴۶۱/نظم الدرر، صفحہ۵۷

۳۷......شیخ عبد الرحمٰن شہرانی کردی کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۵۷۸/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۴۶/نظم الدرر، صفحہ۸۵

۳۸......شیخ عبد العزیز زمزمی کے حالات،اعلام المكيين، جلد۱،صفحہ۴۷۹/ فهرس الفهارس، جلد۲،صفحہ۹۱۸تا۹۱۹/مختصر نشر النور، صفحہ۲۵۹تا۲۶۰/ نظم الدرر، صفحہ۴۰

۳۹......علامہ سید محمد بن سہل تریمی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱،صفحہ۶۴ تا ۶۵/مختصر نشر النور، صفحہ۴۴۴/نظم الدرر، صفحہ۵۶

۴۰......شیخ احمد قشاشی مدنی کے حالات پر علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۴ء) نے مستقل کتاب ''البرد المحبر الحواشی فی مناقب الشیخ احمد القشاشی'' تصنیف کی،جس کا مخطوط ریاض یونی ورسٹی میں محفوظ ہے/الاعلام، جلد۱،صفحہ۲۳۹/فہرس الفہارس، جلد۲،صفحہ۸۱۱،۹۷۰ تا ۹۷۱،۱۰۶۱

۴۱......علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی کے حالات، ماہ نامہ ضیائے حرم لاہور، شمارہ ستمبر ۲۰۰۱ء،صفحہ۴۴ تا ۴۷/الاعلام، جلد۶،صفحہ۲۰۳ تا ۲۰۴/سلک الدرر، جلد۴،صفحہ۶۵ تا ۶۶

۴۲......شیخ عبدالقادر صفوری دمشقی کے حالات،فہرس الفہارس، جلد۲،صفحہ۶۲۳ ۷

۴۳......الاعلام، جلد۴صفحہ۲۲۱/فہرس الفہارس، جلد۲،صفحہ۸۱۲

۴۴......شیخ عبدالغنی نابلسی کے حالات پر ان کے شاگرد شیخ مصطفیٰ بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی ۱۱۶۲ھ/۱۷۴۹ء) نے کتاب ''الفتح الطری الجنی فی بعض مآثر شیخنا الشیخ عبد الغنی'' لکھی/شیخ نابلسی کے نواسہ کے بیٹے شیخ محمد کمال الدین غزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی ۱۲۱۴ھ/۱۷۹۹ء) نے ''الورد الانسی و الوارد القدسی فی ترجمۃ العارف باللہ عبد الغنی النابلسی'' لکھی،دارالکتب مصریہ قاہرہ میں اس کے دومخطوطات زیر نمبر ۱۶۱/۷/ح،۲،۸۰۷/ح محفوظ ہیں/الاعلام، جلد۴،صفحہ۳۲ تا ۳۳/حدائق الحنفیہ، صفحہ۴۵۸/سلک الدرر، جلد۳صفحہ۳۰ تا ۳۸/طرب الاماثل، صفحہ۲۸۴/فہرس الفہارس، جلد۲صفحہ۷۵۶ تا ۷۵۸،۸۱۱

۴۵......الحقیقۃ و المجاز فی رحلۃ بلاد الشام و مصر و الحجاز، شیخ عبدالغنی نابلسی، تحقیق ریاض عبد الحمید مراد، طبع اول ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء دار المعرفۃ دمشق،

صفحہ۴۳۴/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۵

۴۶......شیخ نجم الدین محمد غزی کے حالات،الاعلام، جلد۷صفحہ۶۳/فہرس الفہارس، جلد۲صفحہ۶۶۹ تا ۶۷۱

۴۷......شیخ علی شبراملسی کے حالات،الاعلام، جلد۴صفحہ۳۱۴/فہرس الفہارس، جلد۲صفحہ۹۶۸

۴۸......شیخ محمد بابلی کے حالات پر حافظ مرتضی بلگرامی زبیدی نے کتاب ''الفجر البابلی فی ترجمۃ البابلی'' تصنیف کی/الاعلام، جلد۶صفحہ۲۷۰/فہرس الفہارس، جلد۱صفحہ۲۱۰ تا ۲۱۲،جلد۲صفحہ۵۹۰،۸۱۱،۸۹۰

۴۹......شیخ منصور طوخی کے حالات،الاعلام، جلد۷صفحہ۳۰۰

۵۰......علامہ سید احمد مکی حموی مصری کے حالات،الاعلام، جلد۱صفحہ۲۳۹/تکملۃ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۵۲۶

۵۱......شیخ محمد شوبری کے حالات،الاعلام، جلد۶صفحہ۱۱/فہرس الفہارس، جلد۲صفحہ۸۱۱

۵۲......شیخ شہاب الدین احمد خفاجی کے حالات،الاعلام، جلد۱صفحہ۲۳۸ تا ۲۳۹/حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۳۶/طرب الاماثل، صفحہ۲۵۵/فہرس الفہارس، جلد۱صفحہ۳۷۷ تا ۳۷۸،جلد۲صفحہ۸۱۱/مختصر نشر النور، حاشیہ صفحہ۳۴۰

۵۳......شیخ ابراہیم میمونی کے حالات،الاعلام، جلد۱صفحہ۶۷/فہرس الفہارس، جلد۱صفحہ۴۵۹،جلد۲صفحہ۹۶۸

۵۴......شیخ نورالدین علی اجھوری کے حالات،الاعلام، جلد۵صفحہ۱۳ تا ۱۴/طرب الاماثل، صفحہ۲۸۴/فہرس الفہارس، جلد۲صفحہ۷۸۲ تا ۷۸۴،۸۱۱

۵۵......شیخ عبدالسلام القانی کے حالات،الاعلام، جلد۳صفحہ۳۵۵/فہرس

الفہارس، جلد۲صفحہ۸۱۱، ۸۹۰

۵۶......شیخ محمد ابوسرور صدیقی کے حالات،الاعلام، جلد۷صفحہ۶۴/فہرس الفہارس، جلد۲صفحہ۸۱۲

۵۷......شیخ محمد مرابط دلائی کے حالات،الاعلام، جلد۷صفحہ۶۴/فہرس الفہارس، جلد۱صفحہ۴۰۱

۵۸......شیخ ابوسالم عبداللہ عیاشی کے حالات وملفوظات پر ان کے پوتے شیخ محمد بن حمزہ نے کتاب "الزھر الباسم فی جملة من کلام ابی سالم" لکھی جوتا حال شائع نہیں ہوئی اور اس کا مخطوط مکتبہ عامہ رباط کے ذخیرہ کتانی میں محفوظ ہے/ ماہ نامہ العرب ریاض شمارہ جولائی، اگست ۱۹۷۷ء، صفحہ ۶۵ تا ۶۷/الاعلام، جلد۴صفحہ۱۲۹/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۶۸ تا ۱۶۹، جلد۲، صفحہ۵۸۶ تا ۵۸۸، ۸۱۱، ۸۳۲ تا ۸۳۵

۵۹......شیخ محمد بن سعید مرغتی کے حالات،الاعلام، جلد۶ صفحہ۱۳۹ تا ۱۴۰/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۲۰۹، جلد۲، صفحہ۵۵۴ تا ۵۵۶، ۸۱۱

۶۰......شیخ عبدالوہاب بن عربی کے حالات،الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۸۴/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۱، ۹۶۶

۶۱......فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۲۰۹، جلد۲، صفحہ۸۱۱، ۹۶۶، ۹۶۷

۶۲......شیخ احمد عجل زبیدی کے حالات،فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۵۶، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۵۲ تا ۸۵۴

۶۳......شیخ ابراہیم جعمان زبیدی کے حالات،الاعلام، جلد۱، صفحہ۴۹/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۱

۶۴......شیخ احمد مطیر حکمی کے حالات،الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۸۱/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲

۶۵......ملا احمد جیون امیٹھوی کے حالات،سبحة المرجان فی آثار ھندستان، غلام علی آزاد بلگرامی، طبع بمبئی، ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۵ء، باہتمام امین حلوانی مدنی، صفحہ۷۹/الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۰۸ تا ۱۰۹/حدائق الحنفیة، صفحہ۴۵۴ تا ۴۵۵/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲/نزھة الخواطر، صفحہ۶۹۱ تا ۶۹۲

۶۶......مولانا عبدالملک احمد آبادی کے حالات،فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲/نزھة الخواطر، صفحہ۵۸۰

۶۷......شیخ یحییٰ شاوی الجزائری کے حالات،الاعلام، جلد۸، صفحہ۱۶۹/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲، ۱۱۳۲ تا ۱۱۳۵

۶۸......شیخ محمد حسین خافی نقشبندی کے حالات،فتح القوی، صفحہ۲۲۸/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۲۵ تا ۷۲۷/نظم الدرر، صفحہ۶۱

۶۹......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۰۵/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۷/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۰ تا ۳۷۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۰ تا ۱۷۱/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۷۰......حدائق الحنفیة، صفحہ۴۷۴/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۹۵۲

۷۱......شیخ احمد نخلی نقشبندی کے حالات،نزھة الفکر فیما مضی من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر و الثالث عشر، علامہ سید احمد بن محمد حضروای مکی، تحقیق محمد مصری، طبع ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت دمشق، جلد۱، صفحہ۱۵۱ تا ۱۵۲/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۶۵ تا ۹۶۶/الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۱ تا ۲۴۲/سلک الدرر، جلد۱، صفحہ۱۷۱ تا ۱۷۲/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۲۵۱ تا ۲۵۳/مختصر نشر النور، صفحہ۱۲۰ تا ۱۲۱/نظم الدرر، صفحہ۷۶

۷۲......شیخ عبداللہ بن سالم بصری کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۹۵/

الاعلام، جلد۴،صفحہ۸۸/سبحة المرجان، صفحہ۹۷تا۹۹/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۹۳تا۱۹۹/مختصر نشر النور، صفحہ۲۹۰ تا ۲۹۳/نزهة الفكر، جلد۲،صفحہ۶۰ تا ۶۱/نظم الدرر، صفحہ۹۰تا۹۲

۷۳......شیخ عبدالمعطی شیبی کے حالات،نزهة الفكر، جلد۲،صفحہ۲۲۷ تا ۲۲۸

۷۴......تاریخ مکة ، صفحہ۴۸۳/التاريخ و المؤرخون بمكة ، صفحہ۳۷۶

۷۵......مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۷۶......اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۲/التاريخ و المؤرخون بمكة صفحہ۳۷۶

۷۷......اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للهجرة و بعض قرون الماضية، محمد علی مغربی، طبع اول ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء، مطبع مدنی قاہرہ، جلد۳ صفحہ۶۵/تاریخ مكة، صفحہ۳۹۱

۷۸......اعلام الحجاز، جلد۳،صفحہ۳۷

۷۹......الخزائن، فهرس نوادر المخطوطات العربية، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری کے نادر عربی مخطوطات کی فہرست مفصل، قاضی عبدالنبی کوکب، طبع اول ۱۹۷۵ء، پنجاب یونی ورسٹی پریس لاہور، جلد۱،صفحہ۲۱۹ تا۲۲۱/الحقيقة و المجاز، صفحہ۱۷۷ تا ۱۷۹،۲۸۱ تا ۲۸۲

۸۰......اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۷/تاریخ مكة ، صفحہ۳۹۹،۴۲۹/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۸۱......فهرس الفهارس، جلد۱،صفحہ۴۴۸

۸۲......ایضاً،جلد۲،صفحہ۸۰۸

۸۳......الدليل المشير الى فلك اسانيد الاتصال بالحبيب البشير صلى

اللہ علیه و علی آله ذوی الفضل الشهير و صحبه ذوی القدر الكبير ،علامہ سید ابوبکر بن احمد حبشی علوی مکی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، مکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ، صفحہ۱۰۵

۸۴......سلك الدرر ، جلد۳، صفحہ۳۰

۸۵......اهداء اللطائف، صفحات۴۹ تا ۵۰،۵۹تا۶۱، ۶۶، ۶۸، ۶۹ تا ۷۱، ۷۲تا ۷۴، ۸۰تا۸۲

۸۶......احمد امین صالح مرشد مدنی (پ ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء) کے حالات، ان کی تصنیف کے آخری صفحہ پر درج ہیں۔

۸۷......طيبة و ذكريات الاحبة ، احمد امین صالح مرشد، طبع دوم ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء، مطبع دار البلاد جدہ، جلد۱، صفحہ۱۸۶، ۲۰۳

۸۸......حدائق الحنفية ، صفحہ۴۷۴

۸۹......شیخ بدرالدین خوج کے حالات، اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ۲۸۲/ الاعلام، جلد۲، صفحہ۴۶/مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۰ تا ۱۴۱/نظم الدرر، صفحہ۷۸

۹۰......شیخ تاج الدین دهان کے حالات، اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ۴۳۵/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۵۰۴تا۵۰۵/مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۷/نظم الدرر، صفحہ۷۹

۹۱......شیخ تاج الدین قلعی کے حالات، اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۶۳ تا ۶۴/ اعلام المكيين، جلد۲، صفحہ۶۷۶ تا ۶۷۷/تاریخ مكة، صفحہ۳۸۹ تا ۳۹۰/حدائق الحنفية، صفحہ۴۵۹ تا ۴۶۰/خلاصة الكلام، جلد۱، صفحہ۲۴۵ تا ۲۴۹/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۹۷ تا ۹۸/مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۸ تا ۱۴۹/نزهة الفكر، جلد۱، صفحہ۲۴۳/نظم الدرر، صفحہ۷۸

۹۲......شیخ عبدالقادر بن ابوبکر صدیقی کے حالات، اعلام المكيين، جلد۲، صفحہ۶۰۶ تا ۶۰۷/سلك الدرر، جلد۳، صفحہ۴۹/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۷۱/

مختصر نشر النور، صفحہ۲۶۴ تا ۲۶۷/نزھة الفکر، جلد۲، صفحہ۲۰۸ تا ۲۰۹/نظم الدرر، صفحہ۸۵ تا ۸۸

۹۳......علامہ سید عمر بن احمد عقیل سقاف کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۱۳/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۲۹۶، ۴۴۹، جلد۲، صفحہ۷۵۶، ۷۹۲ تا ۷۹۶/مختصر نشر النور، صفحہ۳۷۶/نظم الدرر، صفحہ۹۸

۹۴......شیخ عارف بن محمد جمال الدین کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۴۲/مختصر نشر النور، صفحہ۲۲۷ تا ۲۲۸/نظم الدرر، صفحہ۸۴ تا ۸۵

۹۵......شیخ محمد وفداللہ مالکی کے حالات، فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۴۲۸ تا ۴۲۹

۹۶......شیخ ابوبکر ظہیرہ کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۸۷/مختصر نشر النور، صفحہ۶۷/نظم الدرر، صفحہ۷۵

۹۷......شیخ عبدالخالق مزجاجی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۶۶/الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۹۱/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۰۰، ۷۳۱، ۸۱۲

۹۸......شیخ محمد عقیلہ کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۹۰ تا ۶۹۱/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۳/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۳۰ تا ۳۱/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۷۸، جلد۲، صفحہ۵۸۴، ۶۰۷ تا ۶۰۸، ۸۶۵، ۹۲۱ تا ۹۲۲/مختصر نشر النور، صفحہ۴۶۲ تا ۴۶۴/نظم الدرر، صفحہ۱۰۰ تا ۱۰۱

۹۹......شیخ عبدالکریم سندھی مکی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۱۰۰۱/مختصر نشر النور، صفحہ۲۸۳ تا ۲۸۴/نزھة الفکر، جلد۲، صفحہ۱۸۱/نظم الدرر، صفحہ۸۸ تا ۸۹

۱۰۰......شیخ عبدالمنعم بن تاج الدین قلعی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۹/الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۶۸/مختصر نشر النور، صفحہ۳۳۱/نظم

الدرر، صفحہ۹۴

۱۰۱......شیخ عید انصاری کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۳۹/مختصر نشر النور، صفحہ۳۸۲/نزھة الفکر، جلد۲، صفحہ۳۲۲/نظم الدرر، صفحہ۹۹

۱۰۲......شیخ محمد بن امام الدین مرشدی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۷۶/مختصر نشر النور، صفحہ۴۸۱ تا ۴۸۲/نظم الدرر، صفحہ۱۰۱

۱۰۳......شیخ محمد بن سلطان ولیدی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۱۰۱۱/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۱۱۰/مختصر نشر النور، صفحہ۴۸۹/نظم الدرر، صفحہ۱۰۲

۱۰۴......شیخ مصطفیٰ ضیاءالدین حموی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۹۹/الاعلام، جلد۷، صفحہ۲۳۸/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۱۷۸/مختصر نشر النور، صفحہ۴۹۷ تا ۴۹۸/نظم الدرر، صفحہ۱۰۶

۱۰۵......شیخ یحییٰ حباب کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۵۷/مختصر نشر النور، صفحہ۵۰۷ تا ۵۰۸/نظم الدرر، صفحہ۱۰۷

۱۰۶......شیخ محمد بن طیب مدنی کے حالات، تراجم اعیان المدینة المنورة، گمنام مصنف، تحقیق ڈاکٹر محمد تونجی، طبع اول ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، دار الشروق جدہ، صفحہ۵۷ تا ۵۸/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۷۷ تا ۱۷۸/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۹۱ تا ۹۴/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۹۱، ۱۰۰، ۱۸۲ تا ۱۸۴، ۲۰۹، جلد۲، صفحہ۶۶۱، ۷۰۰، ۸۱۲، ۱۰۶۷ تا ۱۰۷۱

۱۰۷......مولانا محمد حیات سندھی مدنی کے حالات، الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۱۱/تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۶۸/سبحة المرجان، صفحہ۹۵ تا ۹۷/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۳۴/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۳۵۶ تا ۳۵۷/نزھة الخواطر، صفحہ۸۱۵ تا ۸۱۶

۱۰۸......شیخ ابوطاہر محمد کورانی مدنی کے حالات، الاعلام، جلد۵، صفحہ۳۰۴/تراجم

اعیان المدینة المنورة، صفحہ۱۰۴/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۲۷/فہرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۴۹۴تا۴۹۶،جلد۲، صفحہ۱۰۴۸

۱۰۹......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۴۹۵

۱۱۰......مولانا ابوالطیب محمد سندھی مدنی کے حالات،تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۷۸/نزهة الخواطر، صفحہ۶۸۹

۱۱۱......شیخ خیرالدین الیاس کے حالات،الاعلام، جلد۲، صفحہ۳۲۷/تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۳۰تا۳۱

۱۱۲......شیخ عبدالکریم خلیفتی کے حالات،الاعلام، جلد۴، صفحہ۵۲/تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۲۷تا۳۷/سلک الدرر، جلد۳، صفحہ۶۶

۱۱۳......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۶۷

۱۱۴......شیخ صالح جنینی کے حالات،سلک الدرر، جلد۲، صفحہ۲۰۸تا۲۰۹/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۳۰۱تا۳۰۲،جلد۲، صفحہ۸۸۰

۱۱۵......شیخ محمد بن زین الدین کفیری کے حالات،الاعلام، جلد۶، صفحہ۳۱۷/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۴۱تا۴۸/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۴۹۷

۱۱۶......شیخ حسن بخشی کے حالات،الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۹۷/سلک الدرر، جلد۲، صفحہ۲۶تا۳۰/فهرس الفهارس، جلد۲، صفحہ۸۱۳

۱۱۷......علامہ سید سعدی حمزاوی کے حالات،سلک الدرر، جلد۲، صفحہ۱۵۶تا۱۵۸

۱۱۸......شیخ محمد امین محبی کے حالات،الاعلام، جلد۶، صفحہ۴۱/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۸۶تا۹۱

۱۱۹......علامہ سید ابراہیم حمزاوی کے حالات،الاعلام، جلد۱، صفحہ۶۸/سلک الدرر، جلد۱، صفحہ۲۱تا۲۴

۱۲۰......شیخ ابوسعود کواکبی کے حالات،سلک الدرر، جلد۱، صفحہ۵۷تا۵۸

۱۲۱......شیخ عبدالرحمٰن تاجی کے حالات،سلک الدرر، جلد۲، صفحہ۲۸۵تا۲۹۱

۱۲۲......علامہ سید محمد بدیری ابن میت شامی کے حالات،الاعلام، جلد۷، صفحہ۶۵تا۶۶/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۲۱۶تا۲۱۸

۱۲۳......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۲۷۰،جلد۲، صفحہ۶۸۵،۷۵۶،۸۱۲/مختصر نشر النور، صفحہ۲۹۲

۱۲۴......علامہ سید عبدالرحمٰن بلفقیہ کے حالات،فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۴۴۶تا۴۴۷

۱۲۵......علامہ سید یحییٰ اهدل زبیدی کے حالات،الاعلام، جلد۸، صفحہ۱۶۱/فهرس الفهارس، جلد۲، صفحہ۱۱۳۵تا۱۱۳۶

۱۲۶......شیخ ابوطالب شارف کے حالات،فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۵۰۶تا۵۰۸

۱۲۷......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۵۱۸

۱۲۸......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳

۱۲۹......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۲۷۱/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۳۰......نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۳۱......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۷/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۶/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۷۳،جلد۲، صفحہ۶۶۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۳۲......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۷/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۳۳......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۳۴......فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب ابوسلیمان مکی وغیرہ دس اہل علم نے مل کر مرتب کی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ۴۵۶

۱۳۵......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۸۲/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۳۶......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۸/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۳۷......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۸

۱۳۸......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۸/التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ۳۷۱

۱۳۹......التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ۳۷۲/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۲۰۹

۱۴۰......شیخ عبدالقادر بن یحییٰ صدیقی کے حالات، سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للهجرة، عمر عبدالجبار مکی، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء، مکتبہ تہامہ جدہ، صفحہ۱۷۱/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۰۸/اهل الحجاز بعبقهم التاريخي، صفحہ۲۹۳/مختصر نشر النور، صفحہ۲۷۵ تا ۲۷۷/نظم الدرر، صفحہ۸۸

۱۴۱......علامہ سید احمد بن محمد حضراوی مکی شافعی کے حالات، سال نامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۱۵

۱۴۲......شیخ عبدالستار دہلوی مکی کے حالات، تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة و السماع، شیخ محمود سعید ممدوح قاہروی شافعی، طبع اول، سن تصنیف ۱۴۰۳ھ، مطبع شباب قاہرہ، صفحہ۳۰۳ تا ۳۰۷/نشر الدرر فی تذییل نظم الدرر فی تراجم علماء مكة من القرن الثالث عشر الى الرابع عشر، شیخ عبداللہ غازی ہندی مکی،

مخطوط بخط مصنف مخزونہ جدہ یونی ورسٹی، ذخیرہ شیخ محمد نصیف، مخطوط نمبر ۲۹۱۲ مائیکروفلم نمبر ۲۳۵۷، صفحہ۴۰/اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۳۸ تا ۴۴۰/الاعلام، جلد۳، صفحہ۳۵۴/سیر و تراجم، صفحہ۱۹۶ تا ۱۹۹

۱۴۳......ڈاکٹر یحییٰ محمود ساعاتی مکی کے حالات، روزنامہ البلاد، مکہ مکرمہ، شمارہ ۱۶ فروری ۲۰۰۱ء، نجیب محمد الخطیب کا مضمون بعنوان شخصيات رائده فى المكتبات و المعلومات، صفحہ۱۲

۱۴۴......الفهرس الوصيفى لمخطوطات السيرة النبوية و متعلقاتها، ڈاکٹر قاسم سامرائی، طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، ابن سعود یونی ورسٹی ریاض، جلد۲، صفحہ۹۰ تا ۹۱/ اھداء اللطائف، طبع دوم/فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ۴۵۹/ معجم مؤلفى مخطوطات مكتبة الحرم المكى الشريف، صفحہ۳۷۴/ماہ نامہ العرب، شمارہ نومبر ۱۹۶۷ء، محمد سعید کمال کا مضمون "مؤرخو الطائف و مؤلفاتهم" صفحہ۱۰۱ تا ۱۱۴/شمارہ دسمبر ۱۹۶۷ء، پہلے ایڈیشن پر تبصرہ، صفحہ۳۲۰

۱۴۵......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/الاعلام، جلد۲، صفحہ۶۶/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۸/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۳۱۱ تا ۳۱۲/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۴۶......الاعلام، جلد۵، صفحہ۵۵ تا ۵۶/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۸ تا ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۴۷......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۴۸......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲ تا ۱۷۳

۱۴۹......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۵۰......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۵۱......معجم ما الف عن مکة، ڈاکٹر عبدالعزیز سنیدی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، مطبوعہ بیروت، صفحہ۱۰۱/الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۰۵/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۳ تا ۳۷۴

۱۵۲......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳

۱۵۳......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۵۴......ملا علی قاری کے حالات پر شیخ خلیل بن ابراہیم قوتلائی نے مقالہ لکھا، جس پر ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ نے انہیں ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء میں ایم فل کی ڈگری جاری کی، جسے ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء میں دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت نے ''الامام علی القاری و اثرہ فی علم الحدیث'' کے نام سے شائع کیا۔

۱۵۵......ماہ نامہ ضیائے حرم، شمارہ ستمبر ۲۰۰۱ء، صفحہ۳۷ تا ۴۷

۱۵۶......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۵۷......نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۵۸......فھرس مخطوطات البحرین، ڈاکٹر علی اباحسین، طبع دوم ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء، مرکز الوثائق التاریخیۃ، بحرین، جلد۱، صفحہ۲۲۴/فھرس مخطوطات مکتبة

مکة المکرمة، صفحہ۳۵۴

۱۵۹......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷ تا ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۹/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۶۰......مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۱۶۱......شیخ احمد قطان مالکی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۷۷/سلک الدرر، جلد۱، صفحہ۲۱۹/مختصر نشر النور، صفحہ۱۱۱ تا ۱۱۲/نزھة الفکر، جلد۱، صفحہ۱۴۷ تا ۱۴۸/نظم الدرر، صفحہ۷۶

۱۶۲......مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۱ تا ۱۷۲، ۲۷۵

۱۶۳......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۲/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۶/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۵۲

۱۶۴......فھرس دارالکتب المصریة، طبع اول ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء، مطبع دارالکتب المصریۃ قاہرہ، جلد۵ صفحہ۱۶۶/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۰ تا ۲۱/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۴ تا ۳۷۵/معجم ما الف عن مکة، صفحہ۱۳۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۷۴

۱۶۵......شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید کے حالات، سال نامہ معارف رضا، شمارہ ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۹۷ تا ۱۹۸/ شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء، صفحہ۲۵ تا ۳۰/ شمارہ اگست ۲۰۰۰ء، صفحہ۱۸ تا ۲۰

۱۶۶......مختصر نشر النور، صفحہ۳۸، ۴۳، ۶۶، ۱۰۶، ۱۴۴، ۱۵۱، ۱۸۵، ۱۹۹، ۲۰۵، ۲۱۲، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۵۹، ۲۸۹، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۶۵، ۳۷۴، ۳۸۵، ۳۹۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۳۱، ۴۴۴، ۴۴۸، ۴۶۰، ۴۶۴، ۴۸۸، ۵۰۹

۱۶۷......الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۳۸

۱۶۸......قائمة منشورات دار الكتب العلمية بيروت، ۲۰۰۰ء، صفحہ ۷۳/الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۶۰ تا ۶۱

۱۶۹......نظم الدرر، صفحہ ۸۲

۱۷۰......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۷۱......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۳

۱۷۲......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۷۳......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۰۵/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲/نظم الدرر، صفحہ ۸۲

۱۷۴......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۷/التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲/نظم الدرر، صفحہ ۸۲

۱۷۵......التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۱

۱۷۶......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۷۷......اهداء اللطائف، مقدمہ ۲۱/التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۵

۱۷۸......فهرس الفهارس، جلد ۲، صفحہ ۶۰۲ تا ۶۰۳، ۱۰۴۰، ۱۰۴۹ تا ۱۰۵۹

۱۷۹......فهرس الخزانة العلمية الصبيحية بسلا، ڈاکٹر محمد حجی، طبع اول ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء، منشورات معهد المخطوطات العربية كويت، صفحہ ۲۲۲/فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۴۴۹

۱۸۰......فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۴۴۷ تا ۴۴۹

۱۸۱......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۲/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲/نظم الدرر، صفحہ ۸۲

۱۸۲......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۷/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۸۳......نظم الدرر، صفحہ ۸۲

۱۸۴......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۸۵......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۷/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۲/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۸۶......اعلام الحجاز، جلد ۲، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۳/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۲/التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۵/معجم ما الف عن مكة، صفحہ ۲۰۰

۱۸۷......اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۲/التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۶

۱۸۸......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۲/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۸۹......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۷/التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۶/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲، ۲۲۵

۱۹۰......اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۳/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۳

۱۹۱......مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۲

۱۹۲......اعلام المكيين، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۲۳/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۷۳

۱۹۳......التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ ۳۷۱/فهرس مخطوطات

مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۳۰۶

۱۹۴......نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۹۵......التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۶/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲/معجم ما الف عن مکة، صفحہ۲۱۲

۱۹۶......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۳/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳

۱۹۷......نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۹۸......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۸/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۳/فہرس الفھارس، جلد۲، صفحہ۷۰۰/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳/نظم الدرر، صفحہ۸۲

۱۹۹......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۳/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۷۶/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۲۰۰......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۷/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۳/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۲

۲۰۱......فہرس الفھارس، جلد۲، صفحہ۵۸۹تا۵۹۰،۹۰۱،۹۷۵

۲۰۲......اورنگ زیب عالم گیر کے حالات عربی کتب میں،الاعلام، جلد۶، صفحہ۴۶/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۱۱۳تا۱۱۴/نزھة الخواطر، صفحہ۷۳۷تا۷۴۳/نزھة الفکر، جلد۱، صفحہ۲۳۰

۲۰۳......فہرس مخطوطات الحدیث الشریف و علومہ فی مکتبة الملک عبد العزیز بالمدینة المنورة، عمار بن سعید تمالت، طبع اول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، مکتبہ عبدالعزیز مدینہ منورہ، صفحہ۱۸۹

۲۰۴......خواجہ میر محمد شفیع لاہوری دہلوی کے حالات،فتح القوی، صفحہ۲۲۸تا۲۲۹/نزھة الخواطر، صفحہ۸۲۳

۲۰۵......فہرس الفھارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲

۲۰۶......فہرس الفھارس، جلد۲، صفحہ۱۲/نزھة الخواطر، صفحہ۵۸۰

۲۰۷......تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۶۸/سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۳۴

۲۰۸......نزھة الخواطر، صفحہ۶۸۹

۲۰۹......مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۳۸تا۵۳۹/الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۲۹/فہرس الفھارس، جلد۲، صفحہ۱۰۹۸تا۱۰۹۹/نزھة الخواطر، صفحہ۸۴۲تا۸۴۳

۲۱۰......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حالات و خدمات اردو، فارسی،عربی کی متعدد کتب ورسائل میں درج ہیں،لیکن ان میں ''القول الجلی فی ذکر آثار الولی''سب پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس کے مصنف مولانا محمد عاشق پھلتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ءتقریباً) شاہ ولی اللہ کے ماموں زاد بھائی اور شاگرد و مرید نیز سفر حرمین شریفین میں ان کے ساتھی تھے اور انہوں نے یہ کتاب شاہ صاحب کی خواہش پر حجاز مقدس میں ہی تصنیف کرنا شروع کی اور اس میں ایسی کوئی چیز نہیں لکھی گئی، جسے شاہ ولی اللہ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو اور اصلاح نہ فرمائی ہو۔القول الجلی فارسی میں ہے،جس کے قلمی نسخہ کا عکس شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی نے شائع کیا، جو پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ پھر مولانا محمد تقی انور علوی نے اس کا اردو ترجمہ کیا، جسے ۱۹۸۸ء میں مذکورہ اکاڈمی نے اور ۱۹۹۹ء میں مسلم کتابوی لاہور نے شائع کیا۔

۲۱۱......مولانا محمد صدیق لاہوری کے حالات، حدائق الحنفیة، صفحہ۴۶۹تا۴۷۰/

نزھة الخواطر، صفحہ ۸۲۵

۲۱۲......ماہ نامہ العرب، شمارہ جولائی، اگست ۱۹۷۷ء، صفحہ ۶۵ تا ۱۱۵/ شمارہ ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۸۱، بعنوان "فی رحاب الحرمین من خلال کتب الرحلات الی الحج"/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۷۱

۲۱۳......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۵۹ تا ۶۰/ اھداء اللطائف، صفحہ ۱۶، ۹۶/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۴۸ تا ۴۵۰

۲۱۴......مختصر نشر النور، صفحہ ۴۹۷ تا ۴۹۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۰۶/ العرب، اپریل، مئی ۱۹۷۴ء، صفحہ ۷۴۸ تا ۷۶۱/ اگست، ستمبر ۱۹۷۴ء، صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۲

۲۱۵......نظم الدرر، صفحہ ۸۳

۲۱۶......الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۰۵/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۹۸/ فہرس الفھارس، جلد ۱، صفحہ ۵۰۴ تا ۵۰۵، جلد ۲، صفحہ ۷۲۶/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ ۳۷۴

۲۱۷......نظم الدرر، صفحہ ۸۲ تا ۸۳

۲۱۸......فھرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ ۴۸۰ تا ۴۸۱

۲۱۹......حدائق الحنفیة، صفحہ ۴۷۴

۲۲۰......الاجازات المتینة لعلماء بکة و المدینة، مولانا احمد رضا خان بریلوی، سن اشاعت درج نہیں، منظمة الدعوة الاسلامیة لوہاری دروازہ لاہور، صفحہ ۵۰

۲۲۱......نزھة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۳۰۳

۲۲۲......مختصر نشر النور، صفحہ ۱۶۷/ نظم الدرر، صفحہ ۸۰

۲۲۳......علامہ سید عبدالحی کتانی کے حالات خود ان کے بیٹے سید ابوالعزم عبدالاحد

کتانی کے قلم سے "فھرس الفھارس و الاثبات" کے ابتدائی ۴۵ صفحات پر درج ہیں۔

۲۲۴......فھرس الفھارس، جلد ۲، صفحہ ۸۱۰

۲۲۵......ایضاً، جلد ۱، صفحہ ۴۴۷

۲۲۶......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۹

۲۲۷......مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی کے حالات، علماء العرب فی شبه القارة الهندية، شیخ یونس ابراہیم سامرائی، طبع ۱۹۷۶ء، وزارت اوقاف عراق، صفحہ ۷۹۲ تا ۷۹۳/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، محمد صادق قصوری و پروفیسر مجید اللہ قادری، طبع اول ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، صفحہ ۱۵۳ تا ۱۶۴/ تذکرہ علماء اہل سنت، علامہ محمود احمد کانپوری، طبع دوم ۱۹۹۲ء، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد، صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۷/ ماہ نامہ معارف رضا، شمارہ جولائی، اگست، ستمبر ۲۰۰۲ء، صفحہ ۱۶۷ تا ۱۷۱، بقلم پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری

۲۲۸......سند اجازت، مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی، غالباً ۱۳۶۸ھ میں طبع ہوئی، مطبع احمدیہ، سنگاپور

۲۲۹......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۶۶ تا ۶۶۸/ الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۰۵/ اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ ۹ تا ۲۴/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۷۰ تا ۳۷۶/ حدائق الحنفیة، صفحہ ۴۷۴ تا ۴۷۵/ فھرس الفھارس، جلد ۲، صفحہ ۸۱۰ تا ۸۱۳/ مختصر نشر النور، صفحہ ۱۶۷ تا ۱۷۳/ نزھة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۳۰۳ تا ۳۰۴/ نظم الدرر، صفحہ ۸۰ تا ۸۳

۲۳۰......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۷۱/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۹۶/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۶۱ تا ۴۶۲/ نظم الدرر، صفحہ ۱۰۱

۲۳۱......علامہ سید علی برزنجی کے حالات، تراجم اعیان المدینة المنورة،

صفحہ۸۷/سلک الدرر، جلد۳، صفحہ۲۱۳

۲۳۲......شیخ حسین بن عبدالشکور کے حالات، تکملہ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۵۳۰/ فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲، ۸۱۳، ۹۰۳

۲۳۳......فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۲

۲۳۴......فہرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ، فوادسید، طبع ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء، مطبع دارالکتب مصریہ قاہرہ، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۲۴۲/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۵۳۳

۲۳۵......شیخ احمد ھلالی سجلماسی کے حالات، الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۵۱/ فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۸۱۳، ۱۰۹۹ تا ۱۱۰۲

۲۳۶......شیخ احمد عربی مالکی کے حالات، اعلام المغرب العربی، عبدالوہاب بن منصور، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، مطبع ملکیہ رباط، جلد۶، صفحہ۳۶۳ تا ۳۶۶/ الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۶۲/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۱۹ تا ۱۲۰، جلد۲، صفحہ۸۸۵

۲۳۷......شیخ احمد بن قاطن کے حالات، الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۴/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۸۸، ۲۸۴، جلد۲، صفحہ۹۳۸ تا ۹۳۹

۲۳۸......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۲۰/ التاریخ و المؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۶۹

۲۳۹......فہرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۲۴۲

۲۴۰......قطع الجدال فی احکام الاستقبال، شیخ محمد بن حسن عجیمی، تحقیق یوسف بن محمد صبیحی، طبع ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، دار البشائر الاسلامیۃ بیروت

۲۴۱......شیخ عمر بن عبدالکریم بن عبدالرسول کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱،

صفحہ۱۱۸ تا ۱۱۹/ سیر و تراجم، حاشیہ صفحہ۶۲/ فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۹۶ تا ۷۹۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۷۸ تا ۳۸۰/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۳۰۲ تا ۳۰۳/ نظم الدرر، صفحہ۱۴۰ تا ۱۴۲

۲۴۲......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۵/ التاریخ و المؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۶۹/ فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۹۶، ۸۱۲، ۸۱۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۷۰/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۱

۲۴۳......مختصر نشر النور، صفحہ۷۰/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۱

۲۴۴......التاریخ و المؤرخون بمکہ، صفحہ۳۶۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۷۰/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۱

۲۴۵......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۴ تا ۶۶۵/ التاریخ و المؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۶۸/ مختصر نشر النور، صفحہ۶۷/ نشر الدرر، صفحہ۲/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۱

۲۴۶......شیخ طاہر سنبل کے حالات، حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، شیخ عبدالرزاق بیطار، تحقیق وحواشی محمد بہجت بیطار، طبع ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، المجمع العلمی العربی دمشق، جلد۲، صفحہ۷۴۷/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۲۷ تا ۵۲۸/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۷۲/ تکملہ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۵۳۱/ سیر و تراجم، صفحہ۱۳۵ تا ۱۳۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۲۵ تا ۲۲۶/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۵۵/ نظم الدرر، صفحہ۱۲۵ تا ۱۲۶

۲۴۷......شیخ عبدالملک قلعی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۸/ تاریخ مکۃ، صفحہ۷۰۴/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۸۳/ حلیۃ البشر، جلد۲، صفحہ۱۰۴۴/ سیر و تراجم، صفحہ۱۷۰/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۲۹ تا ۳۳۰/ نزھۃ الفکر، جلد۲،

صفحہ۹۳ تا۹۴/نظم الدرر، صفحہ۱۳۶ تا ۱۳۷

۲۴۸......شیخ صالح فلانی کے حالات، الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۹۵/تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۹۴/حلیة البشر، جلد۲، صفحہ۷۲۲ تا۷۲۴/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۲۸۷ تا ۲۸۸، جلد۲، صفحہ۹۰۱ تا۹۰۶/نزہة الفکر، جلد۲، صفحہ۴۵ تا ۴۷

۲۴۹......شیخ عبدالقادر کدک زادہ کے حالات، فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۷۲ تا ۷۷۴

۲۵۰......شیخ محمد سعید سفر کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۰۵ تا۵۰۶/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۴۰/تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ۱۲۳/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۹۸۶ تا ۹۸۷/مختصر نشر النور، صفحہ۴۳۶/نظم الدرر، صفحہ۱۰۱ تا۱۰۲

۲۵۱......شیخ احمد دردیر خلوتی کے حالات، الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۴/حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۱۸۵ تا۱۸۸/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۳۹۳ تا ۳۹۴/نزہة الفکر، جلد۱، صفحہ۱۲۸ تا ۱۳۲

۲۵۲......شیخ الازہر محمد بن علی شنوانی کے حالات، شیوخ الازہر، شیخ عبدالمعز خطاب، طبع ۱۹۹۰ء، وزارت اطلاعات مصر، صفحہ۲۲/الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۹۷/حلیة البشر، جلد۳، صفحہ۱۲۷۰ تا ۱۲۷۱/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۱۰۷۸ تا۱۰۷۹

۲۵۳......علامہ سید محمد مرتضی بلگرامی زبیدی کے حالات، الاعلام، جلد۷، صفحہ۷۰/حدائق الحنفیة، صفحہ۴۷۷ تا۴۷۹/حلیة البشر، جلد۳، صفحہ۱۴۹۲ تا۱۵۱۶/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۶۵ تا۱۶۶، ۵۲۶ تا ۵۴۳/نزہة الخواطر، صفحہ۱۱۰۸ تا ۱۱۱۲

۲۵۴......فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۱۰۹۹

۲۵۵......التاریخ و المؤرخون بمكة، صفحہ۳۶۸

۲۵۶......مختصر نشر النور، صفحہ۲۳۱ تا ۲۳۲/نظم الدرر، صفحہ۱۳۱

۲۵۷......نزہة الفکر، جلد۲، صفحہ۲۰۷

۲۵۸......علامہ سید عبداللہ محجوب میرغنی کے حالات، مختصر نشر النور، صفحہ۳۲۲ تا ۳۲۳/نزہة الفکر، جلد۲، صفحہ۹۴ تا ۹۵

۲۵۹......شیخ عبداللہ سراج کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۹۹/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۵۲ تا۷۵۳/مختصر نشر النور، صفحہ۲۹۷ تا ۳۰۰/نزہة الفکر، جلد۲ صفحہ۶۵ تا ۶۶/نظم الدرر، صفحہ۱۳۲ تا ۱۳۳

۲۶۰......علامہ سید یحیٰی مؤذن کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۴۰ تا ۹۴۱/مختصر نشر النور، صفحہ۵۱۰ تا ۵۱۲/نظم الدرر، صفحہ۱۵۳

۲۶۱......شیخ محمد بن علی سنوسی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۴۱ تا ۵۴۲/الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۹۹/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۰۳ تا ۱۰۴، جلد۲، صفحہ۱۰۴۰ تا ۱۰۴۹/مختصر نشر النور، صفحہ۴۴۳ تا ۴۴۴/نظم الدرر، صفحہ۱۴۶ تا ۱۴۷

۲۶۲......شیخ عبدالرحمٰن فتنی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۱۷/مختصر نشر النور، صفحہ۲۴۹/نظم الدرر، صفحہ۱۲۹ تا ۱۳۰

۲۶۳......شیخ عبدالمنعم قاضی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۵۳/مختصر نشر النور، صفحہ۳۳۰ تا ۳۳۱/نزہة الفکر، جلد۱، صفحہ۲۰۸/نظم الدرر، صفحہ۱۳۷ تا ۱۳۸

۲۶۴......شیخ محمد صالح مرداد کے حالات، معارف رضا، مئی، جون ۲۰۰۰ء، صفحہ۶۲ تا ۶۳

۲۶۵......شیخ محمد بن جی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۴/مختصر نشر النور، صفحہ۴۱۶ تا ۴۱۷

۲۶۶......شیخ یحیٰی بن عباس بن صدیق کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱،

صفحہ ۷۷ تا ۸۷/مختصر نشر النور، صفحہ ۵۰۸/نظم الدرر، صفحہ ۱۵۳ تا ۱۵۴

۲۶۷......شیخ محمد بن خضر بصری کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۲۹۷/فهرس الفهارس، جلد ۲، صفحہ ۱۰۹۹/مختصر نشر النور، صفحہ ۴۲۷/نظم الدرر، صفحہ ۱۴۵

۲۶۸......فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۳۶۸

۲۶۹......شیخ حمودہ سندھی کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۵۳۳ تا ۵۳۴/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۸۳/نظم الدرر، صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱

۲۷۰......شیخ صلاح سندھی کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۵۳۵/مختصر نشر النور، صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴/نثر الدرر، صفحہ ۵

۲۷۱......شاہ اسحاق دہلوی مکی کے حالات، نشر المأثر فی من ادرکت من الاکابر، شیخ عبدالستار دہلوی مکی، مخطوط مکتبہ حرم مکی زیر نمبر ۸۱۰ بخط مصنف، صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲/اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۴۳۸/حدائق الحنفیة، صفحہ ۴۹۲/مختصر نشر النور، صفحہ ۱۲۷ تا ۱۲۸/نزهة الخواطر، صفحہ ۹۱۱ تا ۹۱۲/نظم الدرر، صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶

۲۷۲......شیخ عربی دمتی فاسی کے حالات، فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۴۰۲ تا ۴۰۳، جلد ۲، صفحہ ۸۱۳

۲۷۳......شیخ محمد صالح رضوی کے حالات، فهرس المخطوطات العربية المحفوظة فی الخزانة العامة بالرباط، شیخ محمد منونی، طبع اول ۱۹۹۹ء، منشورات الخزانة العامة للكتب رباط، جلد ۶، حصہ اول، صفحہ ۱۲۷/الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۶۴/فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۴۳۱ تا ۴۳۴، جلد ۲، صفحہ ۸۱۳

۲۷۴......مولانا محمد حیدر لکھنوی حیدرآبادی کے حالات، فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۳۷۱، ۵۴۱/نزهة الخواطر، صفحہ ۹۵۹

۲۷۵......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۷۰/اهل الحجاز، صفحہ ۳۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۲۳۲

۲۷۶......علامہ سید علی بیتی کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۱۶/مختصر نشر النور، صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۲

۲۷۷......فهرس مخطوطات الحديث الشريف وعلومه، صفحہ ۳۶۱/فهرست المخطوطات دار الكتب المصرية، مصطلح الحديث، جلد ۱، صفحہ ۲۳۷/معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۳۷۴

۲۷۸......مختصر نشر النور، صفحہ ۲۲۶/نظم الدرر، صفحہ ۱۲۶

۲۷۹......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۷۰/اهل الحجاز، صفحہ ۳۲۱/مختصر نشر النور، صفحہ ۲۳۲/نظم الدرر، صفحہ ۱۳۱

۲۸۰......الحركة الادبية فی المملكة العربية السعودية، ڈاکٹر ابوبکر شیخ امین، طبع چہارم، ۱۹۸۵ء، دار العلم للملايين بيروت، صفحہ ۴۲ تا ۵۸

۲۸۱......ایضاً، صفحہ ۴۵

۲۸۲......خیر الدین زرکلی کے حالات، تتمة الاعلام للزركلی، محمد خیر رمضان یوسف، طبع اول، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، دار ابن حزم بيروت، جلد ۱، صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۷/الاعلام، جلد ۸، صفحہ ۲۶۷ تا ۲۷۰

۲۸۳......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۵۷

۲۸۴......احمد عبدالغفور عطار کے حالات، اتمام الاعلام، شیخ محمد ریاض مالح و ڈاکٹر نزار اباظہ، طبع اول ۱۹۹۹ء، دار صادر بیروت، صفحہ ۲۹ تا ۳۰/ذیل الاعلام، احمد علاونہ، طبع اول، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، دار المنارة، جدہ، صفحہ ۲۹ تا ۳۰/من اعلام القرن الرابع عشر و الخامس عشر، ابراہیم حازمی، طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، دار الشریف ریاض، جلد ۱، صفحہ ۱۹

تا۲۵/ روزنامہ عکاظ جدہ، شمارہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء، صفحہ ۲۱ تا ۲۲/ ۲۰ نومبر ۱۹۹۷ء، صفحہ ۱۹/ تتمة الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۴۱ تا ۴۴/ الحرکة الادبیة ، حاشیہ صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۳

۲۸۵......شیخ محمد بن عبد الوهاب، احمد عبدالغفور عطار، مترجم محمد صادق خلیل، طبع سوم ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء، ابن سعود یونی ورسٹی ریاض، صفحہ ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۵

۲۸۶......الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۲۲۶

۲۸۷......ایضاً، جلد ۳، صفحہ ۵۸

۲۸۸......شیخ محمد بن عبد الوهاب، صفحہ ۵۷ تا ۵۸

۲۸۹......ایضاً، صفحہ ۶۱ تا ۶۲

۲۹۰......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۵۷

۲۹۱......الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۲۲/ شیخ محمد بن عبد الوهاب، صفحہ ۱۷۲، ۱۷۴

۲۹۲......شیخ محمد ابن عفالق کے حالات، السُحُبُ الوابلة علٰی ضرائح الحنابلة، شیخ محمد بن عبداللہ حمید عنزی مکی حنبلی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، جلد ۳، صفحہ ۹۲۷ تا ۹۲۸/ معجم مصنفات الحنابلة ، پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ طریقی، طبع اول ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، مصنف نے ریاض سے شائع کی، جلد ۵، صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۸/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۹۷/ العرب، شمارہ مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء، صفحہ ۱۹۷ تا ۲۰۷

۲۹۳......شیخ عبدالمحسن اشیقری کے حالات، الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۱۵۱/ السحب الوابلة، جلد ۲، صفحہ ۶۶۸ تا ۶۷۰/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۵، صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۱/ العرب، مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء، صفحہ ۶۹۷

۲۹۴......شیخ سیف عتیقی سدیری کے حالات، السحب الوابلة، جلد ۲، صفحہ ۴۱۷ تا ۴۱۸/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۵، صفحہ ۳۵۲ تا ۳۵۳/ العرب، مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء، صفحہ ۶۷۱

۲۹۵......شیخ محمد بن سلیمان کردی مدنی کے حالات، الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۵۲/ تراجم اعیان المدینة المنورة، صفحہ ۵۵/ خلاصة الکلام، جلد ۲، صفحہ ۱۷۴، ۲۴۸/ سلک الدرر ، جلد ۴، صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۲/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۴۸۳

۲۹۶......شیخ سلیمان بن عبدالوہاب کے حالات، الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۱۳۰/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۶، صفحہ ۳۵ تا ۳۸

۲۹۷......شیخ محمد فیروز احسائی کے حالات، الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۴۲/ السحب الوابلة، جلد ۳، صفحہ ۹۶۹ تا ۹۸۰/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۶، صفحہ ۴۱ تا ۴۲/ العرب، مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء، صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۶

۲۹۸......خلاصة الکلام، جلد ۲، صفحہ ۱۹۱

۲۹۹......شیخ عمر مجوب کے حالات، تراجم المؤلفین التونسیین، محمد محفوظ، طبع دوم ۱۹۹۴ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت، جلد ۴، صفحہ ۲۵۰ تا ۲۵۱

۳۰۰......شیخ عبداللہ کوکبانی کے حالات، الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۱۷۸

۳۰۱......شیخ محمد کیران کے حالات، الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۷۸

۳۰۲......شیخ علوی حداد کے حالات، الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۲۴۹

۳۰۳......شیخ محمد بنانی کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۵/ الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۲۷/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۲۲۹ تا ۲۳۰/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۱۲ تا ۴۱۳/ نظم الدرر، صفحہ ۱۴۸

۳۰۴......فهرس المخطوطات العربیة و الترکیة و الفارسیة ، مکتبۃ الغازی خسرو بک بسرائی فیو، قاسم دوبراکا، طبع ۱۹۶۳ء، مشیخة الجماعة الدینیة الاسلامیة سرائیو، بوسنیا ہرزیگوینیا، جلد ۱، صفحہ ۵۰۴ تا ۵۰۶

۳۰۵......شیخ ابوالفدا اسماعیل تمیمی کے حالات، تراجم المؤلفین التونسیین،

جلد۱، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۷

۳۰۶......مولانا محمد عابد سندھی کے حالات پر حلب، شام کے شیخ سائد بکداش مدنی نے کتاب ''الامام الفقیہ المحدث الشیخ محمد عابد السندی الانصاری، رئیس علماء المدینة المنورة فی عصرہ'' تصنیف کی، جسے دار البشائر الاسلامیہ، بیروت نے ۵۶۰ صفحات پر ۱۴۲۳ھ میں شائع کیا/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۷۹/ حدائق الحنفیة، صفحہ ۴۹۰ تا ۴۹۱/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۷۱، جلد۲، صفحہ ۷۲۰ تا ۷۲۲/ نزهة الخواطر، صفحہ ۱۰۹۶ تا ۱۰۹۸

۳۰۷......الامام محمد عابد السندی الانصاری، صفحہ ۴۳۷، ۴۴۰، ۴۴۳ تا ۴۴۵

۳۰۸......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۳۸

۳۰۹......شیخ محمد بن عبد الوهاب، صفحہ ۹۱ تا ۹۲

۳۱۰......الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۲۷/ الحرکة الادبیة، صفحہ ۱۵

۳۱۱......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۵۷

۳۱۲......شیخ محمد بن عبد الوهاب، صفحہ ۹۷

۳۱۳......گورنر سید غالب کے حالات، الاعلام، جلد ۵ صفحہ ۱۱۵/ تاریخ مکة، صفحہ ۴۹۰، خلاصة الکلام، جلد ۲، صفحہ ۲۵۱

۳۱۴......خلاصة الکلام، جلد ۲، صفحہ ۲۵۱ تا ضمیمہ صفحہ ۷

۳۱۵......علامہ سید محمد میرغنی کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۹۵۲/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۹۱ تا ۴۹۲/ نظم الدرر، صفحہ ۱۳۶

۳۱۶......علامہ سید محمد بن محسن عطاس کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۸۷/ نشر الدرر، صفحہ ۱۱ تا ۱۲

۳۱۷......تاریخ مکة، صفحہ ۴۹۷ تا ۴۹۸

۳۱۸......ایضاً صفحہ ۴۸۷ تا ۵۲۲

۳۱۹......الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۹۰

۳۲۰......الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۹۰، جلد ۴، صفحہ ۸۹ تا ۹۰، ۱۳۱، جلد ۶، صفحہ ۲۹۸ تا ۲۹۹/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۰۷ تا ۵۱۵/ الحرکة الادبیة، صفحہ ۱۵ تا ۱۶

۳۲۱......خلاصة الکلام، جلد ۲، صفحہ ۱۹۶

۳۲۲......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۵۷/ الحرکة الادبیة، صفحہ ۶۶۶

۳۲۳......شیخ عبد اللہ بن داؤد کے حالات، الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۸۵/ السحب الوابلة، جلد ۲، صفحہ ۶۱۹ تا ۶۲۰/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۶، صفحہ ۵۳ تا ۵۵/ العرب، مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء، صفحہ ۶۸۷

۳۲۴......شیخ عثمان بن سند کے حالات، الطریقة النقشبندیة و اعلامها، ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ، مقام وسن اشاعت درج نہیں، البتہ مقدمہ کتاب ۱۹۸۷ء کو طرابلس لبنان میں لکھا گیا، صفحہ ۱۱۱/ حلیة البشر، جلد ۱، صفحہ ۴۰۷ تا ۴۱۲/ مطالع السعود، شیخ عثمان بن سند وائلی بصری، تحقیق ڈاکٹر عماد عبد السلام و رؤوف و سہیلہ عبد المجید قیسی، طبع ۱۹۹۱ء، وزارت ثقافت واطلاعات عراق، صفحہ ۷ تا ۴۶/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۲۰۶/ نزهة الفکر، جلد ۲، صفحہ ۲۲۸ تا ۲۳۰

۳۲۵......شیخ عبد اللہ بن عبد الشکور کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۴/ مختصر نشر النور، صفحہ ۳۰۵ تا ۳۰۸/ نزهة الفکر، جلد ۲، صفحہ ۸۹ تا ۹۱/ نظم الدرر، صفحہ ۱۳۴

۳۲۶......علامہ سید احمد بن زینی دحلان کے حالات، نزهة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۰ پر درج ہیں، جو آپ کی زندگی میں لکھے گئے اور مصنف کے چشم دید ہیں۔

۳۲۷......معجم ما الف عن مكة، صفحہ۹۵/العرب، شمارہ مئی، جون ۱۹۷۶ء، صفحہ۸۰۱ تا ۸۶۸، بقلم حمد الجاسر

۳۲۸......شیخ محمد بن عبد الوهاب، صفحہ۱۹۵

۳۲۹......ایضاً، صفحہ۱۰۸

۳۳۰......نزهة الخواطر، صفحہ۹۰۱

۳۳۱......ایضاً، صفحہ۱۰۰۵

۳۳۲......علامہ سید احمد مرزوقی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۱/الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۷/مختصر نشر النور، صفحہ۱۱۳ تا ۱۱۴/نزهة الفكر، جلد۱، صفحہ۸۶ تا ۸۷/نظم الدرر، صفحہ۱۱۳ تا ۱۱۴

۳۳۳......علامہ سید اسحاق عقیل کے حالات، الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۹۵/مختصر نشر النور، صفحہ۱۲۸/نزهة الفكر، جلد۱، صفحہ۲۰۶ تا ۲۱۱

۳۳۴......علامہ سید جعفر میرغنی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۵۰ تا ۹۵۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۵۸/نظم الدرر، صفحہ۱۱۷ تا ۱۱۸

۳۳۵......شیخ حسن قیم زادہ کے حالات، مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۴/نظم الدرر، صفحہ۱۲۰

۳۳۶......شیخ حمزہ عاشور کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۴۹/مختصر نشر النور، صفحہ۱۸۲ تا ۱۸۳/نزهة الفكر، جلد۱، صفحہ۳۲۵/نظم الدرر، صفحہ۱۲۰

۳۳۷......شیخ صالح ریس کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۶۱/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۶۳/مختصر نشر النور، صفحہ۲۱۴ تا ۲۱۶/نظم الدرر، صفحہ۱۲۳ تا ۱۲۴

۳۳۸......شیخ عبدالرحمن جمال کبیر کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۴۳/مختصر نشر النور، صفحہ۲۴۰/نظم الدرر، صفحہ۱۲۷ تا ۱۲۸

۳۳۹......شیخ عبدالقادر بن اسعد مفتی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۰۷ تا ۹۰۸/مختصر نشر النور، صفحہ۲۷۵/نظم الدرر، صفحہ۱۳۲

۳۴۰......مولانا فضل رسول بدایونی کے حالات، تذکرہ علماء اہل سنت، کان پوری، صفحہ۲۰۸ تا ۲۱۰/نزهة الخواطر، صفحہ۱۰۶۵

۳۴۱......شیخ عبداللہ سراج (پوتا) کے حالات، سال نامہ معارف رضا، شمارہ ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، صفحہ۱۷۱ تا ۱۸۱

۳۴۲......شیخ عبداللہ مرداد کے حالات، معارف رضا، اپریل ۲۰۰۰ء، صفحہ۱۰

۳۴۳......علامہ سید عقیل سقاف کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۳۳۹ تا ۳۴۰

۳۴۴......شیخہ فاطمہ فضیلیہ کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۶۹/السحب الوابلة، جلد۳، صفحہ۱۲۲۷ تا ۱۲۳۱/مختصر نشر النور، صفحہ۳۸۷ تا ۳۸۸/معجم مصنفات الحنابلة، جلد۶، صفحہ۹۹ تا ۱۰۰

۳۴۵......شیخ محمد سعید قدسی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۵۹/مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۴ تا ۴۷۵/نظم الدرر، صفحہ۱۴۷

۳۴۶......علامہ سید محمد مرزوقی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۲ تا ۸۶۳/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۲۹/مختصر نشر النور، صفحہ۴۸۱/نظم الدرر، صفحہ۱۴۵

۳۴۷......علامہ سید محمد عثمان میرغنی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۵۱ تا ۹۵۲/الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۶۲/فهرس الفهارس، جلد۲، صفحہ۱۰۹۲ تا ۱۰۹۳/مختصر نشر النور، صفحہ۴۹۲/نشر الدرر، صفحہ۱۲

۳۴۸......علامہ سید محمد یاسین میرغنی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۵۳/مختصر نشر النور، صفحہ۴۹۲ تا ۴۹۳/نظم الدرر، صفحہ۱۵۴

۳۴۹......تقویة الایمان، شاہ اسماعیل دہلوی، مقدمہ غلام رسول مہر، سن اشاعت درج نہیں، مطابع رشید مدینہ منورہ، مقدمہ صفحہ ۱۲، ۱۷ تا ۱۸

۳۵۰......نزهة الخواطر، حاشیہ صفحہ ۹۱۵

۳۵۱......تاریخ مکة، صفحہ ۴۹۸

۳۵۲......شیخ عبداللہ ابابطین کے حالات، الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۹۷/ السحب الوابلة، جلد ۲، صفحہ ۶۲۶ تا ۶۳۳/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۶، صفحہ ۱۳۵ تا ۱۴۱

۳۵۳......شیخ عبدالرحمٰن مانع کے حالات، معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۶، صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۱

۳۵۴......نشر المآثر، صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۱

۳۵۵......فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، کل صفحات ۵۹۱/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشریف، کل صفحات ۷۳۸

۳۵۶......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۷۰/ اهل الحجاز، صفحہ ۳۲۰ تا ۳۲۱/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۲/ نزهة الفکر، جلد ۲، صفحہ ۲۰۷/ نظم الدرر، صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۱

۳۵۷......التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۶۸/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۴۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۴۹

۳۵۸......شیخ جمال بن عبداللہ کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۶۸ تا ۶۹/ الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۱۳۴، ۱۳۵/ مختصر نشر النور، صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۲/ نزهة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۲۶۸ تا ۲۷۲/ نظم الدرر، صفحہ ۱۱۸ تا ۱۱۹

۳۵۹......مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی کے حالات، تجلیات مہر انور، مفتی سید شاہ حسین گردیزی، طبع اول، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء، مکتبہ مہریہ گولڑا، صفحہ ۳۱۰ تا ۳۳۵

۳۶۰......شیخ عبدالرحمٰن جمال صغیر کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۳/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۱/ نزهة الفکر، جلد ۲، صفحہ ۱۴۴/ نظم الدرر، صفحہ ۱۲۹

۳۶۱......شیخ عبدالرحمٰن سراج کے حالات، معارف رضا، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، صفحہ ۱۶۵ تا ۱۸۱

۳۶۲......علامہ سید عبداللہ کوجک بخاری کے حالات، اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۸۱۴/ مختصر نشر النور، صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷/ نظم الدرر، صفحہ ۱۳۵

۳۶۳......شیخ علی حلوانی رفاعی کے حالات، تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، شیخ محمد مطیع حافظ و نزار اباظہ، طبع اول، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، دار الفکر دمشق، جلد ۱، صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸

۳۶۴......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۷۱/ اهل الحجاز، صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱/ سیر و تراجم، صفحہ ۱۱۰، ۱۷۵/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۴۷ تا ۲۴۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۸۸

۳۶۵......مختصر نشر النور، صفحہ ۲۴۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۸۸

۳۶۶......اعلام الحجاز، جلد ۳، صفحہ ۹۷ تا ۹۸

۳۶۷......مختصر نشر النور، صفحہ ۲۴۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۸۸

۳۶۸......نظم الدرر، صفحہ ۱۸۹

۳۶۹......اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۷۱/ اهل الحجاز، صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۳۶۸ تا ۳۶۹/ سیر و تراجم، صفحہ ۱۷۵/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۴۷ تا ۲۴۹/ نظم الدرر، صفحہ ۱۸۸ تا ۱۸۹

۳۷۰......معارف رضا، ۱۹۹۹ء، صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۷

۳۷۱......نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۶

۳۷۲......نظم الدرر، صفحہ عکس مواہیر

۳۷۳......نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۶/نظم الدرر، صفحہ عکس مواہیر

۳۷۴......اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۰/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۶۸/نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۷

۳۷۵......نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۶

۳۷۶......ایضاً

۳۷۷......گورنر عون رفیق پاشا جو۱۲۹۹ھ سے اپنی وفات تک اس منصب پر تعینات رہے،ان کے حالات،اعلام الحجاز، جلد۳،صفحہ۳۴۷ تا۳۷۱/الاعلام، جلد۵، صفحہ۹۷ تا۹۸/تاریخ مکة ،صفحہ۵۵۰ تا۵۵۷

۳۷۸......اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۵۲/تاریخ مکة ،صفحہ۵۵۱/نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۷/نظم الدرر، صفحہ عکس مواہیر

۳۷۹......علامہ سید عبداللہ محجوب میرغنی کے حالات،اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۴۱ تا۸۴۲/الاعلام، جلد۴، صفحہ۶۴/حلیة البشر ،جلد۲، صفحہ۱۰۱۱ تا۱۰۱۲/مختصر نشر النور، صفحہ۳۱۸ تا۳۱۹/نظم الدرر، صفحہ۹۳ تا۹۴

۳۸۰......الفہرس الوصیفی، جلد۱، صفحہ۲۴۵ تا۲۴۶/نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۷/نظم الدرر، صفحہ عکس مواہیر

۳۸۱......نشر الدرر، ضمیمہ صفحہ۸

۳۸۲......نظم الدرر، صفحہ عکس مواہیر

۳۸۳......علامہ سید ابوبکر شطا کے حالات پر ان کے شاگرد شیخ عبدالمجید قدس مکی شافعی نے کتاب ''کنز العطاء فی ترجمة العلامة السید بکری شطا'' لکھی، جو۱۳۳۰ھ

میں قاہرہ سے شائع ہوئی/اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۶۰ تا۵۶۱/سیر و تراجم، صفحہ۸۰ تا۸۱/مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۳ تا۱۴۵/نظم الدرر، صفحہ۱۶۹

۳۸۴......شیخ حسن زہیر کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۵/مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۴/نظم الدرر، صفحہ۱۷۵

۳۸۵......شیخ عباس بن جعفر صدیق کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۷۶/اھل الحجاز، صفحہ۲۸۰/سیر و تراجم، صفحہ۱۷۳/فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۶۸۶/مختصر نشر النور، صفحہ۲۲۸/نظم الدرر، صفحہ۱۸۵ تا۱۸۶

۳۸۶......شیخ عبدالقادر مشاط کے حالات،اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۸۸ تا۸۸۹/اھل الحجاز، صفحہ۳۱۵ تا۳۱۶/سیر و تراجم، حاشیہ صفحہ۱۰۱/مختصر نشر النور، صفحہ۲۷۴/نظم الدرر، صفحہ۲۰۰

۳۸۷......شیخ محمد بن یوسف خیاط کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۱۷/الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۵۶/سیر و تراجم، صفحہ۱۱۰ تا۱۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۴۲۹ تا۴۳۰

۳۸۸......علامہ سید احمد نصر کے حالات،اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۱۵/مختصر نشر النور، صفحہ۱۲۱/نظم الدرر، صفحہ۱۶۲ تا۱۶۳

۳۸۹......شیخ عبدالقادر حسینی طرابلسی مدنی کے حالات،الاعلام، جلد۴، صفحہ۳۹

۳۹۰......شیخ محمد امین رضوان مدنی کے حالات،اعلام من ارض النبوة، انس یعقوب کتبی مدنی، طبع ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، مطابع دار البلاد جدہ، جلد۲، صفحہ۱۱۳/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۳۲

۳۹۱......شیخ محمد خانی نقشبندی مجددی کے حالات،تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۱۵۲ تا۱۵۵/حلیة البشر ،جلد۳، صفحہ۱۲۱۵ تا۱۲۱۸

۳۹۲.....اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۳۴/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۹، ۳۱۰/نظم الدرر، صفحہ۱۹۷

۳۹۳.....الطباعۃ فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، پروفیسر ڈاکٹر عباس تاشکندی، طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ۵۷

۳۹۴.....ایضاً، صفحہ۵۷، ۶۵، ۹۳

۳۹۵.....ایضاً، صفحہ۶۵

۳۹۶.....اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۳۴ تا ۱۳۵/التاریخ و المؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۶۹/مختصر نشر النور، صفحہ۳۰۹ تا ۳۱۱/نظم الدرر، صفحہ۱۹۷

۳۹۷.....اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۶

۳۹۸.....شیخ احمد ابو الخیر مرداد کے حالات، تذکرہ علماء اہل سنت، حاشیہ صفحہ۴۴/معارف رضا، مئی، جون ۲۰۰۰ء، صفحہ۶۴ تا ۶۷

۳۹۹.....شیخ عبد القادر شمس کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۵۷/سیر و تراجم، حاشیہ صفحہ۱۰۵/مختصر نشر النور، صفحہ۲۶۳ تا ۲۶۴/نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۲۰۵ تا ۲۰۷/نظم الدرر، صفحہ۲۰۱

۴۰۰.....شیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۷۱ تا ۳۷۲/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۵۲/سیر و تراجم، صفحہ۲۲۹ تا ۲۳۲/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۳۵۶/مختصر نشر النور، صفحہ۴۱۹ تا ۴۲۰/نشر المآثر، صفحہ۲۳/نظم الدرر، صفحہ۲۱۰ تا ۲۱۱

۴۰۱.....شیخ احمد ناضرین کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۵۶ تا ۹۵۸/اھل الحجاز، صفحہ۲۵۵ تا ۲۵۷/تشنیف الاسماع، صفحہ۵۹ تا ۶۰/الدلیل المشیر، صفحہ۴۷ تا ۵۱/سیر و تراجم، صفحہ۴۷ تا ۵۰/نشر الدرر، صفحہ۲۴

۴۰۲.....شیخ عرابی سجینی کے حالات، رجال من مکۃ المکرمۃ، زھیر محمد جمیل کتبی، طبع اول ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، دار الفنون جدہ، جلد۳، صفحہ۵۵ تا ۵۷/اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۹۵/اھل الحجاز، صفحہ۲۷۶ تا ۲۷۹/سیر و تراجم، صفحہ۱۹۰ تا ۱۹۲

۴۰۳.....شیخ عیسیٰ رواس کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۵۷/الدلیل المشیر، صفحہ۳۳۷ تا ۳۳۸/سیر و تراجم، صفحہ۲۱۵ تا ۲۱۷

۴۰۴.....تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۷ تا ۶۲۴

۴۰۵.....ایضاً، صفحہ۶۲۴ تا ۶۵۸

۴۰۶.....اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۶۹/اھداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۰/التاریخ و المؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۶۸/سیر و تراجم، صفحہ۱۰۵ تا ۱۰۷/مختصر نشر النور، صفحہ۱۹۴/نثر الدرر، ضمیمہ صفحہ۸/نظم الدرر، صفحہ۱۷۶ تا ۱۷۷

۴۰۷.....شیخ جعفر لبنی کے حالات، اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۲۰ تا ۸۲۱/الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۲۲/اھل الحجاز، صفحہ۲۷۳/سیر و تراجم، صفحہ۸۶ تا ۸۹/مختصر نشر النور، صفحہ۱۵۷ تا ۱۵۸/نظم الدرر، صفحہ۱۷۱

۴۰۸.....علامہ سید حسین حبشی کے حالات و اسانید پر ان کے شاگرد شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی نے کتاب ''فتح القوی فی ذکر اسانید السید حسین الحبشی العلوی'' تصنیف کی، جو ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء کو مکہ مکرمہ سے ۲۵۳ صفحات پر شائع ہوئی۔ جس کے آغاز میں آپ کی شخصیت پر لکھے گئے دیگر اہل قلم کے مضامین بھی شامل ہیں۔

۴۰۹.....شیخ عبد الحمید قدس کے حالات، کنز النجاح و السرور فی الادعیۃ التی تشرح الصدور، شیخ عبد الحمید قدس، طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، مقدمہ صفحہ۱ تا ۷/ماہنامہ المنھل، جدہ، شمارہ اکتوبر ۱۹۷۸ء، صفحہ۸۷ تا ۸۹، بقلم محمد علی قدس/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۵۵ تا ۷۵۷/الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۸۸ تا ۲۸۹/سیر و تراجم،

صفحہ۱۵۷تا۱۵۹/مختصر نشر النور، صفحہ۲۳۶تا۲۳۸/نظم الدرر، صفحہ۱۹۳

۴۱۰......علامہ سید عمر شطا کے حالات، اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۶۴/سیر و تراجم، حاشیہ صفحہ۸۰/مختصر نشر النور، صفحہ۳۷۷تا۳۷۸/نظم الدرر، صفحہ۱۹۵تا۱۹۶

۴۱۱......شیخ محمد عابد مالکی کے حالات، معارف رضا، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۳تا۱۶/مارچ، صفحہ۱۱تا۱۴/اپریل، صفحہ۷تا۱۰

۴۱۲......الاجازات المتينة، صفحہ۳۳، ۵۰

۴۱۳......فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ۲۱۲

۴۱۴......مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۸، ۲۱۲

۴۱۵......نشر الدرر، صفحہ۲۷

۴۱۶......التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ۳۶۹/اهداء اللطائف، مقدمہ صفحہ۱۰تا۱۱، ۹۵

۴۱۷......تاريخ مكة، صفحہ۴۷۰

۴۱۸......شیخ عبداللہ غازی کے حالات، اعلام الحجاز، جلد۴، صفحہ۸۷تا۲۱۱/اعلام المكيين، جلد۲، صفحہ۷۰۴تا۷۰۵/الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۳۴/تشنيف الاسماع، صفحہ۳۵۵تا۳۵۷/الدليل المشير، صفحہ۲۱۷تا۲۲۷/سير و تراجم، صفحہ۲۰۲تا۲۰۳/فتح القوى، صفحہ۸۵تا۱۰۵

۴۱۹......اعلام الحجاز، جلد۴، صفحہ۸۹تا۹۸/معجم ما الف عن مكة، صفحہ۷۶/معجم مؤلفى مخطوطات مكتبة الحرم المكى الشريف، صفحہ۳۸۷

۴۲۰......اهداء اللطائف، صفحہ۹۶